الحمد لله نور السموات والارض مثل نوره کمشکوة

دیوان سحبان زمان وحسان دوران موسوم باسم تاریخی

مشتمل فیض

معروفہ

دیوان انور

۱۳

جناب نواب مرزا محمد باقر علی خان بہادر دام اقبالہ

در مطبع شوکت اسلام لکھنؤ باہتمام منشی محمد وزیر علی طبع شد

دیوان انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور منشئ قدرت یہ ہے رتبا محمدؐ کا
قلم سے نام پہلی لوح پر لکھا محمدؐ کا

محاصل علیٰ کا غل شب معراج گردون پر
فرشتون نے رخ پر نور جب دیکھا محمدؐ کا

مقام سدرہ کیسا عرش سے بھی بڑھکے آگے
براق برق وش دیکھو کہان پہونچا محمدؐ کا

رہا اک قوس کمان فاصلہ قدرت کی پردے سے
زہی عز و شرف اللہ رے رتبا محمدؐ کا

خدا نے خلق اوسکے نور کو سب سے کیا پہلی
نظر آدم کو آیا خلد مین جلوا محمدؐ کا

زمین پیدا نہوتے و نہ ساتون آسمان ہوتے
نکرتا حق تعالیٰ نور گر پیدا محمدؐ کا

رہا گمرہ وہ پائے نہ اوسنے راہ جنت کے
کیے سجدہ نہ ڈہونڈا جسنے دروازا محمدؐ کا

نکیونکر قلب مومن رتبہ بیت اللہ کا پا
ری اللہ کا ہے عاشق شیدا محمدؐ کا

دیوان انور

سب سے سوا ہے جاہ و حشم بوتراب کا
مولد کیا خدا نے حرم بوتراب کا

بالا ہے اوس زمین کا شرف آسمان سے
جسپا بنا ہے نقش قدم بوتراب کا

اللہ اوج اوس شہ گردون سریر کا
مہر مبین ہے نقش قدم بوتراب کا

فرمان ذو الجلال سے جاری ہی حکم پاک
ہستی سے تا بہ ملک عدم بوتراب کا

مٹی ہوا وسکی واسطے اکسیر سے سوا
مفلس نہ ہو جو لطف و کرم بوتراب کا

جن و ملک سے بھی نہ ابد تک تمام ہو
لکھین جو وصف ہو کے بہم بوتراب کا

کیون عندلیب دلکو وہان کی ہوس نہو
روضہ ہے رشک باغ ارم بوتراب کا

اوس سرو باغ دین سے محبت جو ہی ہمین
قمری کی طرح بھرتے ہین دم بوتراب کا

بعد فنا لحد کے اندھیرے کا ڈر نہین
انور رہے دلپہ داغ الم بوتراب کا

فیض آجکل بڑھا تو ہے اوس کج کلاہ کا
کہدی کوئی کہ بھر دوہ کا نسا بھی ماہ کا

پانؤن غرور سے نہین رکھتا زمین پر
اللہ رے دماغ مرے رشک ماہ کا

آنکھین غزال دشت بچھاتے ہین زیر پا
سودائی ہون جو یار کے چشم سیاہ کا

تقدیر راستی پہ نہین اے تنجو
ممکن ہو کیا وصال بت کج کلاہ کا

جبسے بڑھے ہی صحبت اغیار یار سے
آنا ہی بھرے گھر کے طرف گاہ گاہ کا

[illegible]

شربتِ دیدار بھجوا اے مسیح ✤ حال ہے نوعِ دگر بیمار کا ✤
اے بتِ سفاک کوچے مین ترے ✤ خون کب ہوتا نہین دوچار کا
گلشنِ عالم مین غنچہ کے طرح ✤ تنگ دل ہے مردمِ زردار کا
طالبِ دیدار ہین جن و پری ✤ قاف تک شہرہ ہے میری یار کا
سائلِ وصلت کو ہے ظلِّ ہما ✤ اے پری سایہ ترے دیوار کا
چاند صدقے روئے روشن پر ہوا ✤ کبک عاشق ہو گیا رفتار کا
شورِ محشر سے سوا مردون کو ہے ✤ غل ترے پازیب کے جھنکار کا
جز خموشی کیا ہو توصیفِ دہن ✤ اے زبان موقع نہین گفتار کا
سلکِ دندان ہین ترے سلکِ گہر ✤ اور دہن کیسہ دُرِ شہوار کا ✤
خاک تک اڑ کر دہان پہونچی مرے ✤ مر کے بھی کوچہ نچھوٹا یار کا ✤
عمر گذرے خانۂ صیاد مین ✤ یاد نقشہ بھی نہین گلزار کا
ساعقہ کہتے ہین جسکو خلق مین ✤ ہے شرارہ آہِ آتشبار کا ✤
اسقدر گل کھائے چھلے سے ترے ✤ ہاتھ تختہ بن گیا گلزار کا ✤
باتین بلبل نے اڑائین ہین ترے ✤ کبک نے سیکھا چلن رفتار کا
سیکڑون آتے ہین آنکھین سینکنے ✤ گرم ہے بازارِ حسنِ یار کا ✤

دیوان انور

[illegible]

[illegible]

کہو قاصد اوس مسیحا سے کہ ہو مین جان بلب	لیجیئے جلدی خبر موقع نہین تاخیر کا
ذلت و رسوائے ایدل بہر عاشق فخر ہے	باعث آئی برو ذکر ہے توقیر کا
کسطرح آغاز مین معلوم ہو انجام عشق	غیر خدا معلوم کسکو ہے لکھا تقدیر کا
چین کیا پائینگے مرکر اوسکے جو انکے ہجر مین	ہی اگر زیر زمین بھی دور چرخ پیر کا
زندہ جاوید ہین بسمل جو القاتل ہوے	آب حیوان ہو گیا پانی ترے شمشیر کا
لب پہ گہہ وصف رخ جانان ہے گہہ توصیف خط	درس قرآن کا کبھی ہے اور کبھی تفسیر کا
اس تپ فرقت کی گرمی سے مراسو یہ کھا خون	تر نہ ای قاتل ہوا دامن تری شمشیر کا
خاک پا اوس سیمبر کے ہاتھ آجائے اگر	کیمیا گر پھر جو یا ہو کبھی اکسیر کا
لیکی اک بوسہ لبو نکا کہا ئین لا کہون لیان	بڑہگیا دلکو ہمارے حوصلہ تقصیر کا
واہ رے رحمت گنہ کو بخشدیتا ہے کریم	عبد عاصی عذر کرتا ہے اگر تقصیر کا
خواب مین دیکھا ہے اوس یوسف کو لڑکپن ہی مین	منتظر کیون ہون نہ شوق وصل مین تعبیر کا
شکل اوسکی دیکھکر نقشہ یہ مانیکا ہوا	سر سے پا تک آگیا عالم نظر تصویر کا ✤
توڑ ڈالیگا اگر ہوگا در دلدار بند	ہی غلام خاص انور شاہ خیبر گیر کا
جلوہ جو دیکھی یار کے حسن و شباب کا	ہو جائی گل چراغ ابھی آفتاب کا
ساقی ہوا یقین ہمین آفتاب کا	دیکھا جو تیرے ہاتھ مین ساغر شراب کا

اکسیر کا اگر ہی طلبگار جیتے جی
انور گدا ہو چل کے درِ بو تراب کا

دیا ہی ساقی نے آج پیکر جو ہمکو جامِ شراب آدھا
تو کہدے کوئی یہ محتسب سے کہ وہ نہ لکھے حساب آدھا

دیا ہی جسطور تو نے پیکر ہمیں یہ جامِ شراب آدھا
مزا ہو ساقی جو یوہیں دیدا اوس نے تر کے کباب آدھا

کبھی ہیں رخ کی جھلک دکھاتی کبھی ہیں بکثر بال کے چھپاتے
ابھی ہے باقی اوٹھیں تکلف ابھی ہی ہمسے حجاب آدھا

وہ بال بکھرا کے ایک شب جو اپنی محفل میں جلوہ گر ہین
نظر یہ آتا ہی مہر گردون نہاں ہے جیسے میں سحاب آدھا

روان یہ قسمت پر اتنے دن ہے برسنا اوسکا کبھی کبھی ہے
نہ ہووے کیونکر سحاب گریہ سے من حضور چشم پر آب آدھا

مٹا ہی ابرو کا بل تو اونکی مگر ہی باقی شکن جبین پر
ہزار منت سے التجا سے ہوا ہی اونکا عتاب آدھا

نہ تھا مطلب مرا ادھورا جو غیر گھر میں نہ اونکی آتے
جواب نامے کا لکھکے بھیجا تھا وہ میرا حاضر جواب آدھا

ہوا سے اوڑا اوڑ کے بال سر کے اوس ایک رخ سی نہیں ہیں سرکے
ہٹا دا اس نے روئے مہر ہین سے اپنا سحاب آدھا

تڑپ کے کاٹی ہی رات آدھی سحر میں گر صبح دیکھا
شب فراق صنم کا جانیں ابھی ہے باقی عذاب آدھا

عروج کیونکر نہ حسن کا ہو نہ شوخ باتیں ہوں اونکی کیونکر
ابھی تو انور وہ نوجوان ہیں ابھی ہی گذرا شباب آدھا

صدمۂ ہجر وہی آفتِ جان ہے کہ جو تھا
دشمنِ دل وہی عیسیٰ زمان ہی کہ جو تھا

یاد اوس بت کے نہیں بھولتے مجکو بخدا
وہی نام آجتلک وردِ زبان ہے کہ جو تھا

عارض شفاف پر تحریر خط کے دیکھنا | کاتب قدرت نے کیا لکھا ہی قرآن واہ واہ
اوس گل عارض کے عاشق ہوں نکو بلبلیں | کہتے ہیں گل بیچ چمن میں ہو کے خندان واہ واہ
شعر وہ وصف سراپا میں کہے ہمنے رقم | سنکے ہر مصرع کو کہتے ہیں سخندان واہ واہ
دیکھکر گل اپنے چھلکے یہ اوس گل نے کہا | ہاتھہ تیرے ہو گئے رشک گلستان واہ واہ
کہکشان گر مانگ ہی گیسو شب دیجور ہے | ہی جبین گردون ستارے ہیں کیا افشان واہ واہ
اب چھٹنے کا دیوانہ ترا تا زندگی | خوب زنجیر و ہمین جکڑا زلف پیچان واہ واہ
در سے دندان یاد کر کے اوس سحاب حسن کے | خوب برسائے گہر اے چشم گریان واہ واہ
نالۂ پُر درد کر کے باغمین اے عندلیب | چاک تا دامن کیا گل کا گریبان واہ واہ
آمد فصل بہار سے چمن میں دہوم ہے | زمزمے کرتے ہیں کیا مرغ خوش الحان واہ واہ
یاد مین اوس گوہر نایاب کی اے چشم تر | موتیوں سے بھر دیا لبریز داماں واہ واہ

نقد دل انور کا لیکر ہو گئے نا آشنا
کیا ادا شرط وفا کے تمنے جانان واہ واہ

زلف پیچاپیچ مین وہ پابند سلاسل ہوگا | دیکھو جو جگر کے پہلو نہ مرا دل ہوگا
دل دم ذبح جو محو رخ قاتل ہوگا | دم نکلنا تہ شمشیر بہ مشکل ہوگا
عارض صاف سے اوسکی جو مقابل ہوگا | رشک سے ماہ اور بھی ناقص یہ کامل ہوگا

ہوا انور نہ مین دشمن کسی کا
ہم اگر کسی دوست کسی کا [illegible]
نہ ہو سکا برق پر خرمن کسی کا
وہ بوسہ جب کیا نالہ زیر لب [illegible]
سدا مسکن نہین گلشن کسی کا
نہی سے تا نالہ بلبل قفس مین
ہم بہی ہان سکے رخ روشن کسی کا
منور کیون رہین آنکھین نہ انور [illegible]

پانی کو جو مین رشک سی بیان نہین سکتا
تصویر رزی کا سلیہ کھچا نہین سکتا
جیسے صدف چشم سی پیدا ہو موتی
پنہان گہر ایسی کبھی برسا نہین سکتا
بضعف ہی جانا تو کہان اوٹھ نہین سکتا
سر کو بھی تری در سے مین سرکا نہین سکتا

شیخ تو کیا ہی جو بہکائے خدائے انور
منحرف عشق صنم سے نہ مرا دل ہوگا

فنا ہو یا سنے مدفن کسے کا
نہوگا وہ بت پرفن کسے کا

عبث تم حسن پر اپنے ہو مغرور
سدا رہتا نہین جوبن کسے کا

کہلے آنکہین تو ما بین کفن ہین
تصور ہے لبِ مُردن کسے کا

ہوا جیسا وہ قاتل بار سنگر
نہ ایسا ہو کوئے دشمن کسے کا

چھپے گل پیرہن کیا کیا زمین مین
نہ چھوٹا موت سے دامن کسے کا

عبث کرتا ہے نالے بلبل دل
وہ گل سنتا نہین شیون کسے کا

نہین آنکھون کے آگے موے مژگان
نہ پردہ ہے یہ چلمن کسے کا

ترے کاکل کے بل کھانے سے ڈرتے
نہ دل ڈسلے سیہ ناگن کسے کا

ہوئے ہین مردم دیدہ جو مسرور
نظر آیا ہے کیا جوبن کسے کا

ہمین کیا گر تمہارے نور رخ سے
مکان تھا وادیٔ ایمن کسے کا

جوانے مین بھرے ہین سرد آہین
مجھے یاد آیا جب بچپن کسے کا

کسے کا عشق نے پھاڑا گریبان
کیا پرزے کہین دامن کسے کا

مسافر گاہ ہے یہ دار ہستے
گیا کوئے ہوا مسکن کسے کا

دیوان انور

[illegible] الف کا سا یا ہی [illegible]
[illegible] جو عاقل [illegible] نہین سکتا
[illegible] سے علاج [illegible]
کیا ہو گا طبیبون سے مرض جا نہین سکتا
[illegible] عیسیٰ بہی یہ بیمار [illegible]
[illegible] وہ [illegible] نہین سکتا
گل [illegible] یاد [illegible] جلا نہین سکتا
[illegible] گلستان مین [illegible]
دل [illegible] اغیار کا ایسا [illegible] نہین سکتا
[illegible] وہ [illegible] کہلا نہین سکتا
[illegible] الفت [illegible] نہین سکتا
[illegible] آنکھ [illegible] نہین سکتا
[illegible] وہ [illegible] نہین سکتا

انور

انور کیطرح دیکھکے اوس آئینہ رو کو
تصویر کے صورت کسی ہو تا نہین سکتا

لبریز زندگی کا مرے جام ہو گیا
ساقی کا ہجر موت کا پیغام ہو گیا

قاصد سے غرض نہ کبوتر سے مدعا
موقوف اوسی سے نامۂ پیغام ہو گیا

آیا جو ساتھ غیر کے وہ رشک آفتاب
ہمس خانہ میرے واسطے حمام ہو گیا

اوٹھتی ہین ماہ نو کیطرح مجھپہ اونگلیان
ایسا مین زار عشق مین بدنام ہو گیا

جوش جنون کی آگ جو بھڑکے دماغ مین
وحشی زلف تار کو سرسام ہو گیا

لی موت مار جنبش تیغ نگاہ نے
پھیرے جو اوسنے آنکھ میرا کام ہو گیا

موسی کو کوہ طور کا جلوہ نظر پڑا
استادہ وہ صنم جو لب بام ہو گیا

چھوٹا نہ پھنسکے گیسوے پیچان کی دام سے
آفت مین مبتلا دل ناکام ہو گیا

دلکو قرار آگیا جاتا رہا وہ کرب +
آنا تمھارا باعث آرام ہو گیا

کیا کیا نہ ترش رو بت شیرین دہن ہوا
مین بوسہ لیکے مورد الزام ہو گیا

رویا لہو جو عارض رنگین کے عشق مین
گلنار کوچۂ بت گلفام ہو گیا

آغاز عشق زلف نی اندھیر کر دیا
ٹھنڈا چراغ قلب سر شام ہو گیا

ہنس ہنسکے پوچھتے ہین وہ بیمار ہجر سے
دارو کے وصل سے تجھے آرام ہو گیا

ردیف الالف

عشق ابرو ... ضمیر مین جو آیا خیال زلف [illegible]

فاتحہ خوان مری تربت ... [illegible] ہونا

مصحف روے صنم یاد ... حافظ قرآن ہونا

الفت خال مین ... مسلمان ہونا

دیکھکر اوسکو ... حیران ہونا

[illegible] ... پریشان ہونا

[illegible] ... گورستان ہونا

[illegible] ... حیران ہونا

[illegible] ... سامان ہونا

[illegible] ... طوفان ہونا

[illegible] ... دیوان ہونا

کیون

کیون نہ اندہیر ہو وہ بال جو رخ پر چہوٹین
ہے غضب ابر مین خورشید کا پنہان ہونا

دستِ وحشت سے گریبان تو صد چاک ہوا
خار صحرا اسی سے پُرزے مرا دامان ہونا

ایسی تقدیر کہان ہو جو رسائی اوس تک
بادشاہی ہے درِ یار کا دربان ہونا

آگے خود زینتِ پہلو وہ پری وش ہوگا
ہے جو قسمت مین ترے رشکِ سلیمان ہونا

یاد گیسو نے یہ اندہیر کیا ہے شبِ ہجر
ہوگیا صبح کا دشوار نمایان ہونا

پہاڑ کر دامن یوسف نہ زلیخا سمجہے
تہا ندامت سے اوسی سر بہ گریبان ہونا

عید اضحی کو وہ آئے ہین گلے ملنے کو
آج لازم ہے مجھے یار پہ قربان ہونا

آگے جبتک نہ وہ گلفام گلے سے لپٹے
نالہ کرنے سے نہ چپ اے دلِ نالان ہونا

یا علی لائیے تشریف مدد کے خاطر
غیر سے عقدۂ انور نہین آسان ہونا

ازل سے ہون گدا مشہور اوس شاہ مکرم کا
ہوا جو کہٹ سے جسکی پست پایہ عرش اعظم کا

کسی کی شیخ بعد مرگ ڈر کا ہے جہنم کا
بجہا دیگا اوسی اک قطرہ تیرے چشمِ پُرنم کا

مئی گلرنگ سے بھر دے وہ ساغر ہوش گم جس مین
نظر آجائے ساقی جس مین عالم ساغر جم کا

سُرور سے ہوا ساقی کٹورے سے اسی انکہون کے
دکہاتی ہے بہار گلشن عالم ساغر جم کا

بیان کیا عندلیب دل سے ہوا اوس گل کے نزاکت کا
تنِ نازک پہ جس کے لگی گران ہو کرہ شبنم کا

باغ مین دیکھا جو اوسکی عارض خوش رنگ کو
دیکھکر وقت تبسم اوسکی دندانکی چمک
زندہ تسمیل کو ہوا اوسنے انپی ٹہوکر سے کیا
چشمۂ حیوان نکیون اوسکے زنخدانکو کہین
خوشنما پایا ہی کیا اوسنے صراحی سا گلا
رشک آئینہ صفائی مین وہ سینہ دیکھکر
یاسمین کے شاخ کا دہوکا کلائی پر ہوا
نقش پا سی بنگئی گردون زمین قیمت و خرم
یاد مر پر جو آیا وہ سہی قامت مجھے

گل نظر سی گر گئی بلبل کو سکتا ہو گیا
دُر نظر سی گر گئے بیقدر ہیرا ہو گیا
سارے عالم مین مسیحائی کا شہرہ ہو گیا
خضر کو آب بقا جسکا پسینا ہو گیا
جس نے سیکش تنے دیکھا اوسی شیدا ہو گیا
مین تو ہی کیا روح سکندر کو بھی سکتا ہو گیا
اور بار عنبرین جوڑیکا حلقا ہو گیا
غیرت شمشاد و قمر ہر ایک ذرا ہو گیا
نخل ماتم گلشن جنت مین طوبا ہو گیا

چشم حق بین سے جو انور تمنی دیکھا یار کو
نور کا پتلا نظر مین وہ سراپا ہو گیا

ثانی تیرا ای حور شمائل ہنین ملتا
لیلے کے لیے دشت مین برباد ہی مجنون
دل دیکے کیا جان کو بھی گرچہ تصدق
دریائے محبت سی خدا پار اوتارے

نے نور ہی رخ سی مہ کامل ہنین ملتا
ناقہ کا پتا سیکڑون منزل ہنین ملتا
اوسپر بھی مزاج بت قاتل نہین ملتا
ثابو کہین ملتا ہنین ساحل ہنین ملتا

صیاد قید زلف سے سب چھٹ گئے اسیر
انور ہے ایک تھا کہ گرفتار رہ گیا

دل ہوا یک لخت زنجیر بالکل ہو گیا
باعث سودا سراسر عشق کا کل ہو گیا

جا کے میں راضی اونھیں تو کر چکا تہا وصل پر
غیر کے آنے سے پہر اونکو تامل ہو گیا

اوس پری رو کے سوار ہوا جو دیکہا گرد فرس
گرد آنکہوں میں سلیمان کا تجمل ہو گیا

وصل کیسا یاد بھی بھولے سے وہ کرتے نہیں
سیر کجا نب ہی اونھیں ایسا تغافل ہو گیا

داغ سودا کی یہ کثرت ہو سہم گل میں ہوئے
غیرت سرو چراغان جسم بالکل ہو گیا

دیکہکر قد قمریاں الفت کا دم بھر نے لگیں
شیفتہ دل سی گل عارض یہ بلبل ہو گیا

قاصد جاناں نے تسکین دی دل بیتاب کو
خط کا آنا باعث صبر و تحمل ہو گیا

آنکہہ نیچی ہو گئے نرگس کے تیری آنکہہ سے
دیکہکر رخسار رنگیں زرد رو گل ہو گیا

جب کیا نالہ تڑپ کر اوس قمر کے ہجر میں
ہل گیا گردون زمیں کو بھی تزلزل ہو گیا

دوڑ کر آنکہیں سمو نیں اوسکی مس کرنے لگی
عاشقوں کو یار کا رہوار دلدل ہو گیا

اے قمر یا ہی ترے حسن کیا ہی فروغ
جب چلے لیے مہر آیا سامنے گل ہو گیا

کہو ئی رونق اونکی جہریکے زوال حسن نے
ڈہل گیا دن مہر تاباں کا تنزل ہو گیا

سب سے پہلی جان دی انور نے تو یہ رتبہ ملا
اونکی کشتوں کا سردار دل بے تامل ہو گیا

[illegible]

نامہ بر کوچہ وہی ہے اوس بت سفاک کا
اپنی دیوانیکا ایسا اوسی نے غم کیا

جسجگہ تختہ زمین کا خون سے دلدل ہو گیا
ترک ہستی ہو گئی ہوقوف کا جل ہو گیا

بزم آرا آکے وہ رشک سلیمان جو ہوا
خانہ انور پریزادونکا دنگل ہو گیا

جولا جواب ہے اوسکا جواب کیا ہوگا
ملا کی جو ہر کھوئیگا آبرو اوسکے
جگر کباب ہے سوز الم سے ای ساقی
جو ہمکو گالیان دیتا ہے بات کرنیمین
تمھاری زلف سے ہمسر ہوئیگا سنبل
روانہ کرکے خط شوق یہ تفکر ہے
یہ سیل آہ کی شعلونسے ڈر رہے ہین سیح
تجھے جو عشق مین ہونا تھا ہو چکا رسوا
بیا تو ہو چکا طوفان نوح فرقت مین
ضیای حسن خداداد بہوت نکلی گی
مری گناہون یہ ہے فوق رحمت رب کو

شبیہ روے مبین آفتاب کیا ہوگا
تمھاری دانتونسے ہمسر خوشاب کیا ہوگا
فراق یار مین لطف شراب کیا ہوگا
شب وصال مین اوسکو حجاب کیا ہوگا
حسد سے کھایا کرے پیچ و تاب کیا ہوگا
سوال وصل کا حاصل جواب کیا ہوگا
خدا سے کہتے ہین ہر دم جناب کیا ہوگا
اب اور ای دل خانہ خراب کیا ہوگا
اب اور دیکھئے چشم پر آب کیا ہوگا
نقاب سے ترے رخ کا حجاب کیا ہوگا
عبث ہے فکر کہ روز حساب کیا ہوگا

[illegible]
ایسا ضعیف و زار کیا ہجر یار نے
[illegible] ناتوان ملا
[illegible] عشق مین [illegible] آسمان ملا
[illegible] دل حزین
جو نصیب ہین ہمین انکو قدردان ملا

جاسے

دیوان انور

جامی مین اپنے پہولے سمائی نہ عید لیب
رہنی کو جب چمن مین اوسی آشیان ملا

چوتھی فلک پہ فرط خوشی سے گیا دماغ
جب عید کو گلی وہ مسیح زمان ملا

ذرات فرط غم سے رہی تلخ رنگ سے
جبتک نہ آکے وہ بت شیرین زبان ملا

ایسا مسافران عدم آگے بڑہ گئی
بانگ جرس سنی نہ کہین کاروان ملا

پہیلی ہزار مین ترا انور نہ کیون کلام
اوستاد تجہکو بلبل ہندوستان ملا

تیرے آنے مین جو عرصہ نامہ بر ہو جائیگا
جانب ملک بقا اپنا سفر ہو جائیگا

اپنی نالونمین اگر پیدا اثر ہو جائیگا
بت تو کیا ہین کوہ کا ٹکڑا جگر ہو جائیگا

دم نکلجائی بلا سے غم ہمین دم کا نہین
صدمۂ فرقت سی تو مر کر مفر ہو جائیگا

ہم اگر برباد ہو جائین بلا سے آپکے
غیر کا تو آپسے آباد گھر ہو جائیگا

جب بیستر وصل ہوگا اوس بت گلفام سے
بار ور نخل تمنا کا شجر ہو جائیگا

سیر کرنے وہ جو نکلین گے مکان غیر سے
ماہ کامل برج عقرب سے بدر ہو جائیگا

گر نہ بولیگا شب وصل صنم مین صبح کو
کیا تر النقصان ای مرغ سحر ہو جائیگا

جاہئی انکار اوس سے ہو جو طالب بار بار
ایک بوسی مین تمہارا کیا ضرر ہو جائیگا

لائیگا تشریف جسدن وہ بت خورشید رو
عزت برج شرف عاشق کا گہر ہو جائیگا

دل جلانیکی شکایت کی تو بولا وہ صنم
بدگمان عاشق سے ہو کر مین عبث برہم حضور
باز نظارے سے رکہا ناتوانے نے مجھے
نالۂ عاشق کا ناحق وہم اوس گلگو ہوا

شعلہ وریہ آتش رنگ حنا تھی مین نہ تہا
زلف رخسے جنسے سرکائی ہوا تھی مین نہ تہا
کوئی جا مین کسو ناکس کے جا تہی مین نہ تہا
شور بلبل کے یہ گلشن مین صبا تھے مین نہ تہا

قتل گہ مین نہ انور جا سکا اس ضعف سے
سر فرستان قاتل کے جب تیغ جفا تہی مین نہ تہا

پرتو پڑا جو کچھہ کچھہ گیسوے پرشکن کا
مضمون بیان ہو کیونکر اوس یار کے دہن کا
تڑپا رہا ہے دل کو غربت مین غم وطن کا
چہلا دیا جو مجکو اوس غیرت چمن نے
کب ہے پسینہ اونکی رخسار نازنین پر
اولجہا ہے دل تمہاری گیسوے پرشکن مین
لی رخ اونہونے ہو کر دین گالیان ہزار اون
تا قوس کیطرح جسے دل کر رہا ہے نالے
سنبل کیطرح الجہن رہتے ہے دل کو اپنے

خورشید رخ یہ اونکی وہ ہو کا ہوا گہن کا
کھتے ہے یون خموشے کیا کام یہان سخن کا
بلبل کو خار گذری چھٹا نگیون چمن کا
سینہ مرا گلو نسے تختہ بنا چمن کا
شبنم مین تر ہے یہ پہول یاسمن کا
کیا حال پوچھتے ہو وابستہ رسن کا
مانگا جو مین نے بوسہ وہ نسی کبھی دہن کا
عاشق ہوا ہے جب سے اک طفل برہمن کا
سودا ہوا ہے جبسے گیسوے پرشکن کا

کسی کروٹ ہمین شب بھر نہین آرام آتا ہی
پڑا ہی اسطرح طوق محبت اوسکی گردن مین
عقیق سرخ کی خجالت سی رنگت زرد ہو جائے
ضیائے مہر تابان گر گئی اپنی نگاہو نسے
ہلال نوکا گردن مین ہی اوسکی طوق منت کا

جو تکیہ زیر سر پاتے نہین زانوی جانانکا
ہوا سودا جو قمری کو قد دلجوئے جانان کا
ہمارا لخت دل اک دن جو ہو بازوی جانان کا
غضب تعویذ چمکا راتکو بازوی جانان کا
جو ہی خورشید وہ تعویذ ہی بازوی جانانکا

بہلتی کسطرح انور طبیعت باغ عالم مین
کسی گلمین نہ پایا رنگ ہمنی روی جانان کا

گل باغ مین رخسار سی شرمائی ہین کیا کیا
آگیا دم لب پہ تصور مین سحر کے
نظارہ ہوا تھا جو کیا دیر مین جاکر
نیسان کی طرح ہجر مین ای گوہر یکتا
وہ راحت جان گھر جو گیا اوٹھکی تغافل سے
آغاز محبت کا کچھ انجام نہ سوچے
جوڑا جو کھلا یار کا دریا مین دم غسل
دل بھی دیا اور جان بھی کی نذر تصدق

سنبل کی تری زلف پہ بل کھائی ہین کیا کیا
طول شب فرقت سی ہم اوکتائی ہین کیا کیا
جلوی تری قدرت کی نظر آئی ہین کیا کیا
موتی صدف چشم نی برسائی ہین کیا کیا
درد دل بیتاب سی دکھ پائی ہین کیا کیا
دل دیکی ستمگار کو پچھتائی ہین کیا کیا
گیسوی سیہ سانپ سی لہرائی ہین کیا کیا
ہم شرط محبت کو بجا لائی ہین کیا کیا

[illegible]

پائی سزا جو غیر نے بوسہ طلب کیا
سنکر زبان یار سے وہ گالیان کھا گیا

گوشہ نشین کیا مجھے کب ہجر یار نے
چلتے ہین ہمین بٹھا کے وہ ابرو کمان گیا

بوسی دہن کے لیکی اوسی ترش کردیا
کیا کیا اوگل کے زہر وہ شیرین زبان گیا

دھبا کھین قمر مین یہ چہرے کا عکس ہے
جلوہ تمہارے حسن کا تا آسمان گیا

دل پر نکچھ اثر کیا ناصح کے پند نے
چھوٹا نہ شغل جام نہ عشق بتان گیا

شاہو نکی نام خلق مین زندہ ہے آجتک
کیا عدل کر کے قیصر و نوشیروان گیا

شیشہ کہین پڑا ہے کہین جام ساقیا
جانے سے اوسکی عیش کا سارا سامان گیا

ساتھی جو تھی وہ ساتھ نہ غربت مین دیسکے
تنہا سفر مین چھوڑ مجھے کاروان گیا

سکتی کا ہی گمان بہت بدگمان کو کیونکہ
مین مر گیا نہ اوسکا مگر امتحان گیا

قدر سخن تھی آتش و ناسخ کے سامنے
انور وہ جبسے اوٹھگئی لطفِ بیان گیا

روئی جانان سے جدا مہر کی تصویر جدا
اوسکی تنویر جدا اوسکی ہی تنویر جدا

اوسکی مضمون جدا ایکی ہے تاثیر جدا
حرف سی حرف ہوا ہی دم تحریر جدا

کان سے اوسکو سنا آنکھ سے دیکھا اسکو
شکل یوسف ہی جدا یار کی تصویر جدا

کھینچلائی یہ اوسی موم کیا دل یار سنے
کشش عشق جدا آہ کی تاثیر جدا

[illegible]

زلیخا

[illegible]

زلیخا مول لیتی نقد جان بازار مین تکو
جو ہونا تہا ہوا کیا فائدہ اوسکی شکایت سے
بلا سے جان جاتے نام دیوانون مین جاتا
غرور حسن سے مطلق نہ کرتے قدر عاشق کے
عیادت انکو مریض ہجر کے آنا مناسب تہا
لگاتی دختر رز کو نہ منہ اوس گلکے وقت مین
خیال ہجر سے وصلت مین دلکی غیر حالت ہی
بس مرون ہزارون ٹھوکرین کہاتے رقیبونکے
کھٹکتا اور مثل خار اوس گلکی نگاہون مین
زمین کسطرح ایدل یہ ساتون آسمان تپتی
تپ فرقت کی گرمی سی سراپا جسم پہکتا تہا
ہوس دلکی نکلجاتی بلا سے آبرو جاتے
بگڑتا کچہہ نہ عاشق کا جو وہ رکہتی نظر سیدہے
اسیران قفس حال خزان سنکر یہ کہتے ہین
غضب یہ کیا کیا اے گل کہ سونگہا پہول چہپکا

جو سودا ماہ کنعان کا گران ہوتا تو کیا ہوتا
غم فرقت کا وصلت مین بیان ہوتا تو کیا ہوتا
اسیر زلف کا گر امتحان ہوتا تو کیا ہوتا
جو اونپر راز الفت بہی عیان ہوتا تو کیا ہوتا
رقیبون مین جو کوئے بدگمان ہوتا تو کیا ہوتا
اگر ہمسے خفا پیر مغان ہوتا تو کیا ہوتا
جدا پہلو سے وہ جان جہان ہوتا تو کیا ہوتا
جو مدفن اونکی قرب آستان ہوتا تو کیا ہوتا
تپ فرقت سے زار و ناتوان ہوتا تو کیا ہوتا
نہ اونچا اپنی آہونکا دہوان ہوتا تو کیا ہوتا
نہ خاکستر نہ مشت استخوان ہوتا تو کیا ہوتا
وہ کوچہ پر جو ہمسے بدزبان ہوتا تو کیا ہوتا
کبہی پر لا کہہ دور آسمان ہوتا تو کیا ہوتا
جو اندر زون چمن مین آشیان ہوتا تو کیا ہوتا
جو در دسر نصیب دشمنان ہوتا تو کیا ہوتا

پھرتی ہی باغ باغ روش پر جو عندلیب
گلزار مین ہی آمد فصل بہار کیا

دست صبا پہونچ سکے جسکی غبار کو
پہونچیگا اوس سوار تک اپنا غبار کیا

مرجاؤن ہجر بت مین نہ حاصل وصال ہو
اب ہی تھے مشیت پروردگار کیا

رحمت کیطرح میری گناہونکی حد نہین
کوئی کریگا حشر مین انکا شمار کیا

قاصد گیا ہی جبسے یہ سے فکر ہی مجھے
دیکھون جواب بھیجتا ہی خط کا یار کیا

جو دم بسر ہو وصل مین اوسکو غنیمت جان
ہی اعتبار زندگی مستعار کیا

آتا ہی مجھ پہ رحم جو سفاک کو مرے
اوتریگا دوش سے نہ مرے سر کا بار کیا

گذریگی عمر اوس گل یکتا کے ہجر مین
آئیگی باغ مین نہ ہمارے بہار کیا

آتا ہی یاد ساقی گلرو جو دم بدم
ہی بادۂ وصال کا باقی خمار کیا

طرز کلام سے جو کدورت ہے آشکار
باقی ہی دلمین آئینہ رو کے غبار کیا

جائیگی یاد رخ نہ ہٹیگا خیال زلف
گذرینگے عمر بھر یونہین لیل و نہار کیا

طرز خرام دیکھکی کھائیگا ٹھوکرین
کبک دری اوڑائیگا رفتار یار کیا

آنکھین کھلی ہوئی ہین جو بعد فنا مری
نکلی ہے جان اور دم انتظار کیا

نرگس کے پھول دیکھکی مرقد پہ کھلتے ہین
بیمار چشم کا ہے مرے یہ مزار کیا

جب وقت خواب پاس وہ آرام جان نہو
پہلو مین بے قرار دل بیقرار کیا

سر بکف پھرتا ادھر سی تھی شوق قتل مین
اوس بت قاتل کو جب آتی ادھر سی دیکھنا

دشت پیمائی کی صدمی ہجر مین کبتک سہون
ہو میسر یار کو پھر کر سفر سے دیکھنا

کھینچ لاتا مجھہ مریض ہجر تک اے جذبۂ عشق
اوس مسیحا کو نکلتے گر ادھر سے دیکھنا

آج اے انور ہوا ہے کسکا اس جانب گذر
بوئے زلف عنبرین آئی کدھر سے دیکھنا

دل ہمسے پھر کے کوچۂ جانان مین رہگیا
بلبل قفس سے چھٹکے گلستان مین رہگیا

پرزے تو جیب کے ہوی وحشت کی ہاتھ سے
دامن اوجھکی خار بیابان مین رہگیا

دستانہ سیر ے خون کا قاتل سی چھپ سکا
جو سر وہ بنکی تیغ کے دامان مین رہگیا

دل کو ہمارے یوسف کنعان فریفتہ ہے
نکلا نہ گر کے چاہ زنخدان مین رہگیا

انکار میری قتل کا قاتل نکر سکا
دھبا لہو کا گوشۂ دامان مین رہگیا

ہوئی فرہ کی یاد نے بیچین کر دیا
نشتر سا اٹکہ کے پلکی رگ جان مین رہگیا

کنج قفس مین گھٹتے سے بلبل پھڑک گئی یہ
ارمان وصل گل دل نالان مین رہگیا

کے سرد مہری یار نے صحبت ہوی نگرم
محروم وصل سے مین زمستان مین رہگیا

آیا نہ پھر کے کوچۂ قاتل سے دل مرا
کیا قتل ہو کے گنج شہیدان مین رہگیا

ٹھہرا نہ وصل یار تلون مزاج سے
دل نامراد اوسکی نہین ہان مین رہگیا

سہی صدمی جدائیکی نہ ہنہ سی کہیا اونکو | کیا پردہ نشین کے راز الفت کو نہان کیسا
گئی فصلِ بہار ے خاک اڑتی ہی گلستان مین | پڑا ہی بلبلِ شیدا کا خالی آشیان کیسا
حقیقت کیا ہی دلکی جان بہی گر لین تو حاضر ہے | محبت مین وہ کرتے ہین ہمارا امتحان کیسا
بہلتا دل ہے ہین وحشیونسے دشتِ وحشت مین | الم دیتا ہی غربت مین خیالِ دوستان کیسا
وہ صورت چاندسی پیش نظر ہر دم ہی فرقت مین | وصالِ یار کا پہرتا ہی آنکہونمین سمان کیسا
بغل مین رات وہ غیرت خورشید رہتا ہی | فلک ہمپر ہوا ہی بعد مدت مہربان کیسا
ہنسو بولو ہماری ساتہہ ہو ولی حجابی سی | شب وصلت مین یہ پردہ حیا کا درمیان کیسا
نہ آئی راتکو جو حسبِ وعدہ پاس عاشق کے | سبب کیا تہا کہو تو ہی مزاج ایجانجان کیسا

کدہر ہی دہیان ای انور خدا سی شرم لازم ہے
ہوا ہی عالم پیری مین عشق نوجوان کیسا۔

ہوا صدمہ تمہاری ہجر کا ایجانِ جان ایسا | مین یون تڑپا کیا تڑپے نکوئے نیمجان ایسا
خدا کی فضل سے خوش قد ہی جیسا وہ زمانہ مین | ندیکہا ہوگا پیر چرخ نے بہی نوجوان ایسا
گیا برجِ شرف تمنی قدم سی گہر کو عاشق کے | ہلو وہ غیرت خورشید ہمپر مہربان ایسا
اوٹہا سکتے نہین تابوت کو احباب کاندہی پر | جنازہ بار عصیانسی ہمارا ہی گران ایسا
جلانا کیسا مر یکا لحد پر بہی نہ آئے گا | گیا ہی روٹہکر ہمسے وہ عیسیٰ زمان ایسا

گلشن

گلشن جنت کے در پہ شکل رضوان دیکھکر
صاف دربانِ درِ دلدار کا دہوکا ہوا

نقش پا سمجھا قمر کو آسمان پر دیکھکر
ماہ نو پر ناخنِ دلدار کا دہوکا ہوا

مجمع عشاق ہم سمجھے ہجوم خلق کو +
عرصۂ محشر پہ کوئے یار کا دہوکا ہوا

بلبلوں کی چہچہے جو سب گلشن مین سُنے
اپنے گلرو کے ہمین گفتار کا دہوکا ہوا

پردۂ قدرت سے نکلا گذر احباب یار کا
اہل محشر پر ہمین اغیار کا دہوکا ہوا

گھر سمجھکر دوست کا ہم داخلِ جنت ہوئے
حور گلزار جنان پر یار کا دہوکا ہوا

عارض پُر نور کو سمجھے جو گنج حسن ہم
گیسوئے پیچان پہ اوسکے مار کا دہوکا ہوا

ہوگئی اولٹی سمجھ بھی دل جو اولٹا عشق مین
وصل کے انکار پر اقرار کا دہوکا ہوگیا

سنبل و دام و رسن ابر و بلا مار سیاہ
زلف جانان پر انکھین و وچار کا دہوکا ہوا

دیکھکر بیلی کے کلیان یاد دندان آگئے
برگ پر گل کے لب دلدار کا دہوکا ہوا

جسنے اوس سطر بلسیر کے ہجر مین دیکھا ہمین
جسم لاغر پر ہمارے تار کا دہوکا ہوا

عارض جانان کو مین سمجھا حلب کا آئینہ
خال پر خیر نافۂ تاتار کا دہوکا ہوا +

نحو ایسا کر دیا عشق بت سفاک نے
تیغ کے ڈورے پہ بھی زنار کا دہوکا ہوا

لیگیا سودا جو اک شیرین ادا کا دشت مین
ہر بگولے پر ہمین کہسار کا دہوکا ہوا

شیفتہ پایا جو اوسکی روئے آتشناک کا
مرغ دل پر مرغ آتش خوار کا دہوکا ہوا

سیکڑون ڈوبی نظر آتی ہین دو بین مجھے
یار کا چاہ ذقن رشک چہ کنعان ہوا

ناتوانی نے نہ قبر قیس پر جانے دیا
گھر بھی دیوانیکو تیری ای پری زندان ہوا

نقد دل تو دیکھا حاضر ہے یہ بھی لیجئے
جان کب دینے سے باہر تابع فرمان ہوا

آتش رنج والم مین عمر بھر جلتا رہا
شمع رو پر جو پروانہ دل انسان ہوا

خط نہین ہی عارض جانان پہ یہ بالا دین
خضر کے قابو مین آیدل چشمۂ حیوان ہوا

جب ہوا مجہہ نالہ کش کا اوسکی کوچمین گذر
چھوڑ کر راہی در دلدار کو دربان ہوا

جام ہی ساقی ہی مے ہی وصل ہی اور سن یار ہے
بعد مدت دور یہ ای گردش دوران ہوا

تیری آنے سے یہ دیوانہ یکیونکر شاد ہو
ای پری آباد تیرا خانۂ ویران ہوا

بیوفا ہی سنگدل ہی قاتل عشاق ہی
کیا سمجھکر شیفتہ اوسپر دل نالان ہوا

کیون نہ انور طالع خفتہ مرا بیدار ہو
آج گھر مین شبکو وہ رشک قمر مہمان ہوا

ہی پریشان حال لفو مین دل مایوس کا
ظلمت مجلس سے گھبراتا ہی دل محبوس کا

جان جاتی یار ہی مطلب ہی وصل یار سے
خوف دشمن ہی نہ ہمکو ڈر کسی جاسوس کا

ہو شفا بیمار فرقت کو جو آئے وہ مسیح
کام یہان لقمان کا ہی اور نہ جالینوس کا

بلبلو نکے ہوش اوڑتے ہین تری گفتار سے
دم بہا کرتا ہے خرام ناز پر طاؤس کا

گیسوے پر خم میں وہ پونچھی الٰہی خیر سے
گر ہیں اونکی رقیبونسے رہیں گے گریبان
کردیا خاموش دل بادہان تنگ نے
وصل میں اوسکا نہ مانونگا میں کچھ شرم و حجاب
انتظار یار میں آخر نکلجائے گا دم
یوہیں فرقت میں جو آہو نکے لگی گے دہونکنے

پھیر کا رستہ ہی مرغ دل بھٹکتا جائیگا
آبلہ عاشق کے دلکا نبھے ٹپکتا جائیگا
بلبل تصویر کا کیونکر یہ سکتا جائیگا
شوق بڑھتا جائیگا گر وہ سرکتا جائیگا
آرزوے وصل میں عاشق بِسِسکتا جائیگا
داغ دل کا صورت اخگر دہکتا جائیگا

قتل ہونگی نہ برآئیگے انور آرزو
ہاتھہ قاتل کا اگر یوہیں بہکتا جائیگا

فرقت ہی میں دن زیست کی جانیگے گذر گیا
پیری کی نہ کچھ عہد جوانی میں خبر گیا
بیتاب ہی آیام کٹیں دلکو شب وصل
آتا ہی مرے گھر کے طرف وہ گل خوبی
سُننے لگا فریاد مرے وہ بت بے رحم
آنکھونکو عبث شوق ہے دیدار کا اوسکے
جلوہ نظر آتا نہیں اوسکا جو لب بام

جب خاک میں ملجائینگا تب لینگے خبر گیا
انجام سفر سوجھتی ہین وقت سحر گیا
دکھلائی ہمیں نیکہی فرقت کی سحر گیا
پھولیگا مرے باغ تمنا کا شجر گیا
پتھر میں کیا نالہ عاشق نے اثر گیا
خورشید جہانتاب پہ ٹھہرے گی نظر گیا
خورشید گیا چرخ چہارم سے اتر گیا

اوس شمع رو نے بات جو کی مجھسے پیش غیر
پروانہ وار جل کے وہ محفل مین رہگیا

کس گلبدن کی نوک مژہ یاد آگئی
کانٹا سا اک کھٹک کے مرے دلمین رہگیا

مضمون باندہی گیسوے جانانکی سر بسر
کب ذہن اپنا بندش مشکل مین رہگیا

عشاق ہوے بزم نہ اوس رشک باغ کی
چرچا بہار گل کا عنادل مین رہگیا

مرتے ہی پہونچا چار کے کاندہی پہ گور تک
چلنے سے پانون بھلی ہے منزل مین رہگیا

پیمانہ شراب مرے خاک سے بنا
میکش وہ ہون کہ مے کا اثر گل مین رہگیا

چپ کر دیا جو عیب نے اوس شاہ حسن کی
ارمان سوال کا دل سائل مین رہگیا

دیکھا نہ مڑکے قاتل بے رحم نے ادہر
کیا کیا تڑپکے دل تن بسمل مین رہگیا

اوس رو کی صاف کا جو بندہا ہجر مین خیال
نقشہ اوتر کے آئینہ دل مین رہگیا

آیا نہ پھر کے کوچۂ لیلی او اسے دل
کس جا تلاش صاحب محمل مین رہگیا

نکلا اولجھکے گیسوے خمدار سے نہ دل
دیوانہ اوس پریکا سلاسل مین رہگیا

پہونچا کبھی نہ آپ کے رخسار صاف کو
داغ حسد دل مہ کامل مین رہگیا

کچھہ بھی نہ وصف گیسو پیچان ہوسکا
مضمون اولجھہ اولجھکے مرے دلمین رہگیا

انور اوسی ملائیگی خورشید حشر سے
مرنے پہ داغ ہجر اگر دلمین رہگیا

ماجرا آپ نہ پوچھیں شب تنہائی کا
ذکر بیکار ہے آفت سے گذر جانے کا

موت آجائے تو جی جائیں الم سے چھوٹیں
ہجر سفاک میں ارمان ہے مرجانے کا

تیغ قاتل نے جو کھینچی تو کیا سجدۂ شکر
جان نثار ونکو یہ ہے حوصلہ مرجانے کا

فرحتِ دل ہوا اوس رشک چمن کا آنا
جانا باعث ہوا آرام جگر جانے کا

عشقِ گیسو وہ بلا ہے کہ جو سر پر یہ چڑھے
پاس رہتا نہیں عزت کے اوتر جانے کا

جان پر کھیل کے مین عشق کے بازی جیتا
بد قماشوں سے بڑا خوف تھا ہر جانے کا

زندگی کیا ہو وہ کہاتے نہیں وہ انور شکل
مرض ہجر مین سامان ہے مرجانے کا

زندگی ہجر کے بیمار کو درکار نہیں
دم نکلجائے جو آتا ہے عیادت کو نہیں ہے خدا سے یہ دعا

حور کے شکل سماتی نہیں آنکھوں مین
مرغ دل گلشن جنت کا طلبگار نہیں

حضرت یوسف سے توامی بت ہے سوا شہرہ ہے
نقد دل کیا تیر کوئی خریدار نہیں کیا عالم ہے فدا

زندہ مردہ ہوئی پامال ہو وقت خرام
ہم نے اسطور دیکھی رفتار نہیں اک قیامت ہے بپا

عشق ابرو مین مجھے شوق شہادت ہے کمال
کھینچتا تیغ کو وہ ترک جفا کار نہیں کسطرح دم ہو فنا

خار آئی ہے نظر گلشن عالم کی بہار
زینت آغوش جو وہ غیرت گلزار نہین دل ہے پژمردہ مرا

مذہب ہے جدا مذہب زاہد سے جدا مانون کیا اوسکا کہا
ساکن دیر نہ ہو سجدہ گزار نہین تیرا بو کہتا ہون خدا

ای ترک ابرو بیامین ہی تیغ خون چکان
اب سلئی بنا کے حلقے وہ زلف کے
کیونکر بچاؤن جان اب دس گلکی ہجر مین
گلریزیان یہ خامۂ رنگین کہان تلک
مضمون آب و تاب کی او گلی کہان تلک
باقی جگر ہی اوسکو بھی غربال کیجیے
عالم تمام اپنا خریدار ہو رہے
کب دیگا ساقیا تو مئی آتشین کا جام

کتنوں کا قتلگاہ مین ہنار ہو چکا +
صیاد سے کہو مین گرفتار ہو چکا
کانٹا تو سوکھکر بدن زار ہو چکا +
کاغذ کا تختہ تختۂ گلزار ہو چکا +
ای کلک وصف اشک مین دربار ہو چکا
دل ناوک مژہ سے تو افگار ہو چکا
یوسف سے گرم مصر کا بازار ہو چکا
ظاہر فلک پہ ابر دہواندہار ہو چکا

انور سے کہدو جاتے ہو کسکے سلام کو
وہ داخل محل ہوئے دربار ہو چکا

آنا کوچہ مین ترے غیر نہ جانان بھولا
کیون تڑپنا مین تجہ خنجر بران بھولا
کر دیا لعل کو بد رنگ لب رنگین نے
دل فریبی سے دیا اوسنی نہ کسکو فریب
اچھا بس کر چکا بیمار محبت کو طبیب

راہ فردوس کسے روز نہ شیطان بھولا
تر نہ خون سے کیا جلاد کا دامان بھولا
جوہر دیکھکے دندان در غلطان بھولا
برہمن بت کو خدا کو ہی سلمان بھولا
لکھنا نسخہ مین مرے سینۂ زنجدان بھولا

[illegible] کا تصور نہ رہا [illegible] کب دل کو
[illegible] سلیمان [illegible] بھولا
[illegible] مسلمان [illegible] ایمان بھولا
[illegible] حیوان بھولا
[illegible] طوفان بھولا
[illegible] گلستان بھولا
عارف یار کو خورشید [illegible]
[illegible] جانان بھولا
[illegible] مسلمان بھولا
[illegible] افشان بھولا
بیمار کیا قامت یار نے جان بھولا
[illegible] گلستان بھولا
[illegible] انسان بھولا
ابھی بچہ طفل [illegible] جان بھولا

کبھی نہ غیر سے ملنے کا پھر گمان ہوگا
خدا کا قول جو اوس تیکی درمیان ہوگا

فرامین یہ لکھی کہتا ہوں اوسکو جیکے
کب اسکی ہار پہ جنت کا بوستان ہوگا

پڑھیگا دفتر ہمارا رقیب کے آگے
دم کلام جو وہ یار دُر فشان ہوگا

کبھی نہ ذکر کیا اوسکی آگے یوسف کا
رہا یہ پاس کہ ناحق وہ بدگمان ہوگا

مقام سیر تماشا سرائے دنیا ہے
یہان جو آج ہی آیا وہ کل روان ہوگا

پھری نگاہ نہ ساقی کے دور ساغر مین
ہمارا کیا ترے گردش سے آسمان ہوگا

بنیگا وہ دُر شہوار یاد دندانمین
سر شک جو صدفہ چشم سے روان ہوگا

مزار اوسمین بنے گا جو بعد مرنے کے
جہان ہماری لیے کوچہ بتان ہوگا

بدلتی کب نہین رہتی ہو آزمانے کے
چمن جو آج ہی پہولا وہ کل خزان ہوگا

نہ شاخ گل یہ نشیمن رہیگا او بلبل
جو تیرے نالوں سے دلتنگ باغبان ہوگا

نہ داغ دینے کو لائیگا ساتھ غیر دلکو
کبھی وہ ماہ وہ انور یہ مہربان ہوگا

ایک گڑاد یکی خنجر کا جو قاتل رہگیا
بار سر اوترا نہ تن سے نیم بسمل رہگیا

اوٹھکی وہ جلاد گھر اپنی گیا وقت سحر
لوٹتا پہلو مین بسمل کیطرح دل رہگیا

عشق مین وکر جو اپنا تھا وہ بیگانہ ہوا
لیلی دل رخصت ہوئی وہ اور مین بیدل رہگیا

وصل سے مایوس ہو جانا پیام موت ہے
جو ہوا بیمار ہجراں پھر نہ وہ اچھا ہوا

کچھ سبب تیوری چڑھانیکا مجھے کھلتا نہیں
سُننے سے کچھ بولو تو صاحب جرم مجھسے کیا ہوا

روح آتی ہے پئے گلگشت باغ خلد سے
رشک گلزار ارم اوس حور کا کوچا ہوا

کسقدر پاسِ رقیبان ہے یہ بولے وصل مین
ہونگی ہم تمسے خفا گر راز یہ افشا ہوا

کیا نہ ملنے کی شکایت اوس مسیحا سے مین
ہجر کا آزار تھا تقدیر مین لکھا ہوا

چوم کر قرآن کو عاصی بخشیں ہوتا لوگے
لے لیا گر بوسۂ رخسار مینے کیا ہوا

ہجر کے آزار نے ایسا مجھے لاغر کیا
طوق گردن اوس سیکے ہاتھ کا چھلا ہوا

یاد کر کے قامتِ جانانکو رویا خلد مین
نخل ماتم بعد مرنیکے مجھے طوبا ہوا

باغ عالم مین کھٹکتا ہے گلو نکی آنکھ مین
عشق مژگان مین یہ انور سوکھکر کانٹا ہوا

زار مین ایسا ترے فرقت مین دلبر ہوگیا
تار بستر سے بھی بڑھکر جسم لاغر ہوگیا

سیر گلشن مین جو عارض یاد آئے یار کے
خار آنکھون مین ہماری ہر گل تر ہوگیا

غیظ سے دیکھا جو اوس ترک ستم ایجاد نے
نوکِ مژگانکا جگر سے پار نشتر ہوگیا

فرقتِ ساقی مین جب دیکھا فلک پر ابر کو
خون دل سے چشم کا لبریز ساغر ہوگیا

سہتے سہتے سختیاں ہجر بت بیباک کے
سینۂ عاشق مین دل آخر کو پتھر ہوگیا

چُپ صورت تصویر پڑا کب نہین ہیتا
کب وصف دہن مین مجھی سکتا نہین ہوتا

اسدؔ جب تری حسن کا بازار ہوا گرم
اب آئے جو یوسف بھی تو سودا نہین ہوتا

فرہاد نے شیرین کے لئے جان عبث دی
جو مال پرایا ہی وہ اپنا نہین ہوتا

ہجرت بے پیرہن نالون یہ ہمارے
کب شور سرافیل کا دہوکا نہین ہوتا

طعنے دیئے اور گالیان کیا کیا نہ ہمین بسیار
اسیر بھی فرو آپکا غصا نہین ہوتا

ٹہکرا کے مری لاش جلا دیجئے پردا
یہ آپ سے ای رشک مسیحا نہین ہوتا

غیرونکی طلب ہوتی ہے دربار مین اکثر
بار ہی مرے آتے نہین مجرا نہین ہوتا

سر اپنا پہونچتا نہین قاتل کے قدم تک
طی منزل مقصود کا رستا نہین ہوتا

اغیار تو اوس غیرت گل سے ہین شگفتہ
شاداب مرا باغ تمنا نہین ہوتا

لایا ہی شہر قامت دلدار عجب سے
یہ ہل سر وہی مین کبھی پیدا نہین ہوتا

مل جاتی ہین دل قد سیونکی سحرکے شکو
کب یار فلک کے مرا نالہ نہین ہوتا

غیرونکے لیے اوس بت بیباک سی الوذ
وہ کونسا ہی روز جو قصا نہین ہوتا

پاس آپکی جو غیر شے آیا تو کیا ہوا
بیکار مرے دلکو جلایا تو کیا ہوا

اپنا تو آل کار تصور مین ہو گیا
بوسے سے تمنی رخ جو پھرایا تو کیا ہوا

نالون سے اپنے شور ... پایا تو کیا ہوا
اوس سنگدل کا ... تو کیا ہوا

مہربان دیکھی کسر د زوہ مہرو ہوگا | گرم کب عاشق ناشاد کا پہلو ہوگا
بالش سر جو نہ اجان ترا زانو ہوگا | دلکو آرام نہ حاشا کسے پہلو ہوگا
سامری پر نظر انداز اگر تو ہوگا | کارگر چشم فسون‌ساز کا جادو ہوگا
سیر گلشن سی جنون اور بڑہیگا میرا | پیچ سنبل کا مجھے حلقۂ گیسو ہوگا
تہا کہ عرصۂ محشر کا بہت سنتے ہین | دل نہ گہبرائیگا پہلو مین اگر تو ہوگا
تختۂ قبر سے ٹکرائینگی ہم بعد فنا | جب سر غیر کا تکیہ ترا زانو ہوگا
سجدۂ شکر کو جہکجائینگے جب دیکھینگے | ہمکو محراب عبادت خم ابرو ہوگا
بے دئی جان ہٹونگا نہ در قاتل سے | ہون وہ جانباز کہ شہرہ مرا ہر سو ہوگا
غیر کا شیشۂ دل سنگ حسد توڑیگا | جام اپنا مئے وصلت سی جو مملو ہوگا
ہنے گلرنگ سی بھر دیگا جو میخانے مین | جام جمشید کا ساقی مرا چلو ہوگا
دست نازک سی وہ زلفونمین ہین شانہ کرتے | ہاتھ ملتا ہون کہ شل یار کا بازو ہوگا
ڈنک مارا جسے وہ بہگیا پانی ہوکر | ابروے یار سا پُر زہر نہ بچھو ہوگا
ہجر مین آہ کا ہوتا ہی شرارہ جو بلند | ہنسکے کہتی ہین کہ اڑتا کوئی جگنو ہوگا
وحشی چشم کا گہبرائیگا صحرا مین نہ دم | سو نشان دل جو کئے دشت مین آہو ہوگا
ہجر ساقی مین پیونگا مئے گلرنگ اگر | جام آنکہونکی جہلکجائینگے اچہو ہوگا

دیوان انور

گر رہی بیمار یوہین فرقت گلفام مین
سوکھکر کانٹا یہ جسم ناتوان ہوجائیگا

گوش زد ہوگا کبھی تو اوس بت بیباک کے
گر مرا قصہ شریک داستان ہوجائیگا

سرفروشی کا ہمارے حال چھپنے کا نہین
منکشف قاتل پہ وقت امتحان ہوجائیگا

عشق صادق گر کبھی اپنی کشش دکھلائیگا
ناقۂ لیلی کا مجنون ساربان ہوجائیگا

تیغ ابرو کا کریگا وار وہ مہرو اگر
رخنت ہستی چاک مانند کتان ہوجائیگا

آج گل چہرے اوڑالی فصل گلمین عندلیب
کیا کریگی کل جو یہ گلشن خزان ہوجائیگا

شعرگوئی کا صلا ملجائیگا انور تجھے
خلق مین پیدا جو کوئی قدردان ہوجائیگا

جہانمین نور ظلمت ہی جمال یار سی پیدا
ہوئے ہے شام زلفونسے سحر جسما سی پیدا

قیامت ہو نہ کیونکر یار کے رفتار سی پیدا
صدا ہے شور پازیب کی جھنکار سی پیدا

بہار جدول مشکین ہے زلف یار سی پیدا
ہوئے آیات قرآن اوس خط رخسار سی پیدا

سوال وصل مین طالب ہون اوسے اسلئے ہانکا
پتا ہوگا دہن کا یار کے گفتار سی پیدا

حقیقت بادشہ کی کیا ہے آگی ہم فقیرونکے
ہما ہوتا ہے اپنی سایۂ دیوار سے پیدا

نکیون مد نظر ہو سیر اوسکی باغ عالم مین
بہار گلشن جنت ہے کوئے یار سی پیدا

نہین پاتا ہے جبسے اوس صنم کو اپنی پہلو مین
صدائے آہ و نالہ ہے دل بیمار سے پیدا

سبزہ نہین ہی روئے کتابی پہ یار کے
عارض کو خط نے صورت قرآن بنا دیا

آنکھون نے رو کے خون لب رنگین یاد مین
سارے پلک کو بخیۂ مرجان بنا دیا

داغون نے اس جنونکے چمک کر ہزار مین
چشم شہید ناز چراغان بنا دیا

اوس گل کے عکس عارض رنگین نے وصل تر
گھر کو ہمارے رشک گلستان بنا دیا

نامے گیا حسینون کو انور کے چاہ سے
کیا جلد اونکو یوسف دوران بنا دیا

ظلم ہم پر جو کیے جائے گا
اتنا بتلائے کیا پائے گا

سیر سے مرنے کا نہ غم کھائے گا
دل کو اغیار سے بہلائے گا

کہنے سننے پہ اگر آئیگا
کہے دیتے ہین کہ پچتائے گا

جسنے بھڑکایا ہے ہم جانتے ہین
صاف کہدینگے تو جل جائے گا

کفش خانہ ہے مکان عاشق کا
پھر تجھے تشریف یہان لائے گا

ہنس کے بوسے جو لیا وصل کا نام
تذکرہ یہ نہ کبھی لائے گا

اوسکو آنکھوں سے بجا لائینگے
وصل مین آپ جو فرمائے گا

صورت ماہیٔ بے آب ہون مین
تا کجا ہجر مین تڑپائے گا

چھٹ گیا غیر نہ ہم مانینگے
آپ کیسے ہی قسم کھائے گا

وصف کیا ہو بتون کے صورت کا
ہے تماشا خدا کے قدرت کا

خط غیرت سے جھک گیا شمشاد
سرو کی شہرہ تمہارے قامت کا

مر گئے جیتے ہین زندے مرتے ہین
طرز ہی چال مین قیامت کا

عشق جب سے ہوا ہی گیسو کا
سامنا ہے مجھے اک آفت کا

کوچ اپنا ہوا گئے جو وہ گھر
سنکے ڈنکا سحر کے نوبت کا

اے بت حور وش ترا کوچہ
عاشقون کو ہے باغ جنت کا

کیون ہین اہل دول سے سائل ہون
ہون گدا تیرے خوان نعمت کا

کیون نہ سمجھون فقیر منعم کو
شاہ ہون کشور قناعت کا

دل دیا جسکو وہ ہوا دشمن
حوصلہ کیا کرین محبت کا

نہین کٹتے شب فراق صنم
سنگ ... روز یہ قیامت کا

شکل انور جو یان چھپاتے ہین
ادسنے وعدہ ہے کیا قیامت کا

اگر جلوہ کرے زندان مین ہو وس ماہ کامل کا
تو چشم شوق پہنچائی ہر اک حلقہ سلاسل کا

ہو ہم تسلیم نگاہ کے قبضے تک جو آپہونچا
سوا ہی بخیہ مرجانسے رنگین بخیہ قاتل کا

تمنا قیس و مجنون کے بر آئے دشت و حسرت مین
اوٹھا ہے لیلے ناقہ نشین پردہ جو محمل کا

للّٰہ اب تو روک لی تیغ شرر فشان
دریائے خون رواں ہے بت خونخوار ہو چکا

قصر بدن مجھے خاک کر گئے جلا کے گیا
دل تو کباب آہ شرر بار ہو چکا

مضمون شوق کا نہین ہوتا ہے اختتام
سر بھی قلم قلم کا گئے بار ہو چکا

عاشق سمجھکے دشمن جان ہو گیا سوا
دل لیگئے دوست وہ بت عیار ہو چکا

نقر بر کر کے ہوش عنادل اوڑالی
کبک دری تو کشتۂ رفتار ہو چکا

اب تاب ہجر کے دل بیتاب کو نہین
اقرار وصل کبھی انکار ہو چکا

جبتک ہے ساتھہ طفل برہمن کا تھا
گردن سے دور رشتۂ زنار ہو چکا

اے کلک وصف عارض گلگون تمام کر
قرطاس رشک تختۂ گلزار ہو چکا

اپنتو ویار حسن مین ڈنکا ہے یار کا
یوسف کا گرم مصر مین بازار ہو چکا

اٹکھیلیون نکے چال نہ چلیے زمین پر
چکر مین چرخ دیکھکے رفتار ہو چکا

آیا خیال اب دل سودائیکا ہمین
جب دام زلف مین وہ گرفتار ہو چکا

اک جام دیکے نہ تنک ظرف ساقیا
بے خم چڑھائے مست یہ میخوار ہو چکا

کبتک وہ اپنی تیغ کے برشن کھائینگے
کشتونکا قتل گاہ مین انبار ہو چکا

موقوف وصل یار سے فردائے حشر پر
حاصل یہان تو آنکھہ کو دیدار ہو چکا

کہتا ہے دل چلے ہو عبث جھانکنے کو تم
ڈھیلو نسے بند روزن دیوار ہو چکا

بات تک کرنا ہمین مشکل رہا

ناتوانی سے گرا یار ...

اے صنم سخت کلامی سے شکستہ ہوگا
آب گینہ سے بہی نازک ہی سوا دل میرا

سونچکر یہ کف افسوس ملا کرتا ہون
ایسی پہر جائی یہ کیون دل ہوا مائل میرا

بنگیا ناوک مژگان صنم کا تودا
کیسا جانباز ہے دیکہو تو ذرا دل میرا

بہاگے مرقد سے عقوبت کے فرشتے انور
شیر حق جب ہوا حامی وہ مشکل میرا

عاشق اس دام جب تک دل رہا
یاد رب پاک سے غافل رہا

کیا خیال ابروئے قاتل رہا
دل اسے تلوار کا بسمل رہا

حضرت یوسف تو نکلے چاہ سے
قید یئے چاہ زنخدان دل رہا

حال دل سے ہے خدا واقف صنم
کب تمہارے یاد سے غافل رہا

کچہہ نہ پوچہو صدمۂ روز فراق
جان بلب یہ عاشق بیدل رہا

عمر بہر مین پادشاہ حسن سے
دولت دیدار کا سائل رہا

ان بتون کو باوفا سمجہا کیا
کوچۂ الفت مین نادان دل رہا

چہوڑ کر پہلو گیا ہمراہ یار
اپنے قابو مین نہ اپنا دل رہا

راہ بر پایا نہ کوئے عشق کا
آجتک مین طالب منزل رہا

پاس وہ فیض تصور سے رہے
لطف وصلت ہجر مین حاصل رہا

وصل کی شب بھی نہ سوئے چین سے
وہ تجلی تھی جمال یار کے

جان بلب ہون فرقت دلدار مین
عشق ابرو مین جو خود کاٹا گلا ✤

سختیان لکھدین خدا نے بخت مین
ہون گدا اوس بادشاہ حسن کا

ہون وہ سودائی کہ برسون بعد قیس
کیا قیامت ہی ہوا حاصل نہ وصل

فیض یاد عارض گلرنگ سے
وہ تو وہان لکھتے نہین خط کا جواب

دل مین اپنی کیون نہو عشق صنم
یار نے بوسہ نہ ہو ٹونکا دیا ✤

ضبط نالہ سے گھٹا رہ رہکی دم
انتظار یار مین جھپکے نہ آنکھ ✤

گر کبھی رویا وطن کے یاد مین ✤

شام سے یہ صبح کا وہ ہڑکا رہا ✤
غش کا عالم جس سے ای سوبار رہا

جان کے جانے مین باقی کیا رہا
جان نثار ون مین مرا چرچا رہا

عمر بھر ہجر بت ترسا رہا ✤
جسکا ملک قاف مین ڈنکا رہا

دشت وحشت پر مرا قبضا رہا
روز ہمسے وعدۂ فردا رہا ✤

صفحۂ دل باغ کا تختا ہوا
درد دل ہی یہان مجھے تڑپا رہا

گھر بتون کا مدتون کعبا رہا
خضر دل پیاسا لب دریا رہا

دل مجھے سینہ مین تہ و بالا رہا
سوئے ورین رات بھر تکتا رہا

مدتون تر دامن صحرا رہا ✤

تاخیر نامہ برکو نہین نے سبب ہوئی
ہوگا وہ منتظر مرے خط کے جواب کا

جلوہ جو اوسکی نقش قدم کا نظر پڑا
دہوکا ہوا زمین پہ ہمین آفتاب کا

اوسنے چھپایا چہرۂ روشن جو زلف مین
سمجہا مین مہ پہ آگیا لکّا سحاب کا

فضل خدا سے زینت آغوش ہی وہ بت
دل شگفتہ ہی جیسے ہر اک شیخ شباب کا

صدمہ نہ دے فشار کا انور کو بعد مرگ
زائر ہی یہ زمین لحد بوتراب کا

سمجہے ہین لوگ جسکو گلفروشِ ماہ کا
پرتو ہی یہ یار کے خال سیاہ کا

اقبال کیون بلند نہ اپنا ہو عشق مین
محفل نشین ہون اک بت گردون پناہ کا

کیا کیا فلک دکہاتا ہی دن رات گردشین
عاشق ہون جیسے اک بت رشک ماہ کا

سینے مین دل تڑپتا ہی بسمل کیطرح سے
جیسے ہی صید یار کے تیر نگاہ کا

روباہ وہ رقیب کو سمجہے نہ کسطرح
انور غلام خاص ہے شیر اللہ کا

دہیان رہتا ہی جو ہر دم ابرو خمدار کا
دل الغرض ہی مگر یا میان ہر تلوار کا

غنچۂ دل ہو شگفتہ ہجر کے بیمار کا
دیجیے گل بوسہ جو اپنے پہول سے رخسار کا

ہین لب رنگین مثال پارۂ یاقوت سے
اور دندان پہ یقین ہی در شہوار کا

رشک پری کے عشق مین گل کہانیکی لئے
کعبہ کی راہ چہوڑ کے جاتا ہے دیر مین
وحشی حشیم وادی غربت مین جا نکر
محو فغان ہین بلبلین گلزار سے اجاڑ
آئی کبھی نہ پوچھنے بیمار عشق کو
سُنتا ہی وہ صنم یہ نہین کچھہ پسیجتا
بس آب رُوکے نہ خون جگر سے فراق مین

اک حیلی سے انگوٹھی سلیمان بدل گیا
عشق بتان مین شیخ کا ایمان بدل گیا
آنکھین ہر ایک غزال بیابان بدل گیا
فصل خزان مین رنگ گلستان بدل گیا
ایسا مزاج عیسئے دوران بدل گیا
نالو نکا گیا اثر دل بالان بدل گیا
اشکو نکا رنگ دیدہ گریان بدل گیا

انور چڑہا جو بام پہ سنکر وہ مہروش
غیرت سی نقشہ مہ تابان بدل گیا

وصال اُس وش مین گر خدا ہی مہربان اپنا
خیال زلف سی ہی یار تھا اندہیر آنکہون مین
سر اپنا ٹکر کہدینگی ہم بھی اوسکی قدمون پر
جفا باغبان سے فصل گل مین جان بلبل پر
بوقت مرگ تم عاشق کے بالین سی سر کی جاؤ
طبیعت کس سی بہلائین رہا دل بھی نہ پہلو مین

دکھائی لاکہ جلوہ گیا کریگا آسمان اپنا
رخ روشن سی وصلت مین ہوا روشن مکان اپنا
جوئی گل عشقبازی مین قاتل امتحان اپنا
کہان لیجائی گلشن سی اوٹھا کر آشیان اپنا
نہ دل بہلا کر دغم سی نصیب دشمنان اپنا
غم فرقت مین کس سی ماجرا کہئی بیان اپنا

داستان طول شب ہجر کے لکھتا مین اگر ‏— قصہ کوتاہ نہوتا کبھی دفتر ہوتا

ہم شہیدونکو مزا آب بقا کا ملتا ‏— آب خنجر سے جو قاتل کے گلا تر ہوتا

سرد مہری جو تری یاد چمن مین آتے ‏— گرم آہونسی مرے خشک گل تر ہوتا

جام جمشید سماتا نہ کبھی آنکھون مین ‏— پر ہوس کائی وصلت سی جو ساغر ہوتا

سلک مژگان کی تصور مین جو بھتے آنسو ‏— قطرۂ اشک ہر اک غیرت گوہر ہوتا

دیکھتا جوش شہ گریہ جو مرا فرقت مین ‏— پانی پانی مرے چشمونسے سمندر ہوتا

زندہ وہ آکے جو پاتنگی ندامت ہوگئے ‏— جان جاتی جو غم ہجر مین بہتر ہوتا

بار سر کا جو اوتر جاتا مرے کاندہے سے ‏— تیغ جلاد کا احسان مرے سر پر ہوتا

روز آئینگا جو وعدہ نہ وہ عیسیٰ کرتا ‏— ایک دم ہجر مین جینا مجھے دوبھر ہوتا

زیب آغوش جو ہوتا نہ مہ عرش نشین ‏— شل افلاک مجھے کسلئے چکر ہوتا

لب اعجاز نما سے ہو جلایا مجکو ‏— کیون نہ اوس بت پہ اطلاق پیمبر ہوتا

مے ترے خلد مین پیتا نہ کبھی مین تو ‏— حور کے ہاتھ مین گر ساغر کوثر ہوتا

تا ابد انس وسے رہتا سبنے آدم مین ‏— گر نہ ہابیل کا جلاد برادر ہوتا

گرنہی جو بتان خلق کیا تھا مجکو ‏— ای خدا دل بھی مرا سینہ مین پتھر ہوتا

فرط نخوت سی نہ ہم پانون فلک پر رکھتے ‏— زیب آغوش اگر وہ بہ انور ہوتا

سبزہ آغاز ہوا قرب دہن عارض پر
خضر تشنہ ہی کوئے یا لب ساحل آیا

بدلی مرحم کے چھڑکنے کو نمک زخمون پر
غیر کے ساتھہ خنجر کو مرا قاتل آیا +

تہا شب ہجر مجھے گھر مین زمانہ اندھیر
روشنی ہو گئی جب وہ مہ کامل آیا

دیکھا آغوش مہ نو مین ستارہ روشن
وقت نظارہ جو ابرو مین نظر بل آیا

تپ فرقت مین ہوے سیکڑون لاغر ہوکر
کب طبیبون کو علاج مرض سل آیا

منہ ہی کیا چاند کا جو آنکھہ ملائی اوس سے
ہو گیا زرد جو خورشید مقابل آیا

گور پر فاتحہ پڑھنا پس مردن کیسا
لاش تک بھی نہ اوٹھانیکو وہ قاتل آیا

غم سے ملکر کف افسوس بہائے آنسو
ہاتھہ خالی جو خط یار کا حاصل آیا

مژدہ دل نے یہ دیا دیکھا جو آتے اوسکو
شاد ہو شاد ہو وہ رونق محفل آیا

پہیر دیکھا جو اسے کچھہ جبر کا سوتہا ہی نہیں
ناپسند آنکو صاحب جو مرا دل آیا +

جزبۂ عشق یہ ہی دور تلک قتل کے بعد
ساتھہ قاتل کے تڑپتا ہوا بسمل آیا

سختئ نزع او سیدعم ہوئی الٹو آسان
لب پہ جب نام علی کا دم مشکل آیا +

جو قبل یار فرشتہ اجل کا آجاتا
غم فراق سی مرکر مین چین پا جاتا

شب فراق مین کرتا جو ضبط نالون کو
نکل کے سینہ سی منہ کو کلیجا آجاتا

گہونٹ گھٹکے وہ خفا ہو اسو دیمین زلف کے
یہانسے خیال گیسوئے خمدار ہو گیا

کہتی ہین کسکو خواب جہپکتے نہین پلک
عشق مژہ ہمین خلش خار ہو گیا

یارب اگر نہ وصل صنم ہو وصال ہو
دم زندگی سے ہجر مین بیزار ہو گیا

دلکو وبال ہو گیا سودائے زلف یار
یارب مین کس بلا مین گرفتار ہو گیا

عاجز رہی طبیب نہ کچھ ہو سکا علاج
پیغام موت عشق کا آزار ہو گیا

سنگ الم سے شیشۂ دل چور چور ہے
بیزار جسسے وہ بت میخوار ہو گیا

زلفین اوڑین ہوا سے تو چہرہ نظر پڑا
سر کے گھٹا تو چاند نمودار ہو گیا

حسن و جمال یار کا اللہ رے فروغ
عالم تمام طالب دیدار ہو گیا

مردے نہ زندہ کب تری گفتار سے ہوئے
محشر نہ کب بپا دم رفتار ہو گیا

دیکھا جو چشم یار کو نرگس نے باغ مین
بیمار کو تو عشق بیمار ہو گیا

عشق خدا کو چھوڑ کے یاد بتان جو کی
رشتہ ہمارے سبحہ کا زنار ہو گیا

بیمار ہجر بچ گیا آنے سے یار کے
آب حیات شربت دیدار ہو گیا

اوسکا جواب صاف مجھے تھا پیام موت
عین وصال وصل کا انکار ہو گیا

اے وائے بخت دیکھا نہ اوس شاہ حسن کو
برخاست میرے جاتے ہی دربار ہو گیا

انور جو اوسطرف کو گیا اوسنے جان کے
بازار موت کوچۂ دلدار ہو گیا

جیسے قاصد نے کہا آتا ہے وہ رشک مسیح
درد قلب زار میں تب سے افاقہ ہو گیا

ہجر کے آزار سے آخر نہ میں جانبر ہوا
موت کی بن آئی دشمن وہ مسیحا ہو گیا

محو نظارا کیا عالم کو اونکی حسن نے
سیر کو نکلی جدھر وہ بند رستا ہو گیا

کیون نہو گرد کدورت سے دگرگون حال دل
آئینہ میں زنگ جب آیا وہ میلا ہو گیا

قصد تو انور کرو تم روضۂ شبیر کا
جا ہی پہونچوگے اگر یاور نصیبا ہو گیا

فرض خورشید کو داغ غم ہجران سمجھا
مطلع صبح کو میں چاک گریبان سمجھا

شعر موزون جو کہے وصف قد موزون میں
ہر اک مصرعہ تر سرو گلستان سمجھا

بام پر نور رخ یار نظر جب آیا
غیرت طور اوسے موسیٔ عمران سمجھا

سجدہ کرنے پہ نکر طعنہ زنی او زاہد
بیت ابرو میں خم کعبۂ ایمان سمجھا

ہوگئے یاد سحر میں جو قضا کے نوبت
کم قیامت سے نہ طول شب ہجران سمجھا

رات بھر سر در و دیوار سے ٹپکا کیا
ہجر میں اونکی میں گھر خانۂ زندان سمجھا

دست نازک سے مجھے دے جو انگوٹھی تو تے
ای پریرو میں اوسے مہر سلیمان سمجھا

عشق بازو میں ہوئے ایسے فضیلت مجکو
قیس کو دشت میں اک طفل دبستان سمجھا

سبزۂ خط صفت خضر جو دیکھا رخ پر
دہن یار کو میں چشمۂ حیوان سمجھا

بتلا رشتہ تسبیح کو زنار ای زاہد
گریبان گیر ہونگا ایجنون تیرا قیامت کو
رہا دل صرف نالہ غم سے مثل بلبل نالان
ہوئے ہیں تلخ اوسکو زندگے شیرین کے فرقت مین
دیا چہلا جو اوس گلرو نے ہمکو اپنی انگلی کا

خدا چھوٹا نہ لیکن عشق طفل برہمن چھوٹا
لیکن پان اگر پڑ جائے اور ڈالے سے کفن چھوٹا
بہار ہو ہم گل مین جو وہ رشک چمن چھوٹا
لگا کر سر پہ تیشہ کوہ غم سے کوہکن چھوٹا
یہانتک کہائی گل ہمنے انکو لئے عضو تن چھوٹا

پھر الٹتی ہین یہ آنکھین عاشقو نسے نقد دل لیکر
کبھے انور نہ آن سیمین تنونکا یہ چلن چھوٹا

تم جو آئے رنج ای رشک قمر جاتا رہا
خاک پائے یار مین پایا ہے صندل کا اثر
مین تڑپتا ہون یہ سنگدل خبر لیتا نہین
کیا بتا ئین ڈہونڈنے کسکو مین کوچہ مین گئے
دیکھنی پائے نہ اوسکو ہم فروغ حسن سے
دوست ہو کر وہ بت گلفام دشمن ہوگیا
واعظو لینے لگے تیرا ذکر رحمت ای رحیم
کل شب وصل صنم مین رات بھر بولا کیا

یہ بھی اچھا ہو گیا داغ جگر جاتا رہا
جیسے ماتھے پر لگائی دردِ سر جاتا رہا
آہ کا میرے جدا ئیمین اثر جاتا رہا
نقد دل جو پاس تہا وہ سیمبر جاتا رہا
جب وہ آیا سامنے نور نظر جاتا رہا
ہوگئے پیدا نخل الفت کا ثمر جاتا رہا
میکشونکو آتش دوزخ کا ڈر جاتا رہا
آج کیون وہ غل ترا مرغ سحر جاتا رہا

کبھی نہ کوچۂ جانان کا راستہ ملتا
رہا کیا ہی بتونکا مقام کعبے مین
تڑپتے کوچۂ دلدار کے تصور مین
نہ تب بھی سختیان ہجر صنم کے اوٹھہ سکتے
جو سر نثار مین کرتا نہ پائے قاتل پر
ملا کے یار کے جہرے سے شرمگین کرتا

جناب عشق جو تمسا نہ راہ بر ہوتا +
ہمارے دلمین نکیون اوس صنم کا گھر ہوتا
جو مرے گلشن جنت مین بھی گذر ہوتا
جو سنگ کا بھی مرا دل ویا جگر ہوتا +
تو کس طرح سے شہید و یمین ناسور ہوتا
جو آفتاب درخشان کا رخ ادہر ہوتا

اگر نصیب مین ہوتا نہ عشق ہر جائی
تلاش یار مین انور نہ دربدر ہوتا +

ایسے وقت آئے تھے وہ کوئی مقابل بھی نہ تھا
مر گیا مین جو رہ عشق مین بوسے تقدیر
آ نہ سکتے تھے تو لکھتے مرے نامے کا جواب
چشم انصاف سے اوس بتکی جو صورت دیکھی
لیگیا کون اوٹھا کر اوسی پہلو سے مرے
خود عیادت کی لئے آئے نہ پوچھا اچھا
عارض صاف سے اونکے کسے دیتا تشبیہ

ذکر خورشید فلک کیا مہ کامل بھی نہ تھا
ہائے پہونچا یہ مسافر سر منزل بھی نہ تھا
وہ اگر سہل نہ تھا یہ وہ نہین مشکل بھی نہ تھا
مستا کیسا رخ روشن کہ یہ تل بھی نہ تھا
ہے عجب غیر کو گئے شامل محفل تھے نہ تھا
کیا یہ بیمار جدائی کسے قابل بھی نہ تھا
صاف داغون سے نظر مین آئینہ کامل بھی نہ تھا

دیوان انور

پہنکر جو آئے وہ دہانی لباس — ہرا اپنا نخل تمنا ہوا
نہ آیا وہ عیسیٰ دم واپسین — اجل کے لیئے کیا بہانہ ہوا
ہوا ہجر مین مجکو کوس رحیل — سحر کے جو نوبت کا ڈنکا ہوا
رہا جستجو مین یہ ذہن رسا — کمر کا نہ مضمون پیدا ہوا
بتاؤن تو ایجان مدت کے بعد — کدہر آپکا آج آنا ہوا
ہین شاعر مجھے وصف دہن مین خموش — کسی سے نہ حل یہ معما ہوا
تصور مین گیسو کے اے ماہرو — اندہیرا اتھا آنکھون مین چہایا ہوا
ہوئے مثل مجنون جو سودے مین ہم — کفن اپنا دامان صحرا ہوا

بڑہایا بتون سے مجھے گو ارتباط
کوئی دوست انور نہ اپنا ہوا

خدا کے سامنے کیا نالۂ و فریاد کرنا تہا — اور اٹہا کر سختیان ہجر تا نمین ہمکو مرنا تہا
نہا دہوکر نکیونکر وہ بناتے اپنے بالونکو — یہان پیچ پیچ پڑتا تہا وہان انکو سنورنا تہا
طبیعت کو قلق ہوتا وہ نا جہوٹے باتونسے — اگر آنا نہ تہا انکو تو کیا اقرار کرتا تہا
ہمارے خونکا محضر خدا کے سامنے ہوتا — ٹپکر اپنی خونسے دامن قاتل کو بہرنا تہا
ترحم عندلیب زار پر جلاد لازم تہا — قفس سے موسم گلمین اسے آزاد کرنا تہا

یہ وہ جنت ہی کہ زاہد کا نہین ہی دسترس
شل ہوئی جہالی پڑی صحرا کہاں ہٹو کرین
کیجیے کیونکر کنارہ اوس ُدرِ کمیاب سے
سرِ تلوکی لکیرین دیکہکر بولا وہ بت
بہولتی اکدم نہین اوسکی مجہی رفتارِ ناز
بیٹہا تربت پر جو پڑہنی فاتحہ وہ سیم تن
ناتوانے نے نہ اوسکی دریہ بہو پا یا ہمین
پائون پکڑی کوچہ جانا نمین پڑتی ہی قدم

ہین ہین کوئی جانان پر رہے تقدیر پا +
کیون اٹہے کوچہ کو چہوڑا ہی یہی تعذیر پا
موج دریائے محبت کی ہوئے زنجیر پا
عمر بہر چلکر رہیگا ہی یہی تحریر پا +
پہرتے ہے آنکہونمین سرے یار تصویر پا
ہوگیا اکسیر مٹے واہ رے تاثیر پا
ہوگئی شل راستے مین واہ رے تقدیر پا
ہوگئی نقشِ قدم اغیار کے زنجیر پا +

زائرانِ شاہ کا انور شرف تو دیکہنا
بوسہ لیتے ہین فرشتے واہ رے توقیر پا

الم یہ ہی کہ کوئے غمگسار تک نہ رہا
فلک یہ بہی جو نہ رہتے تھے پائون بخوشتے
اوڑائین بخیہ وحشت نی دہجیان ایسے
شبِ وصال مین بار اسحر کے دہرکتے
اسیرِ فصلِ خزانین ہوا وہ بلبل ہون +

گئی جو وہ تو دلِ بیقرار تک نہ رہا
زمین پہ اونکا نشانِ مزار تک نہ رہا
برائے نام گریبان کا تار تک نہ رہا
بہلا ہوا مین فراقِ نگار تک نہ رہا
ہزار حیف چمن مین بہار تک نہ رہا

شربت دیدار عیسیٰ سے اگر نہین حاصل ہوا | مین مریضِ ہجر اچھا بے دوا کیونکر ہوا
غیر کو پاکر الگ اوسسے مجھے حیرت ہوئے | اوس پری اندام سی سایہ جدا کیونکر ہوا
باغ جنت مین تو جا سکتا نہین شیطان کبھی | غیر کا بزم صنم مین داخلا کیونکر ہوا
بیٹھے بٹھلائے کہان لینے آگئے یہ سر پر بلا | بستۂ زنجیر کاکل دل مرا کیونکر ہوا
خنجر ابرو کے قاتل سے جو مائل دل نہ تھا | ہوئے یون آگے اجل کا سامنا کیونکر ہوا
بوسۂ گیسوئے مشکین کا جو مین طالب نہ تھا | بستۂ زنجیر بے جرم و خطا کیونکر ہوا
دم نکلتا ہے خیال صبح مین کس سے کہین | وصل عیسیٰ مین قضا کا سامنا کیونکر ہوا
نامہ بر لایا جواب خط تو یہ حیرت ہوئے | وہ گلی کیونکر ملے طی راستا کیونکر ہوا
رنگ روئے صاف لو ہو سے بدل دیکھکر | حیرت اونکو بھی مکدر آئینہ کیونکر ہوا
یار کو نخوت نہین اپنے قد کا سایہ دیکھکر | ہو گیا سکتا کہ پیدا دوسرا کیونکر ہوا
وصل کہکر دیکہ مبارکباد کہتے ہین حبیب | وہ صنم کیونکر ملا فضلِ خدا کیونکر ہوا
دیکھکر سیر صنم کا حسن ہنگام اذان | کلمۂ توحید زاہد سے ادا کیونکر ہوا
نامہ بر سے پوچھتا ہون سنکر الطاف صنم | بندۂ خاص سے ناراضی وہ خدا کیونکر ہوا
گرد اونکی آجکل جہمٹ جو غیرونکا نہین | بیکلی ہی پہول کا نٹو لینے جدا کیونکر ہوا
کس صنم کے عشق نے برباد انور دل کیا | مونس و غمخوار پہلو سی جدا کیونکر ہوا

ہی خواہش وصل بت سیمتن ہو
وہ عاشق جانباز ہون سر کٹگیا سیس
کسطرح مصور ترے تصویر اوتارے
کچہہ حال نہ پوچہو مرے تصویر ریدہ بیر کا
دیوانہ سمجہکر ترے قامت کا پرید

اللہ سے طالب ہین نہین دولت و زر کا
صفا کے کوچہ سے ملگر پاؤن نہ سر کا
اے یار ریتا ہی نہ وہین کا نہ گہر کا
مرجائیگا منہ آپکی شمشیر و سر کا
سایہ مجہکو جنگل مین ڈراتا ہے شجر کا

توصیف بہ سر اپا ہین کردن درج مین الفت
مضمون کو سے باریک جہان ہاتہہ آئے کمر کا

کب زلف کی جستجو سے وہ جہگڑا نہین جاتا
کب آہ ہر بار سے جہگڑے نہین گل جو
بلبل کو ہی تشویش خزان موسم گل مین
رکہتی ہی بہت اُنس زمین مجہسے ہمانگی
سے تاب و توان مجہسا تو مقبول نہو گا
یہ ضعف کی شدت ہی فرقت مین ہوئی ہی
یہ فرقت عیسیٰ مین گہٹا زور بدن کا
یہ حال ہوا ہجر مین اوس آئینہ رو کے

زنجیر مین کسہر و زمین جہگڑا نہین جاتا
کب سقف فلک پر مرا نالہ نہین جاتا
وصلت مین مجہی ہجر کا ڈر کا نہین جاتا
کوچہ سے کی پاؤن ہٹا یا نہین جاتا
حسن سے کہ دم فیج کچہ ترٹپا نہین جاتا
سر بالش بستر سے اوٹہا یا نہین جاتا
جب ضعف سے گرتا ہی تو اوٹہا نہین جاتا
چہرہ مرا انسانسے دیکہا نہین جاتا

پائی خبر وہ گل سی ہین گھر مین رقیب کے
گھر پر جو آج یار کے مین خستہ جان گیا

دیکھی نہ گرد راہ نہ بانگ جرس سُنے
خاموش کیا عدم کیطرف کاروان گیا

پایا فلک نے چین نہ ہمکو بگاڑ کر
وہ بھی تو میرے ساتھ پھر اپنی جہان گیا

غربت مین دستیاب نہ جب نامہ بر ہوا
مکتوب شوق لیکے مرا مرغ جان گیا

جون بوے گل اڑا کے مجھے لیگئی ہوا
اسطرح پاس یار کے مین ناتوان گیا

یاد خدا سی دل ہوا پیری مین آشنا
جبتک رہا شباب نہ عشق بتان گیا

اعضائے تن یہ پیری مین ہمسنے ہین پوچھتے
فرمائیے وہ زور جوانی کہان گیا

مین مرگیا جو ہجر مین اوس بت نی یہ کہا
اللہ یہ اوٹھا کے بڑی سختیان گیا

دی جان اپنی بلبل شیدا نے رشک سی
کیون پاس نخل گل کے تو اے باغبان گیا

چھایا ہوا ہی بام فلک پر وہ ابر سا
دیکھو تو میرے آہ کا کس جا دھوان گیا

انور نے گو بلائین بھی لین منتین بھی کین
جب بھی نہ غیض آپکا اے جانجان گیا

صیاد بھی نے رحم نہ آزاد کرے گا
گر مرغ قفس لاکھ تو فریاد کرے گا

گر فصل بہارے مین نہ آزاد کرے گا
خون بلبل ناشاد کا صیاد کرے گا

اوسوقت وہ بے رحم مجھے یاد کرے گا
ایسے جو کسے اور یہ بیداد کرے گا

کیا سامنا قد کا ترے شمشاد کرے گا
[illegible]

عشق تمہارا مجھے برباد کرے گا
جنگل مین [illegible]

جبتا ہو عنایت وہ پری زاد کرے گا
مجھکو نہ گلا اوس ستم ایجاد کا [illegible]

[illegible] دل ناشاد کو تو شاد کرے گا
[illegible]

عاشق نہ ہون کا جو صنم کافر و تنہا
مجھکو نہ گلا اوس کے ناز جو بیداد کرے گا

مجھ عاشق گیسو کا جنون اور بڑھے گا
وابستہ زنجیر جو جلاد کرے گا

اسوا کیا بدنام کیا ہجر مین مارا
اب اور ستم کیا ستم ایجاد کرے گا

[illegible]

سونیوالے تیرے کوچے کی نہ چونکی ای صنم
حشر کے کیا تھی حقیقت شور کیا تھا کچھ نہ تھا

اوج تیرا سایہ پلکوں ملا اے شاہ حسن
حاجب در تھا ترا فغفور کیا تھا کچھ نہ تھا

عکس روئے آتشیں سے اڑ گیا سیماب وار
آپ دیکھیں آئینہ کا نور کیا تھا کچھ نہ تھا

اوج اوسکا دیکھکر نار حسد سے جل گیا
پیش بام یار کوہ طور کیا تھا کچھ نہ تھا

صورت دیدہ کے آگے کب شنیدہ کے محل
پیش رشک حور ذکر حور کیا تھا کچھ نہ تھا

شربت وصل بت عیسی النفس کا نہ ہوا
تھم گیا درد دل رنجور کیا تھا کچھ نہ تھا

مرہم وصل بت مہوش سے اچھا ہو گیا
تیر دل کے زخم کا انگور کیا تھا کچھ نہ تھا

دیکھنے والے یہ آنکھیں ظلمت گیسو میں
ہجر میں رنگ شب دیجور کیا تھا کچھ نہ تھا

شورش دلنے ہمارے سرد سبکو کر دیا
ہیچ تھا آتشکدہ تنور کیا تھا کچھ نہ تھا

تیر مژگان نے مشبک دل کو بجید کر دیا ÷
ہمسری میں خانۂ زنبور کیا تھا کچھ نہ تھا

وہ جو پہلو سے اوٹھی تڑپا یہ بسمل کیطرح
دل ہمارا صبر پر مغرور کیا تھا کچھ نہ تھا

یاد چشم سرمگین نے کام مرہم کا کیا
روزن دل کا گیا ناسور کیا تھا کچھ نہ تھا

جان ہنسکر دے مگر کہتا ہے وہ بت ناز سے
عاشقوں میں انور مہجور کیا تھا کچھ نہ تھا

ہجر قاتل میں رہا میں جان بکر ہو گیا
بار سر اوترا تو ہلکا جسم لاغر ہو گیا

خط یہ خواے نے کہے جو وصف قامت دلربا ۔۔۔ اوج مین طوبے سے بالا اپنا سنبر ہو گیا
وصل حاصل جب ہوا اوس غیرت بلقیس سے ۔۔۔ مرتبہ اپنا سلیما سنے بھی برتر ہو گیا
بوسۂ لب دی جب اوسنے کیا شیرین کلام ۔۔۔ ذائقہ مین وہ ہلین قند مکرر ہو گیا
کوئی جانان کا پتا ملنا بہت دشوار تھا ۔۔۔ جا ہی پہونچی خضر جب دل اپنا رہبر ہو گیا
بحر غم سے پار بیڑا ہو گیا اک آن مین ۔۔۔ وقت مشکل ناخدا جب میر کوثر ہو گیا
حور مین پائے نہ خصلت جب گلفام کے ۔۔۔ صحن گلزار ارم صحرا سے بدتر ہو گیا
پھر گیا اقرار وصلت سے وہ لیکر نقد دل ۔۔۔ راستے پر آکے برگشتہ مقدر ہو گیا
نامۂ پر شوق پہونچی اسقدر اوس یار کو ۔۔۔ نامہ بر ملتا نہین عنقا کبوتر ہو گیا
رخ پر اوسنے بال لفونکے جو بکھرائے نہین ۔۔۔ مرغ دل اپنا اسیر دام کیونکر ہو گیا
آبرو گوہر نے کہوئے ملکی دانتو نسے ۔۔۔ ملکی لب سے زر و یاقوت احمر ہو گیا
خاکسار ہین سر پر سلطنت سمجھا اوسے ۔۔۔ آستان شاہ خوبان پر جو بستر ہو گیا
اوس خوبے سے لایا جواب خط شوق ۔۔۔ اوج مین رشک ہما اپنا کبوتر ہو گیا
وصل گر ہوتا نہین اوس سے تو ہو جائے وصال ۔۔۔ بے صنم جینا مرے اللہ دوبھر ہو گیا
بام پر اپنے بلائے گا وہ رشک آفتاب ۔۔۔ کوئی الفت مین مسا جسدن مقدر ہو گیا
وہان تو ساقی مے منہ عشرت پائے غیر کو ۔۔۔ چور یہان سنگ الم سے دل کا ساغر ہو گیا

ہجر مین نوح کا طوفان دکہائی دیگا
اشک ریزان جو مرا دیدۂ پرنم ہوگا

نے ترے بعد فنا چین کسے آئیگا
صحبت حور سے کیا دل خوش و خرم ہوگا

پند ناصح یہ بڑہائیگی خیال گیسو
سلسلہ جوش جنون کا نہ کبھی کم ہوگا

وقت دیدار صنم سجدہ کو جہکجائینگے
ہمکو محراب حرم ابروے پرخم ہوگا

کنج مرقد کے اندہیرے کا ہے کیا ڈر ہمکو
داغ دل رشک دہ نیر اعظم ہوگا

بلبل زار نکر کنج قفس مین نالے
پر نچین گے دل صیاد جو برہم ہوگا

بہاگ جائینگے دریا سے وہ دربان ڈرکر
نالہ کش دل جو مرا صورت ضیغم ہوگا

بلبل دل نہ سمجہہ خال رخ رنگین پر
گل نازک پہ کوئی قطرۂ شبنم ہوگا

رشک لیلی کے جنون مین یہ ملیگی عزت
بید مجنون سر مجنون کے لئے خم ہوگا

آفت ہجر سے کب ہوگا سفر انور کو
شاد بے وصل سے کب خوش دل خرم ہوگا

کہا جو مینے مرا حال ہے جان دیکہا
تو بولے ناز سے ہنسکر کہ ہان دیکہا

کبہو وصال کبہے ہجر گلرخان دیکہا
کبہے بہار کبھی موسم خزان دیکہا

گلو مین باغ جہان کے نہین ہے بو وفا
ہزار بار انہین کر کے امتحان دیکہا

زمین پہ پانون وہ رکہتا نہین نخوت سے
مزاج یار کا بالائے آسمان دیکہا

اسیر کون نہین اونکی دام گیسو کا
کیا ہی زیر جہانکے قوی جوانون کو

اسی بلا مین گرفتار اک جہان دیکھا
فراق یار سا ہمنے نہ پہلوان دیکھا

کہان کہانکی نہین خاک چھانی انور نے
حسین آپ سا کوئے نہ جابجان دیکھا

فرق رقیب پر جو مرا وار چل گیا
گیسوی یار سے جو مرا دل نکل گیا
بیتاب اسقدر ہوا درد فراق سے
پہلو مین وہ بھی اب نہین دلدار کیطرح
گرہی چکا تہا چاہ زنخدان مین دل مرا
دنیا ہی سیرگاہ ٹھہرنے کے جا نہین
غیرونکے گھر بہادئے دریائے اشک نے
ہوتا وہ خاک جل کے مرے آہ برق سے
کیا جانے کس کے یاد نے بیچین کر دیا
صنعت پہ ناز صانع قدرت کو ہو گیا
آثار عشق رخ نے دگرگون کیا تہا رنگ

مدت کی بعد حوصلہ دل کا نکل گیا
ہونے بکار ہی مین کوئے کا لالا و گل گیا
پہلو کو چیر کر دل مضطر نکل گیا
کیا جانئے کہان دل وحشی نکل گیا
تہامی رسن جو زلف سیہ کے سنبہل گیا
کوئے عدم کو آج گیا کوئے کل گیا
نالہ سے یار کا دل نازک دہل گیا
اچہا ہوا رقیب جو آگے سے ٹل گیا
سینے مین کون دلکو ہمارے مسل گیا
جسم صنم جو نور کے سانچے مین ڈہل گیا
آنے سے فصل گل کے مرا دل بہل گیا

لیا بوسہ جو اونکا بیخودی مین ہنسکر یہ بولے
وہ دیوانہ جسے کام ہو ہوشیارونکا

نہین آنکھون مین پلکین ہین یہ ہین قتال عالم کے
پرے باندہے نظر آتا ہے لشکر نیزہ دارونکا

پڑے رہتے ہین جو سودا مین قمری سروکے گیسو مین
اندھیرے رات مین جلوہ نظر آتا ہے تارونکا

تیری حب علی سے مست ہین کہدو فرشتون سے
نہ لکھین دفتر اعمال ہمسے بادہ خوارونکا

غرض مسند سے اے منعم نہین ہم بینواؤنکو
زمین گیر ہی جانا ہے بستر خاکسارونکا

نظر آتی نہین شبنم کے قطرے سارے گلشن مین
رولاتا ہے گلون کو رات بھر نالہ ہزارونکا

بہار آئی ہے گرد و پیش گھٹا گھنگھور چھائی ہے
مئے گلگون سے بھرے جام ساقی بادہ خوارونکا

فنا ہوتے ہین عاشق جنبش چشمان قاتل سے
جسے دیکھو نظر آتا ہے بسمل وہ اشارونکا

عمیم بخشش خدا کا جوش زن ہوگا جو محشر کو
تو بیڑہ پار ہو جائیگا ہم سے بادہ خوارونکا

عجب کیا ہے جو وہ خوش ہین ہماری خستہ حالی سے
ہنساتا ہے گلونکو نالہ و شیون ہزارونکا

سببت ہے جو تڑپتا ہے وہ قاتل جدائی مین
ادھر مد نظر ہے آزمانا جانثارون کا

خیال سے ہوش گئے گا نہین پلک جھپکا نہین سکتی
جگاتا ہے ہمین شب بھر کھٹکنا دلمین خارونکا

ملا کر مال و دولت خاک مین ہاتھونکو ملتے ہین
جناب عشق سے پہونچا یہ رتبہ بیوقارونکا

محبت مین ترے اے بت خدائے ہو گئی برہم
برا کہتی ہین منہ پر جو یہ عالم دوستدارونکا

ہوا راہی عدم کو قافلہ ہم رہ گئی پیچھے
برا ہو ناتوانی کا کہ چھوٹا ساتھ یارونکا

چشم و گیسو کے جنون مین جو کرونگا نالہ
دشت مین غیرت لیلی کا سمجھکر دھشے
غیض دس قاتل عالم کا غضب ڈہائیگا

دشت بہر ائیگا آہوے ختن رم ہوگا
بید مجنون کی طرح سر کے لئے خم ہوگا
دم فنا ہونگے جہان ور ہم و برہم ہوگا

وہ گلی ملنی نہ آئیگی اگر انور سے
عید کا چاند ادسے ماہ محرم ہوگا

کس سے کہین شباب مین تہا کارخانہ کہا
پرسش جو خون کے میرے قاتل سی ہوئیگی
تحسین کا جو غل ہے بپا بزم یار مین
شکوہ مین اسکی وعدہ خلافی کا کیا کرون
تا زندگی نہ عشق صنم دلسے جائیگا
صیاد ہو جو گہات مین کہتی ہے عندلیب
نالان جو عندلیب ہے گلشن مین آجکل
ہر شاخ گل پہ پہرتے ہی نالان جو عندلیب
ہر شیخ و شاب کو جو ہوس ہے جبہ سائیکے
ہر لطف ہون جو عاشق و معشوق ایکدل

پیری یہ کہہ رہی ہے ہوا وہ زمانہ کیا
خالق کے سامنے وہ کریگا بہانہ کیا
بیٹھ کوئی غزل ہے پڑھے عاشقانہ کیا
آتا نہیں ہے یار کو کرنا بہانہ کیا
ناصح کریگا بند مجھے دوستانہ کیا
لیجائیگا قفس مین مجھے آب و دانہ کیا
صیاد نے ادجاڑ دیا آشیانہ کیا
صیاد نے اجاڑ دیا آشیانہ کیا
اے بت دو حرم ہی ترا آستانہ کیا
الفت ہی کو تو غیر سے کیا اور یگانہ کیا

سینے پہ مرے ہاتھ کو وہ نازنیں کہکر — فرماتے ہین کیا حال ہی اب درد جگر کا

اک غم کا فلک ٹوٹ پڑا مجھپہ شب وصل — تارا جو دکھائی دیا گردونہ سحر کا

کچھ حال نہ ہمسے شب تنہائے کا پوچھو — مر مر گئے چہرہ نظر آیا نہ سحر کا

گم کر دیا ہمکو تو تفکر نے دہن کے — اب کون لگائیگا پتا اونکے کمر کا

دندانکی ثنا مین در مضمون ہی او گلتا — گویا دہن کلک بھی چشمہ ہی گہر کا

توصیف سراپا مین کرون درج مین انور
مضمون کوئی باریک جو ہاتھ آئے کمر کا

یقین ہوتا ہی ہر جا پر درخت گل کے تہالونکا — زمین پر پڑ گیا ہی عکس کس کی سرخ گالونکا

بلائی جان ہی سودا اونکی گہونگہر والی بالونکا — میان خواب شب بھر سامنا رہتا ہی گالونکا

نزاکت مین بھلا کیا تذکرہ روئیگی گالون کا — رکھا تخل یہ منہ ہنس لیا بوسہ جو گالون کا

ہوا افشان چھڑکنی سے عجائب نو ربالون کا — گمان ہوتا ہی اونکی گیسودر کوڑیالون کا

ہمارے جان لے گا عشق گہونگہر والی بالونکا — کبھی کاٹا ہوا بچتا نہین ہی ایسے کالون کا

بنایا دامن دشت جنونکو پاٹ دریا کا — ملا جا کر سمندر مین لہو پانونکی چھالون کا

ہلائیگی ستون عرش اعظم دل کے ہیتابے — گرائیگا زمین پر لامکانکو شور نالون کا

حقیقت کیا ہی دریا کی جو مجھہ وحشے کو روکیگا — بہگا دیتا ہی جنگل سی اسد کو شور نالونکا

رہا کردے ارے صیاد انکو موسم گل مین | سُنا جاتا نہین نالہ قفس کے رہنے والونکا

خرابے لائیگا انور تعشق اِن حسینون کا
جھکائیگا کوئین سودا ہمین یوسف جمالونکا

کبھی تو حال پرسان آکے وہ بیداد گر ہوگا | کبھی تو نالہ پُر درد مین اپنے اثر ہوگا
خدا کے سامنے جبکہ روز محشر کو گذر ہوگا | گلہ تیری جفا کا اے بت بیداد گر ہوگا
زمانہ مین کوئی کاہیکو ایسا بے خبر ہوگا | نہ سمجھی یہ محبت مین دل و جان کا ضرر ہوگا
بسائینگے عدم کو ملک ہستی سے سفر ہوگا | پیام موت ہمکو آپ کا عشق کمر ہوگا
خدا جانے برابر کب وہ ہوگا غیر کے گھر سے | فلک تو ہی بتا کب چاند عقرب سے بدر ہوگا
اشارہ بیٹھنے کا وہ جو کرتے ہین رقیبونسے | اوٹھانا بزم سے میرا اونہین مدنظر ہوگا
حوالہ نقد دل اوسکو کرینگے جان وارینگے | جو ہمسے طالب انعام اوسکا نامہ بر ہوگا
ہمین کہانیگے دلبر زخم اوسکی تیغ ابرو کے | بھلا کیا غیر اپنے سامنے سینہ سپر ہوگا
کسیدن تو لپٹکر سونینگے اوس نیرت گل سے | نہال آرزو اپنا کبھی تو بارور ہوگا
بپا کرتا ہے طوفان نوحکا یہ جوش رقت مین | مقابل دیدۂ تر کے بھلا کیا ابر تر ہوگا
دکھائیگا بیابان عدم اس چشم کا سودا | رگ جان انکو خیال اسکو جانان نیشتر ہوگا

کبھی تو آرزو انور برآئیگی مری دل کی | کبھی تو سیر کے گھر مہمان وہ رشک قمر ہوگا

نہ توڑا اسکو دلِ عاشق سے کعبہ ✤ بت کافر کو سمجھا یا تو ہوتا ✤

امید دل برائے کسطرح سے ✤ اکیلا وہ کبھی آیا تو ہوتا ✤

سناتا کسطرح راز محبت ✤ کبھی تنہا اوسے پایا ہوتا ✤

نکل جاتا غرور آئینہ کبھی ✤ وہ مکھڑا صاف دکھلایا تو ہوتا

ہزاروں کو غش آتا سنکی انور
وہ گل میرے غزل گایا تو ہوتا

رخ نظر آیا ماہ پیکر کا ✤ چمکا تارہ مرے مقدر کا

واہ رے جوش دیدۂ تر کا ✤ پاٹ دکھلا دیا سمندر کا

ہاتھ اپنا بناؤں گلدستہ ✤ پاؤں چھلا جو اوس گل تر کا

کوئے جانان مین دل لگا لایا ✤ کام اسنی کیا ہے رہبر کا

یہ خط شوق کا جواب آیا ✤ خون بہا یا گیا کبوتر کا ✤

کام بیعنا سنے کیا مجھکو ✤ بادہ کش ہون امیر کوثر کا

گفتگو دل فریب ہے اونکی ✤ چال مین گرچہ چلن ہے محشر کا

دیکھیے کب جواب خط آئے ✤ شوق دیدار ہے پیمبر کا

بے طلب ہر طرح پہونچتا ہے ✤ رزق ہوتا ہے جو مقدر کا

ہوش اپنا بھی نہ ہمکو جوش سودا مین رہا
دھجیان کسنی اوڑائین پیرہن کیا ہو گیا

ہجر مین کہتا ہون اپنی ناتوانی دیکھکر
کیا ہوا وہ زور وہ دوہرا بدن کیا ہو گیا

ہجر مین اوس نوجوانکی تو جو دیتا ہی الم
جرم تیرا ہمسے ای چرخ کہن کیا ہو گیا

کیون نہین کرتا لب و دندانکا اوسکے سامنا
ہی کہان لعل یمن در عدن کیا ہو گیا

صدمئہ وہ کرنے جسکے قلب صد پارہ کیا
ہمکو کشتہ کرکے وہ سیمین بدن کیا ہو گیا

چار سو اندھیر ہے گھر کو گیا وہ شمع رو
کوئی دیکھے تو کہ حال انجمن کیا ہو گیا

خنجر ابرو سی مجکو ذبح کیون کرتا نہین
نیم بسمل چھوڑکر وہ تیغ زن کیا ہو گیا

چھید کر دل تیر مژگانسے خبر لیتا نہین
صید بنیا کرکے وہ ناوک فگن کیا ہو گیا

ہمسری کرتا نہین اونکی شمیم زلف کے
عطر عنبر ہی کہان مشک ختن کیا ہو گیا

کوچۂ گیسو مین جاکر دل جو پھر آیا نہین
وحشی تازہ گرفتار رسن کیا ہو گیا

پونچھتے ہی مجھسے یون قسمت پھرا کر دشمنین
راحت و آرام اور عیش وطن کیا ہو گیا

جھمکے اب چلتا ہی غافل سرو سیم بر گلبدن
سرکشی وہ کیا ہوئی وہ بانکپن کیا ہو گیا

ڈھونڈتے پھرتے ہین ہم پر وہ صنم ملتا نہین
ہمکو اوجھل آنکھ سے ای برہمن کیا ہو گیا

لذت بوسہ جو انور بھولتی تمکو نہین
نیشکر سی بھی سوا اوسکا دہن کیا ہو گیا

بہولے سے بھی چہوا نہین لف سیاہ کو
دیتا ہون جسے جان دکہاتا ہی دل برا

الجھی ہوئی وہ کرتے ہین گفتار کیا سبب
مجکو نہین ہی عشق سزاوار کیا سبب

کیون شکل اسکی دیکھکے ہوتا ہی خشمگین
انور سی بے خطا ہی خفا یار کیا سبب

ہون دفن مرکے کوچۂ دلدار کے قریب
مدفن ہو عندلیب کا گلزار کے قریب

خال سیہ ہی ابروے خمدار کے قریب
قاتل نے ڈہال رکھی ہے تلوار قریب

مار سیہ ہی کعبہ کے دیوار کے قریب
گیسو نہین ہی ابروے خمدار کے قریب

ہی اسطرح سے دیدۂ دل قرب چشم یار
بیمار جیسی ہو کوئے بیمار کے قریب

سبزہ اگا ہی بہار گلستان حسن مین
یا خط کا ہی نمود گل رخسار کے قریب

رہتا ہی گنج حسن کا انکی نگاہبان
کاکل نہین ہی عارض دلدار کے قریب

ای شاہ حسن اوج مین جلوہ ہی وہ ہما
بیٹھی جو بوم سایۂ دیوار کے قریب

مجہہ بادہ کش کے سب سے وصیت ہی بعد مرگ
تعمیر قبر ہو در خمار کے قریب

کہتا ہون رخ کو دیکھکی پہلو مین لف کے
ملک حلب ہو وادی تاتار کے قریب

باغ جہان مین خار کا اور گل کا ساتہہ ہی
کیون ہو مقام یار نہ اغیار کے قریب

ہی حلقہ اونکا آنکہہ کے ڈہیلی نکال لو
جو جہانکی آسکے روزن دیوار قریب

مضمون شوق مجھسے نہ ہرگز ہوا تمام
لکھتی جو بیٹھا نامۂ دلدار کا جواب

باغ بہشت کو نہ بناتا اگر خدا
ہوتا نہ کوئے کوچۂ دلدار کا جواب

نے نور ہی قمر رخ خورشید زرد ہی
کسکو کہوں مین یار کے رخسار کا جواب

نے ضرب زخمی ہین کل عشاق سینے مین
دکھا نہ تیغ ابروے خمدار کا جواب

باد صبا بھی گرد ہی کس سے مثال دین
مشکل ہی اوس سوار کے رہوار کا جواب

کے سیر باغ دہر کے ہمنی ہزار بار +
پایا نکوئے گل ترے رخسار کا جواب

زخمونکی گل کھلی ہین سراپا ہزار ہا
چشم شہید ناز ہی گلزار کا جواب +

دہا دیکھ جو یہ کہتی ہین قسمت انکی قسم
صورت ہی نور کے نہین اوس یار کا جواب

پامال کبک ہو گیا رفتار یار سے
بلبل نہ دے سکی ترے گفتار کا جواب

نسبت اگر ہی نالۂ عاشق سی رعد کو +
برق فلک ہی آہ شرر بار کا جواب +

فرط ادب سی لکھ نیسان سے آب آب
انور نہین وہ چشم گہربار کا جواب

باغبان کیا پوچھتا ہی ماجرائے عندلیب
دل دکھاتی ہین چمن مین نالہائے عندلیب

آگئی فصل بہار ہو گئے رخصت خزان
باغ سے جو آرہی ہی پھر صدائے عندلیب

پڑ گئی آواز جلائے قفس مین اسقدر
باغ تک جاتی نہین اُنکو صدائے عندلیب

دلوا کی یاد یار کا رخسار آتشین	دلکو مرے جلاتا ہی ہر بار آفتاب
اسطرح اوس صنم کے حسینونمین ہو شہرہ	جسطرح اخترونمین ہنمودار آفتاب
کب روئی آتشین کو چھپاتی ہی تیرے زلف	رکہتی ہی جال مین وہ گرفتار آفتاب
ساغر نہین ہی ہاتھہ مین ہنگام میکشی	دکہلا رہا ہی وہ بت میخوار آفتاب
گرتے ستارے خاک پہ ہین اونکی کفش سے	بنتی ہین سیکڑون وہ رفتار آفتاب
توصیف کرتا عارض پرنور یار کے	رکہتا جو کچہہ بھی طاقت گفتار آفتاب

انور ہماری شرع مبین ہے جو آسمان
حیدر قمر ہین احمد مختار آفتاب ✣

ہوتے ہین گیسونکی لئے ہمسے خفا آپ	فرماتی ہین کیا شرط محبت کو ادا آپ
کہتے ہی حریفونکے جو کہتے ہین خفا آپ	سر بھی زبان سے کوئی سنتی ہین گلا آپ
اچھا کبھی کہتے ہین کبھی مجکو برا آپ	شفقت کبھی کرتے ہین کبھی جور و جفا آپ
پا سلسلہ گیسو سے مجکو پہنائے ہی زنجیر	فرمائین تو کچہہ عاشق گیسو کی خطا آپ
اوس در سے بیتاب ہی دل صورت سیماب	جسروز سے پہلو سے ہماری ہین جدا آپ
غصہ ہو کبھی در کبھی جہڑکے کبھی دشنام	ہر روز نئی کرتے ہین عاشق پہ جفا آپ
جانباز ہم ایسے ہین ادہر آئی تو قاتل	رکہدینگی گلے کو نہ تمشیر جفا آپ

رفتار کا ہی اور گفتار کا جواب
ہم بات تو یہ ہی نہین ہم کلام کا جواب
وہ زلف خم بخم ہی شب تار کا جواب
رخ کی تمہین قسم صنما یار کا جواب
ای برق ہم سے آہ شرربار کا جواب
اور عدو نا کرے گا اقرار کا جواب
قاتل دہان زخم ہو آسکتا نہین ہی جواب

نقشِ قدم ہو اوس بت آتش مزاجکا
دولت سرا نہ پائیگا اوس بار کا کبھی

منہ آئینہ مین دیکھہ رہا ہی وہ شاہ حسن
کیچ و بیچ ہی یار کے جہرے سے سامنا

تحریر خط مین طور ہی خط شعاع کا
صبح شب وصال ہی چونکی وہ خواب سے

انجم کے سارے جلوہ گر ہی اوسکو ہو بجا ئے
دی ہی رخ صنم کو خدا نے وہ آب و تاب

ای شاہ حسن اسکو کبھی کچھہ دی زکاۃ حسن
کہتے ہین رند دیکھکی بنت العنب کا حسن

کیا کیا چمک چمکی وہ نکلا سپہر پر
لے تیغ ذبح کرتا ہی اوس خلق یا دو مین

کیا ڈر نہین وہ آنکھہ لڑاتا ہی تجھسے کیون

گر دو نشین یار زمین پر ہوا نازل آفتاب
طولا کہہ آسمان کے کرے منزل آفتاب

تو قلزم حلب مین ہوا داخل آفتاب
دعوی حسن ہو نہ ترا باطل آفتاب

جہر یکو تیرے کیون نہ کہین عاقل آفتاب
مجھہ دل جلی کے سر پہ ہوا نازل آفتاب

دیکھہ جو تیرے نور بھرے محفل آفتاب
گردونہ جسکی نور کا ہی قائل آفتاب

کاسہ لئی ہی در پہ ترے سائل آفتاب
شیشے مین کسطرح سے ہوا داخل آفتاب

دیکھی جو زلف رخ پہ ترے حائل آفتاب
روز فراق مین ہی مرا قاتل آفتاب

تیر نظر سے ہو نہ کہین بسمل آفتاب

دکھلا دے اپنی شمسی رفتار زرد ہا جبر
انور جگر کو کرتا ہی کیا گھایل آفتاب

دیوان انور

زخمونکی گل کہلے ہین سراپا ہزار ہا
جسم شہید ناز ہی گلزار کا جواب

ایسا جنون نے سوئے مژہ کے کیا ہی زار
دیکہو تو بنگیا ہی بدن خار کا جواب

معدوم کے مثال بہی معدوم چاہیے
عنقا سوا نہین کمر یار کا جواب

اک دن یہانسے جائینگے تا قصر شاہ حُسن
ظل ہما ہی سایۂ دیوار کا جواب

دل وعدۂ وصال یہ لیکر مکر گیا
ای خود غرض نہین تری انکار کا جواب

تڑپا کرے قفس مین مچائے ہزار غل
دیتا ہی کون مرغ گرفتار کا جواب

ہنستا ہی دیکہکر دل عاشق کی خستگی
ظالم نہین ہی تجہسی ستمگار کا جواب

عالم کو قتل کرکے وہ چنگیز خان ہوا
اپنا تو نہین ہی اوس بت خونخوار کا جواب

دل پیچ وتاب کہاتا ہی سنبل کو دیکہکر
ہی سر بسر جو گیسوئے خمدار کا جواب

اوس نیم نگہ کے انتظار مین آتی نہین ہی نیند
نجم فلک ہی دیدۂ بیدار کا جواب

مضمون تازہ سنکے یہ کہتے ہین سامعین
انور نہین ہی آپکی اشعار کا جواب

کیا او رٹہا غم کے حرارت کا بخار آپسی آپ
رو رہی ہین جو تری عاشق زار آپسی آپ

شعلہ ور نشترہ ہی داغ جنونکی آتش
کب جٹاتا ہی مرا سنگ مزار آپسی آپ

دیکہہ لینا جو اثر ہوگا مرے نالونکا
بن بلائی مرے گہر آئیگا یار آپسی آپ

کہلجائینگی مجہہ عاشق جانباز کے جوہر
کہینچین تو ذرا میانسے شمشیر دو سر آپ

ہنوائی تو منہ سامنا گیار خکا کرے گا
پہرتا ہوں لئے داغ کلف زخم پہ قمر آپ

کیا چیز ہی دل جسکے لئے ہمسے ہو روٹھی
صدقے میں کروں جانکی طالب ہوں اگر آپ

گردن مجھے جدا کیجیے ابرو کے چہر یسے
مجروح ہا مجھے چہوڑ کے جاتی ہیں کدہر آپ

آنکھوں میں تصور جو سمایا ہی شب و روز
جس جس کو نظر جاتے ہیں آتے ہیں نظر آپ

اغیار تو کیا دخل ہوا کا بھی نہو گا +
پہلو میں مرے سوئیے بیخوف و خطر آپ

سایہ کیطرح دل بھی مرا ساتھ رہیگا
اہو رشک پرے سیر کو جائینگی جدہر آپ

کیا ہوگا مرے اشک کے قطروں سی مقابل
منہ بطن صدف میں تو چہپاتا ہی گہر آپ

کیوں گھر کو چلی عاشق گیسو سی بگڑ کر
کہتے ہم قسم دیتی ہیں آئیں تو ادہر آپ

بیمار ہے ہجر کے ہو عمر دوبارا +
بوسہ لب جان بخش کا دیجائیں اگر آپ

جاتا رہی سرسام مریض تپ فرقت
بو سیب زنخدانکی سنگہا جائیں اگر آپ

تیر نگہہ ناز سے غربال سلے گا + +
پہلو کو مرے چیر کے دیکہیں جگر آپ

کہتا ہی وہ گلفام کہ مجہہ پہل نہ ملے گا
بیکار لگاتے ہیں محبت کا شجر آپ

آرام سے اک جان گذر جائے شب وصل
بیہوش جو می پیکے ادہر ہم ہوں ادہر آپ

ہر میں عبث فکر ہی اعمال کے انور
ہنگام سفر کہتی ہیں گر زاد سفر آپ

فردائے قیامت کے جو مضمون کو باندھین
یاد رخ روشن کے تصور مین سحر کر
اس خوف سے کرتے نہین گیسو کا تصور
بے یار جو مرجائین رتنائے سحر مین
مرجائیگا منہ جب تجھے نہ دیکھیگا سحر کا
کم برق شرربار سے جھوکا نہین اسکا
ڈر ڈر کے فنا دم ہوا جاتا ہے ہمارا
رخصت ہوا دم تن سے چھوٹے رنج و الم سے
مرکو کھو تو جھگڑے سے فراغت نہ ملے گے
اوس چاند سے چہرے کے تصور مین سحر کے

بہتر نہین تمثیل سوائے شب فرقت
یہ ہی دل بیمار دوائے شب فرقت
شہر پر نہ کہین آئے بلائے شب فرقت
ہو جائے کفن ہمکو ردائے شب فرقت
آئی ہی یہ کانونمین صدائے شب فرقت
دل سوختہ کرتے ہی ہوائے شب فرقت
سنتے ہین جو تا حشر بقائے شب فرقت
کام آگئی آخر کو وفائے شب فرقت
فردائے قیامت ہی بجائے شب فرقت
تجویز ہوئے خوب سزائے شب فرقت

انور کو دلاتی ہی یہ گیسو صنم یاد
جان اس سے وہ کرتا ہی فدائے شب فرقت

گھر کو تشریف نہ لیجائے صنم آجکی رات
چاندنے چھٹکے ہی ساقی ہی مے وساغر ہی
ہی شب وصل سے گلے سے لپٹکر سوئین

بادہ وصل پئین ہوکے بہم آجکی رات
عیش و عشرت کے ہین سامان بہم آجکی رات
کل چلی جائیو رہ جائو صنم آجکی رات

آسمان پہ جو دماغ نسا انکا کو ہی دوست
باغ جنت ہو گا انکو بھی خزان کو ہی دوست
بادشاہ ہفت کشور کو نہین [illegible]
اشک خون رونی [illegible] عاشقان کو ہی دوست
جو شکستہ [illegible] صحرا و سمندر کی دریا
یاد جسے [illegible] بستان کو ہی دوست
باغ دنیا مین [illegible] نہین
[illegible] کیا ہے [illegible] کو ہی دوست

کشور حضرت کے یہ جو خستہ گلان کو ہی دوست [illegible] اسلام
ہو یہ نہین لا انکی مرقامت کا او نہین
عرش روح القدس مین طائران کو ہی دوست
اشک گلزار ارم بوستان کو ہی دوست
فردوس انکو بھی نہین نشان کو ہی دوست
کیا جناب خضر پائی مکان کو ہی دوست

پھنس گئے دام مین صیاد کے آئی جو بہار
دیکھنے پائے نہ جی بھر کے چمن کی صورت

خط رخسار صنم کا ہوا دہوکا مجکو
رخ خورشید یہ دیکھی جو گہن کی صورت

ہو گیا سرو چراغان سے سراپا مشکل
داغ سودا سے ہوئے ہاتھ یہ بدنی کی صورت

نہ ملی واں ی غربت مین بھی سوکس ہمکو
کب خدا دیکھی دکھلائے وطن کی صورت

سر پا تک جو گل زخم کہلی ہین قاتل
بنگیا ہے تن مجروح چمن کی صورت

سرخ لب ہین جو عقیق یمنی کے تمثال
اونکو دندان بھی ہے دُر عدن کی صورت

بات بھی کوئی نہین پوچھتا تعظیم کجا
اس زمانہ مین ہے اہل سخن کی صورت

اے صنم ہو گل رخسار جو پر تو افگن
آئینہ مین نظر آتے ہی چمن کی صورت

وحشی چشم کے لیتا ہے قدم آنکھون پر
دشت وحشت مین ہوئے ہاتھ یہ ہرن کی صورت

کر دیا آپکی تقریر نے تصویر گلے
دیکھنے مڑکے ذرا مرغ چمن کی صورت

کہکشان مانگ ہے ابرو ہین بلائے گردون
خط شبرنگ ہے عارض کی گہن کی صورت

وحشی چشم کے نالون نے بہگایا ایسا
کہین دیکھی نہین صحرا مین ہرن کی صورت

غنچہ دل نہ شگفتہ ہوا انور کا کبھی
ہجر گلرو مین رہی رنج و محن کی صورت

حضرت علی سے انکون ہے سخن قدرداں کو ہی دوست
ہمہ زمین چرخ چارم کیا ہے شایان کو ہی دوست

دیوان انور

[illegible]

کال

حال پوچھون کس سے مین انور دل برباد کا
راہ مین ملتا نہین ہی کاروان کوئی دوست

گئی ہی وصل مین حسن انتقال کیصورت
ہمین تو ایک ہی وصل و وصال کیصورت

جو دیکہین خواب مین اوس مہ جمال کیصورت
شب فراق ہو صبح وصال کیصورت

دکھائی خواب الم انتقال کیصورت
سحر ہو ہجر مین شام وصال کیصورت

خدا ہی طائر دلکو بچائی گیسو سے
ہر ایک بالین اوسکے ہی جال کیصورت

وڑی یہ وحشی چشم صنم کے آمد سے
نہ دیکھی دشت مین گوسون غزال کیصورت

سنی رقیب نے نالہ جو غنچۂ دل کے
گلی سے یار کے بہاگا شغال کیصورت

اسیر ہونے سے کیونکر بچیگا طائر دل
کہ دانہ خال ہی گیسو مین جال کیصورت

کہون نہ تیغ مین کیونکر تمہارے ابرو کو
کہ مردمک مین نمایان ہی ڈہال کیصورت

کہلے جو آنکھ لحد مین تو یہ ہوا معلوم
قیام دیر تہا خواب خیال کیصورت

ہماری گلشن امید مین بہار آئے
نظر جو آگئی اوس نو نہال کیصورت

دیار حسن کو لوٹا ہی لشکر خط نے
بدل گئی مری یوسف جمال کیصورت

جو مرد مین ہی نہین رہتی وہ کام دنیا سی
سمائی آنکھ مین کیا پیر زال کیصورت

عجیب ہی ہی خدا نے کلام کو رونق
وہ مہر ہی نہین جسمین زوال کیصورت

طائر سدرہ کے بھی پرواز کرجاتے ہین ہوش ۔ سنکے سوت عندلیب بوستان کوئے دوست

چشم کے چشمو نسے انور نہرین آنسو کے بہین
قصر جنت مین جو یاد آیا مکان کوئے دوست

حضرت عیسیٰ کے کیون ہون قدردان کوئے دوست ۔ ہے زمین رخ چارم کیا ہے شان کوئے دوست
آنکھ سے دیکھا نہین کیا ہو بیان لی دوست ۔ لامکان کی شکل رکھتا ہے نشان کوئے دوست
بعد دن اسطرح سب استراحت مین رہے ۔ صور محشر سے نہ چونکی خفتگان کوئے دوست
بھولکر بھی تخت شاہی پر قدم رکھتے نہین ۔ آسمان پر دماغ ساکنان کوئے دوست ہے
صور کے آواز کانونکو ہوئی بانگ جرس ۔ مجمع محشر کو سمجھا کاروان کوئے دوست
واہ رے سودا کہ مرکر بھی نہ اوسکی ڈھن گئی ۔ ہوگیا میدان محشر پر گمان کوئے دوست
جیتے جی نظارہ کرتے ہین رشک حور کا ۔ کیا کرین جنت مین ہر ساکنان کوئے دوست
آسمان انبار سان فرشی جان ہے زمین ۔ رنج وغم کھاتی ہین کیا کیا مہمان کوئے دوست
سامنے اوسکی بلندی آسمان کے پست ہے ۔ عالم بالا سے بھی بالا ہے شان کوئے دوست

میرے ہاتھ مین اوٹھاکر خاک بھی ہے صبا
رحلت انور نہین جانے ہی جان کوئے دوست

کل جو گھر جاکے نہ آیا وہ قمر سارے رات ۔ رہا تاریک شب ماہ مین گھر ساری رات

خالی رہا جو یار سے بستر تمام رات
لوٹا کیا مین خاک کے اوپر تمام رات

سونگھی جو بوئے زلف معنبر تمام رات
گیا ہی رہا دماغ معطر تمام رات

سویا جو اوسکی گیسوئے پیچان کی یاد مین
دیکھا کیا مین خواب مین اژدر تمام رات

جھپکے پلک جو سوئے مژہ کی خیال مین
دل مین مرے چبھا کئے نشتر تمام رات

طول شب فراق قیامت سے کم نہین
نالے ترے ہو گئی ہین محشر تمام رات

تا صبح دور جام رہا وصل یار مین
چھوٹا نہ میرے ہاتھ سے ساغر تمام رات

شب باش وہ صنم جو ہو کرتا ہون یہ دعا
ہوا نکلی نہ ای مرے داور تمام رات

بولی وہ بعد آٹھ پہر کے جو مین گیا
جاؤ وہین رہے جہان دن بھر تمام رات

پوچھو نہ بیقراریٔ دل انتظار مین +
آنکھین لگین رہین طرف در تمام رات

سر دہ سے فرش غم پہ سحر تک پڑی رہی
بے یار گھر تھا گور سے بدتر تمام رات

کیا ماجرا بیان کرو انتظار کا ++
آنکھین لگے رہین طرف در تمام رات

منہ اوس قمر کا دیکھتے کسطرح وصل مین
زانو سے سر مرے نہ اوٹھا سر تمام رات

انور نے انتظار مین مر مر کے صبح کی
لیکن نہ آیا وہ مہ انور تمام رات

بگڑ کے شکوہ جو اوس گلنے لی اودھر کروٹ
ہزار مینے منایا نہ لی ادھر کروٹ

رکے تا بانسی سر کتی نہیں کیوں زلف سیاہ — چھپا ہی خورشید یہ رہتی ہی گھٹا کیا باعث

آہ سوزاں سے مرے آگ لگی صحرا میں + — خانۂ دل ہم رقیبوں کا جلا کیا باعث

وصل اوس بت سے نہ ہوتا ہی نہو تا ہی وصال — کیوں ہمارے نہیں سنتا ہی خدا کیا باعث

گر پڑا کوہ تو تھرا کے مرے نالوں سے — دل میں اوس بت کی اثر کچھہ نہوا کیا باعث

کل تو ہنس ہنس کی وہ کرتے تھی اشارے ہمسے — آج ہر باتیں ہوتے ہیں خفا کیا باعث

آئی کیا فصل خزاں ہو گیا برباد چمن — بلبلونکی نہیں آتے ہی صدا کیا باعث

گر کدورت نہیں اوس آئینہ رو کے دلمیں — ہمسے ملتا نہیں کیوں ہو کے خفا کیا باعث

باعث موت اگر ہجر کا آزار نہیں — پھر اثر کیوں نہیں کرتے ہی دعا کیا باعث

دل اگر یار کا مائل طرف غیر نہیں + — میرے پہلو سے ہوا کیوں وہ جدا کیا باعث

کیوں مجھے کو یہیں قاتل نے تڑپتا چھوڑا — تیغ ابرو سے کیا سر نجدا کیا باعث

رہنما دل سا تو ہی ساتھہ رہ الفت میں — اوسکی گھر کا نہیں ملتا ہی پتا کیا باعث

ہی تشویش کہ سنگ سے بنا ہی دل — یار خواہش ہا کچھہ نہ کہا کیا باعث

بال کبھی یار نے کھرائے کیا شانہ سے — دام آفت سے ہوا دل نہ رہا کیا باعث

قاصدا پھر خدا یہ تو بتا اوس بت نے — نہ جواب خط پر شوق لکھا کیا باعث

شیشۂ دل تو مرا سنگ الم سے توڑا — کان تک یار کے پہونچی نہ صدا کیا باعث

[illegible]

مریض رنج فرقت کی عیادت کو سبب آئے ہین
خبر لیتا نہین ہی وہ ستم ایجاد کیا باعث

ہمیشہ دوست دشمن کے ہو خوبی سے مطلب تہا
صبا کرتے ہی تیری خاک کو برباد کیا باعث

تعجب ہی بہولایا اسقدر رسم محبت کو
نہ آتا ہی نہ وہ کرتا ہی مجکو یاد کیا باعث

سوا آزار دینے کے گئی گر مرے گہر مین نہین آتے
بپا ہی قاف تک شور مبارکباد کیا باعث

کیا غیرونکو شادان اونسے مہر و وصلت نے
ہوا سیدہا نہ ہمسر چرخ بے بنیاد کیا باعث

کہا اغیار نے دیکہا جو اوسکے پاس انور کو
ہوا گہر تیرے گئے دخل آدم زاد کیا باعث

جو یہ خون ہی جو روان گریۂ دل زار مین آج
کیا ہے جنگ و جدل عاشق و اغیار مین آج

شوق لایا ہی ہمین کوچۂ دلدار مین آج +
سنکے بلبل شیدا ہوا گلزار مین آج

ہی صدائے غل زنجیر جو بازار مین آج
کیا گنہگار طلب ہوتے ہین سرکار مین آج

رکہ نہ محروم شہادت سے ہمین او قاتل
سر بکف آئے ہین گہر سے ترے دربار مین آج

جان و دل کا نذر ہا ہوش خنجر بیدار ون کو
سیر کرتے ہوئے وہ آئے جو بازار مین آج

سوئے کل ساتہ جو اوسکے نہ سحر تک چونکے
شام سے نیند نہین دیدۂ بیدار مین آج +

آئین کیا یاد کسی گلکے نکیلی لین پلکین +
ایسی آپ خلش ہی جو دل زار مین آج

ہوئے اسدرجہ پریشان بگڑ کر ہمسے
شانہ کرتے نہین وہ گیسوے خمدار مین آج

[illegible]

دن آئی کی اونسنے کئے منزل سے کیا کوچ
بلبل جانان گئے تا فلک نے کیا کوچ
جو گلزار سے کل سے کیا کوچ
اکر چمن حسن ہی پیش سے اگلے کیا کوچ
کیون اونسے تن ہو نہ بسیلا کیا کوچ
گلشن سے خزان تا قفس گل سے کیا کوچ
شنا گل کیا رنگ چمن باد خزان نے
رخصت گل رنگین ہوئے بلبل نے کیا کوچ
موقوف ہوا دور سے ما را بنک مشتعل
محفل کا وزارنگ لکا گل نے کیا کوچ
صیاد ستمگر نے ہوا سے نہ رہی راہ
گلگیر قفس تنگ مین بلبل نے کیا کوچ
دنیا سے سفر ایک ہے سلطان و گدا کا
آ سکتے جو قضا جاہ و تجمل نے کیا کوچ

[illegible]

بہر تا نفس وہو مین سیر چمن مین
کہدی کوئی گلزار سے کر جائے ہوا کوچ

وہان غیر کے صحبت مین گیا وہ بت گلرو
یہان بلبل جانکا قفس تن سے ہوا کوچ

اکجا یہ بہلتا نہین دل جوش جنون مین
ہر روز نیا دشت ہے ہر روز نیا کوچ

آیا نہ جواب خط پر شوق جو لبتک
کیا سوئے عدم راہ مین قاصد نے کیا کوچ

وہ رشک قمر کہتا ہے جا نیند وہمین گہر
ہے وقت سحر لشکر انجم نے کیا کوچ

ہم گور کے منزل پہ گئے چار کے کاندہے
ہنگام سفر کر گئے جب طاقت پا کوچ

رخ اونکا نظر آئے سرک جائین جو زلفین
خورشید نکل آئے جو کر جائے گہٹا کوچ

گہر مین جو رہونگا تو جنون اور بڑہیگا
سودائیکی لکہے ہے طبیبون نے دوا کوچ

دیکہے جو کسی شب وہ ترے خال حبش کو
ای رشک قمر چرخ سے کر جائی سہا کوچ

اوس حور کے کوچہ مین رہی جان کے جنت
جب شیخ حزین نے تن عاشق سے کیا کوچ

وہ خانۂ عاشق سے سدہارے ہین یہان کو
خورشید نے پایا برج شرف سے ہے کیا کوچ

جہگڑے یہ پڑے ہی گور کے منزل مین بہو کیکر
آیا نہ سفر راس مبارک نہ ہوا کوچ

لے جان گئے ہجر کے دہڑکے نے شب وصل
بیمار نے پہلو مین مسیحا کے کیا کوچ

جس جا مین ہونگا یہ ترے ساتہہ رہین گے
اٹہو ر نہ گناہون نے کیا وقت قضا کوچ

[illegible]

ہوتے ہین بات بات پہ ہمسر وہ بدمزاج
اٹھتی بھلا نقاب رخ یار کسطرح

ممکن نہین جو وصل بغیر از وصال ہو
عاشق نہوں اجل کے طلبگار کسطرح

مانع کلام کے جو نہین ہین حجاب و شرم
ہوگا زبانسے وصل کا اقرار کسطرح

بو زلف کی سنگھا ہی لاکر نسیم نے
دیوانے ای پری نہوں ہشیار کسطرح

ہوگا اگر نہ بوسۂ عناب لب نصیب
زندہ رہیگا عشق کا بیمار کسطرح

عاشق ہین جس قمر کے وہ لیتا نہین خبر
جینے سے ای فلک نہوں بیزار کسطرح

آنسو رواں ہین چشم سے دندانکی یاد مین
سمجہین اسی نہ ابر گہربار کسطرح +

مارے ہوے ہین عارض رنگین گل کے ہم
نظروں مین لالہ زار نہو خار کسطرح

پامال جسکو دیکھکے دل ہائے خلق ہون
کبک دری چلیگا وہ رفتار کسطرح

آئی بہار بادہ کشونکا ہجوم ہے
آباد ہو نہ خانۂ خمار کسطرح

نازک دماغ ہے وہ بت نازنین بہت
انکار وصل مین کروں تکرار کسطرح

ہمسے بساط عشق مین ہین دست بو چہتے
بتلاؤ نقد دل کو دیئے ہار کسطرح

اوس نازنین کے ہاتہہ سو کہنچے نہین ہے تیغ
کاندہی سی سر کا ہوگا جدا بار کسطرح

ہٹینگے زلف کب رخ روشن سو یار کے
دکہلائیگی سحر یہ شب تار کسطرح +

ہر گام پر تو ضعف گراتا ہی راہ مین
ہوسکے رسائی تا در دلدار کسطرح

خال کتنا خوشنما ہی اوسکی رخ صاف پر
ابر سی کچھ کم نہین مستی کے ہو تو نیر و بیر نجے
کونسا حربہ نہین ہی قتل عاشق کے لئے
کرتے ہین جو رنگ عاشق کا جگر اک وار مین
وقت گریہ الفت دندان نے دکھلایا اثر
دامن فانوس تر ٹپکر خونسے افشان کیجئے

چشم عاشق مین چمکتا ہی اختر کیطرح
صاف دندان مین تڑپ ہی برق مغلط کیطرح
تیر مژگان مین کھنچی ابرو مین خنجر کیطرح
دونون ابرو یار کی ہین تیغ دوپیکر کیطرح
اشک کے قطرے ہین غلطان رخ پہ گوہر کیطرح
پیش محشر مین اسی گرتا ہی محضر کیطرح

دل جلانا اور کا اونکو جبھی معلوم ہو
گر کسی پر آئے دل اونکا بھی انور کیطرح

پیچ سنبل مین پڑا تیرے گیسو کیطرح
عزت حور و پری رشک ملک کیون کہین
کیا وہ سنتا ہی کرین نالہ و فریاد ہزار
خال تابان رخ جانانکا شب گیسو مین
کیا تہو نسی بچیگا وہ چمن مین ای گل
دیکھنے آئی وہ کیا چشم کے سودائی کو

شاخ نرگس مین دیکھی تیری ابرو کیطرح
ہی جدا سب سے ہمارا بت خوش رو کیطرح
کوئی بیدرد نہو گا ترے گلرو کیطرح
صاف آنکھونمین چمکتا ہی جگنو کیطرح
بل اگر کہائیگا سنبل تری گیسو کیطرح
دل ہی اوس بت کا سیہ دیدۂ آہو کیطرح

تاراج کیا آج اوسی باد خزان نے
جو لالہ و گل سی نظر آتا تھا چمن سرخ

مجھہ کشتۂ عارض کا کوئی سوگ نہ رکھے
منہ پانکی بڑے لیسے کرین اہل وطن سرخ

یہان وہیان ہوا انکو گلی جاکے لگائین
وہان فرط نزاکت سی ہوا اونکا بدن سرخ

بادل جو گیا تیر مژہ قلب و جگر سے
غصّے سی ہوا اور وہ بت تیر فگن سرخ

یہان صدمۂ فرقت سی لہو روتی ہین آنکھین
پوشاک وہ کرتے ہین ہان رنگ بدن سرخ

جلاد کے غصّے سی ہوئین لال جو آنکھین
انور کو نظر آئے غزالان ختن سرخ

کیا غرض گرچہ ہی فلک پر چاند
میرے خاطر ہے رد ہی دلبر چاند

آئینہ مین جو اوسنی منہ دیکھا
نظر آئے ہین مکرر چاند

کیون نہ اس شبکو روشنی ہووے چند
اک ہی پہلو مین اک فلک پر چاند

رخ چھپائے رہی وہ زلفون مین
ہمکو آیا نظر نہ شب بہر چاند

کہل گیا منہ جو اوسکا سوتے مین
چھپ گیا شرم سے فلک پر چاند

یون ترے جستجو مین پہرتا ہون
جیسے کرتا ہی شبکو چکر چاند

زلفین سر کے نہین ہین عارض سے
نکلا ابر سیہ سی باہر چاند *

عارض یار کے صفائے کا *
لئے پہرتا ہے داغ دلپر چاند

فلک کو ہاتھ سے پایا نہ اوج مرتبہ … مزار بلند
بنانے کیون نہین احباب … مزار بلند
نہ تماشا مین فتح ہوی بیمار خاک ہو گئے
گری جو برق نگاہ مرا وہ شہسوار بلند
غبار سینہ گردون سے ہو جائے
ہوا نہ باد صبا سے مرا غبار بلند
کہ نہ خاک بھی ہو گئی پہ نہ پستی ہمت

بنا نہ کوہ پہ صنم تن مرا مزار بلند
کبھی نہ پہونچیگا اوسکی قد کو تا سرو
اگر لگے سرو صنم ہوا اگر ہزار بلند
دعا کا وصل صنم سے غضب لطف
ہم ای ہاتھ کو کرتے ہین بار بار بلند
نقش قدم ہین تا ہی وہ نہ شم
زمین تمہ کیا ہوا کجہت خاکسار بلند

غیر کو غصہ ترا گو ہو نہ اے دلبر پسند | عاشقوں کو ہین تری بگڑی ہوئی تیور پسند
حور کی خواہش نہ مجکو ہی پری پیکر پسند | دلبر ایسے ہین جو آئی وہ ہی دلبر پسند
منعمون سے ہمکو کافی ہے زمین کو ہی یار | خاکساروں کو نہین سنجاب کا بستر پسند
لعل بہاتا ہی مجہی وہ جو ہوا اونکی لب سے متصل | جو ملی دندان جانانسے وہ ہی گوہر پسند
اوسکی کوچہ مین زمین پر جسم کو آرام ہی | بدلے بالشکے ہی سر کو اوسی تیکا در پسند
محفل عاشق مین آنیکا نکیون انکار ہو | ہمسے نفرت ہی رقیبونکا ہی اونکو گھر پسند
ہم اوٹھین محفل سے بیٹھی آپکی پہلو مین رقیب | بندہ پرور سوچنی دلمین یہ ہو کیونکر پسند
کھینچکر ہر دم کمر سے تیغ دکھلاتا ہی کیا | ای بت خود سر ہمین اپنا نہین خود سر پسند
ہار پہولونکا نزاکت سے نہ پہنی کبھی خوبی | کسطرح سے آئی سونیکا اوسی زیور پسند
کیون نہ بہائی خال انکل تیرے ابرو کا مجھے | کرتے ہین مرد سپاہی تیغ کا جوہر پسند
آپکی کوچی مین آنا ترک وہ کرتے نہین | دیکھہ لینگی خیر غیر اونکو اگر ہی شر پسند
ابرو ہی خم جو اوس قاتل کی دیکھا وقت قتل | ہو گئی اپنے گلی کو تیزی خنجر پسند

عاشقانہ شعر ہین کر رقص مین گائی ہین وہ
اس غزل کا نام انور ہو گیا دلبر پسند

نہ پہونچی آہ رسا ہو اگر ہزار بلند | فرو نہی گنبد گردون سی قصر یار بلند

[illegible]

ہجر میں وہ نہ لکھا جو نہیں شوق کا خط
آنسوؤں سے مری تر ہو گیا سارا کاغذ

خط پہ خط بھیجے روانہ اوسے سو درجہ گئے
اب تو بازار میں ڈھونڈے سے نہیں ملتا کاغذ

شوق دید خط جانا نہیں گیا آنکھوں کا نور
مجکو پیغام زبانی ہوا اوسکا کاغذ

تہا چھپانا جو اوسے راز دل عاشق کا
پیش اغیار لفافے کا نہ پہاڑا کاغذ

عرق شرم نے دہویا یہ مرے حشر کے دن
ہو گیا نامۂ اعمال کا سادا کاغذ

جیسے کاغذ پہ مجھے یار نے خط لکھا تہا
آجتک آنکھ سے ویسا نہیں دیکھا کاغذ

روز آتا ہے مرے گھر وہ لکھونگا اوسے خط
اب تھوڑا سا ہی لیتا نہ بہت سا کاغذ

کھینچکر یار کے تصویر دکھاتا مجکو
اے مصور تجھے ملجائے جو اچھا کاغذ

وصف اب وس شتہ خوبی کے لکھونگا انور
کیوں نہ بازار سے منگواؤں میں اچھا کاغذ

مقدر سے جو پہنچے ہم کبھی بام ماہ طلعت پر
فلک کو رشک سا تہا آیا ہمارا اوج و رفعت پر

تہ و بالا زمانہ ہے خرام ناز سے اونکی
زمیں پر ہر قدم برپا قیامت ہے قیامت پر

اوڑے ہیں ہوش پہولوں کے چمن میں دیکھکر اونکو
تصدق غنچہ بلبل ہے فدا قمری ہے قامت پر

بجز اعمال کچھ لیکر نہ اپنے ساتھ جائیگا
عبث اہل دول کو ناز ہے اس مال و دولت پر

دیا بوسہ لب میگوں کا موڑا منہ نہ سائل سے
دل میکش فدا کیونکر نہو ساقی کے ہمت پر

سبکدو ہون تو عالم خنجر بران سے سر پر
سخت جان مجھسا نہو نیگا زمانہ مین کوئی
ویدہ تر کی نا جو شنا کہون کہ ہر بار نہی
حضرت نوح کا کیا لا ابیگا طوفان سر پر
شعلہ درد و داغ جنون کی بنا سر مین ہوے
کیونکر عمل عقلی اے زندان سر پر
سر خرد و دہلی کا ہم کہ الفت مین
کیون ہو نہ زنجیر ہماد و کا احسان سر پر
ہون الٹی پڑی جنون جا نا گلستان ہم پر
سلسلہ گیسو کا والد ادری پیدا ہوا
[illegible] دوش ہوا عکس و زندان سر پر
[illegible] دون زبان ہم پر
[illegible] ایکا ہو سایہ وہان سر پر
[illegible] جو خورشید درخشان سر پر

وہ بت رقیب سی چہوٹے گا اسخدا کیونکر | بر آئیگا دلِ عاشق کا مدعا کیونکر
رقیب سی جو کرے گرمیان وہ سے پیکر | جلی کباب کیصورت نہ دل مرا کیونکر
نہ دیگا بوسۂ سیب ذقن جو وہ عیسیٰ | بچیگا ہجر کا بیمار بے دوا کیونکر
عجب ہے دیکھکے سینے مین طائرِ دل کو | کمندِ گیسوے جاناں سے بچ گیا کیونکر
وہ کون ہے جو نہین اوسکا دلسے عاشق زار | لقب نہ ہووے دلبر کا دلربا کیونکر
مثالِ دال ہوے نہین پا کر بغل مین کہتا ہون | ہوئے رقیب کے پہلو سے تم جدا کیونکر
بڑا ہی فرق دلو نمین اوسکی باعث سے | کرون نہ غیر کا تلا ہٹے گلا کیونکر
رقیب سامنے بیٹھا ہوا ہے محفل مین | وہ بات ہنسکی کرین ہمسے برملا کیونکر
رسائی پیک صبا کے نہو سکے جس تک | گذر وہان مرے قاصد کا ہو بہلا کیونکر
لیا نہ بوسۂ عارض کیا نہ شکوۂ غیر | گناہ کیا ہوا وہ بت ہوا خفا کیونکر
بہارِ گل ابھی آئے نہین گلستان مین | ہمارا رنگ طبیعت بدل گیا کیونکر
رقیب نے اگر اوسکو نہین کیا گمراہ | ہماری سمت سے دل یار کا پھرا کیونکر
اگر نہ شربتِ دیدار وہ پلائے گا | الٰہی ہجر کا جائیگا عارضا کیونکر

جو صفائے دل نہین انور اوس آئینہ رو کا
تو اپنا حال کرون اوسپہ آئینہ کیونکر

ولہ ایضاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وحشی زلف کو نے سمجھا سیہ بخت ہمین
مرکے اوس رشک سلیمان پہ پہ پائے توقیر

روز نازل ہی بلائے شب ہجران سر پر
اسیر پانؤنکو جگہہ دیتی ہین پریان سر پر

شعلہ رنگ آتش سودا ہو دوسے انور
نحل صحرا جو بنے مر وہا جنبان سر پر

دست صیاد ستمگر سی ہوئے بیکار پر
فصل گل مین آئے آفت عندلیب زار پر

یہ گمان تھا ہو خال بروئے خمدار پر
اوس بت کافر نے رکہی ہی سپر تلوار پر

جہوم کر گہنگہور آئے ہی گہٹا کہسار پر
لطف مے نوشی ہے جا بیٹہین رخسار پر

پہنگیا اوسکا شرار احبب گرا کہسار پر
ہی گمان بجلی کا میرے آہ آتشبار پر

ہی ہمین سی بدزبانی جانجان ہر بات مین
آنکو غصہ کبہو آتا نہین اغیار پر

جاں بجا ہیگی نہ آئیگا جو دم عیسی النفس
زندگی ٹہرے ہی ابتو شربت دیدار پر

عرش کہتی ہین جسی رتبہ ہو اوسکی بام کا
جبہہ سا شمس و قمر ہین آستان یار پر

حشر بر پا ہو گیا اونکی خرام ناز سے
صور کا دہوکا ہو پازیب کے جہنکار پر

دختر رز کو نگاہ بد سے دیکھی گا اگر
ہاتہہ مستونکی پڑینگی شیخ کے دستار پر

رہروان کوئے الفت طالب منصب نہین
تخت شاہی ہے جو بستر ہو در دلدار پر

مست اے پیر مغان رہتے ہین ہم تو بے شراب
جیسی مائل ہی طبیعت اوسکی مےخوار پر

دیوان انور

[illegible]

ہہوٹی آنکہوں سی نہ یوسف کو زلیخا دیکہتی
کیا عداوت ہی کہ پہینکے تو جگر صیاد نے
ہوگئی رشکِ فلک اوسکی سواری سے زمین
پاسبانِ در جو روے گا سمجہکر ناتوان
دمِ خفا جینے سے ایسا الفت ابرو مین ہے
نقدِ دل کیا مال ہی جسکو طلب کرتے ہو تم
تیغِ ابرو کا وہ کسدن کاٹ دکہلاتے ہین
اپنی کشتی کا جو قاتل کو تڑپنا بہا گیا
ڈہیلے آنکہونکی جو اونکی یاد مین بہر آگئی
واعظ کسکو ڈراتا ہی عذابِ حشر سے
ہوگیا ہے حسن بدن ایسا فراقِ یار مین
کوچ کیونکر ہو نہ اپنا جانبِ ملکِ عدم
قتل ہونا بہی ہمارا باعثِ زینت ہوا
یادِ وندلانگلین روان ہین چشم سے وہ اشک صاف
کیسے لگو کئے جفا و جور وہ کرنے لگا

آنکہہ پڑجاتی جو اوسکی حسن روئی یار پر
جب نکالی عندلیب نالہ کرنے دو چار پر
ماہِ نو کا ہی گمان نقشِ سمِ رہوار پر
ہم کمندِ آہ سی پہونچین گے بامِ یار پر
جہمین آتا ہی گلا رکہدے تجہے تلوار پر
جان تک دیتے ہین کر لو وصل کے اقرار پر
ہاتہہ اونکا صاف کب ہوتا نہین دو چار پر
رکہدیا پہاہا نمک کا زخمِ دامن دار پر
غش ہی تصویرِ نگلی کا طالبِ دیدار پر
ناز ہی بادہ کشونکا رحمتِ غفار پر
سبکو سکتی کا گمان ہے ہجر کے بیمار پر
وہ کمر باندہے ہوئے ہین وصل کے انکار پر
خون کی چہینٹین جمگئی جوہر نہین تلوار پر
وارے موتیکے لڑیان آنسوونکی تار پر
ہوگیا ظاہر ہمارا عشق جب سے یار پر

جب نہ اوسنی کیا یہ خانۂ ویران آباد
مہر وش یار کا اس ماہ مین ہوگا جو نہ وصل

ہمنی آباد کیا کنج مزار آخر کار +
یوہین کٹجا ئینگے یہ لیل و نہار آخر کار

وحشی زلف و یا چشم کا مفتون ہے سمجھے
تمنی الفور کو کیا کس مین شمار آخر کار +

کیا چھپیگا رخ روشن تہ دامن ہوکر
ہمین رسوا نہین اوس تنکی محبت مین فقط
زلف مین رخ جو شب وصل چھپایا اوسنے
ہوگئی اوس مہ تابان سی صفائی آخر
ٹھنڈی سانسو نسے تب ہجر مین حال ہوا
کسکو دم بہرتے تری عشق مین دیکھا نہ صنم
دشت وحشت مین ہوئے جیب قبا کی دھجی
یاد عارض مین شب ہجر دل عاشق کو
غازہ ملنی سے نکیون حسن ہو دو بار رخ کا
روح پھر قالب بیجا نمین سمائے فی الفور
عشق رخ کر کے ہوا خط کی نکلنے سے ضرر

شمع فانوس مین ضو دیتی ہے روشن ہوکر
شیخ بتخانے مین جاتا ہے برہمن ہوکر
گہر سیہ خانہ ہوا داد وے ایمن ہوکر
کر لیا کیا فلک پیر نے دشمن ہوکر
دفعتہ سرد بدن ہوگیا گلخن ہوکر
شیخ ناقوس بجاتا ہے برہمن ہوکر
اولجھا ہر خار مین یہ زہے مرا دامن ہوکر
داغ قندیل فلک نے دیا روشن ہوکر
رنگ تصویر چمک جاتا ہے روغن ہوکر
جب یہ سر وہ تھکلی سر مدفن ہوکر
آپ کا منہ نمین گہرے دار گلشن ہوکر

ایسی باتین نکرو دلمین جو آجائی غبار
صاف یہ آئینہ پہر ہو گا نہ میلا ہوکر

دیکہی مانے نے جو اوس آئینہ رو کی صورت
دم بخود رہ گیا حیران سراپا ہوکر

وصل کا کر کے جو اقرار وہ گلرو میرا
ہو گیا خشک ہر اک نخل تمنا ہوکر

جاتی جاتے جو ترس آیا او نہین ٹہر گئے
تہم گیا درد جگر مین مرے پیدا ہوکر

بال کہولینگے اگر اپنی وہ سلجہانے کو
دل صد چاک لپٹ جائیگا شانہ ہوکر

گر صبا خاک اوڑا لائیگی اوس کوچہ سے
چشم انور مین وہ رہجائیگی سرما ہوکر

سہے غم رو کے تڑپے درد دلمین مبتلا ہوکر
اوٹہائین سختیان کیا کیا صنم تجہسے جدا ہوکر

قرار آتا نہین خار الم دلمین کہٹکتا ہی
وہ گلرو اوٹہ گیا ہی جیسے پہلو سی جدا ہوکر

تصور روبرو مین آیا کبہی دلکو نہ کبہی کا
خدا کی یاد بہولا ہی بتو تجہسے آشنا ہوکر

حسن تیرے من جا مین اسپر اوسکی عہد طفلی مین
قیامت ڈہائیگا وہ بت جوان نام خدا ہوکر

سحر تک یاد مین گیسو کے الجہن دلکو رہتی ہی
نہین ٹلتی ہی سر سے رات بہر نازل بلا ہوکر

چہپایا منہ نہین زلف سیہ مین اوسنی دکہلا کر
نہان خورشید بدلی مین ہوا جلوہ نما ہوکر

شب فرقت کی تاریکی سے دم گہٹتا ہی سینہ مین
نہین روشن وہ کرتے گہر مرا بدر الدجا ہوکر

خرام ناز نے اوسکی اثر پایا قیامت کا
ہزارون جہک گئے اور رہ گئی لاکہون فنا ہوکر

یہ شوقِ قتل مین ہاتھ ہے دم بدم ہمت
جو مرد ہی تو گلا آپ کہدی خنجر پر

چراغ مہر درخشاں کی روشنی ہووے
فلک کے آنکھ جو پڑ جائے روئے دلبر پر

نہ ہو جو وہ بت میکش شرابخانے مین
زمین پہ جام کو پٹکون صبو کو پتھر پر

شراب خوار سی میرے جلا کرے زاہد
گناہگار بھی نازان ہی مہر داور پر

حیا سے پردۂ گردون مین چھپکے تارے
چنے جو آب افشان جبین انور پر

پڑا جو ساقیٔ مہوش کے ہاتھ کا پرتو
گمان ہوا ید بیضا کا مجھکو ساغر پر

دیا خدا نے اوسی اوج عرش و کرسی کا
بتونکی شان کا خطبہ پڑھا جو ممبر پر

نہین ہی دامنِ قاتل پہ میرے خونکا داغ
چھپے ہی مہرِ شہادت یہ خونکے محضر پر

وہ بت خدائی مین کہلایا غیرتِ یوسف
خدا نے حسن مین بخشا شرف پیمبر پر

کیا ہی زار رقیب ہجر یار نے ایسا
بنائے موت بھی ڈہونڈہی مجھی جو بستر پر

نہین ہی خال رخِ آتشینِ جانان پر
دکھائی دیتا ہی ہمکو سپند مجمر پر

فراقِ گل مین ہوا ہون نحیف و زار ایسا
گمان خار کا ہوتا ہے جسمِ لاغر پر

بہار موسم گل مین جنون کے داغون سی
گمان سرو چراغان ہی جسمِ انور پر

غیر آتشِ حسد سی جھلسین کباب ہو کر
ہم تم لپٹکی سوئین مستِ شراب ہو کر

فریاد تیرے قاتل اللہ سے کرینگے
ہم داد خواہ خون کے روزِ حساب ہوکر

آمد سنی جو اوسکی آنکھوں میں کر رہا دم
موقوف کوچ ٹھیرا کیا پا تراب ہوکر

روزِ جزا میں انور حامی اگر علے ہیں
آئیگی فردِ عصیان فردِ صواب ہوکر

ختم بیرحمی برنگِ گل ہوئی صیاد پر
خندہ زن ہے بلبلِ ناشاد کے فریاد پر

تیغ کب کھینچی نہیں ہے عاشقِ ناشاد پر
وہ ستمگر مستعد کس دن نہیں بیداد پر

موسمِ گل میں گر باندہی ہے کیوں بیداد پر
تو جیتا ہے کسلیئے بلبل کے اے صیاد پر

اوسکی کوچے میں ہزاروں خون کب ہوتے نہیں
کب گلی کٹتی نہیں حسنِ ستم ایجاد پر

ہمکو اوس رشکِ چمن کا قد وہیں آیا ہے یاد
سیرِ گلشن میں نظر پڑتے ہے جب شمشاد پر

اپنا ہم پیشہ سمجھکر آج کیوں روتے ہیں ہم
حالِ مجنون پر کبھی گہ حالتِ فرہاد پر

کیوں تہِ شمشیر گر تڑپا یہ ندامت ہے مجھے
پڑگئیں چھینٹیں لہو کے دامنِ جلاد پر

حور کہتا ہے کوئی اوسکو کوئی رشکِ پری
کسقدر لطفِ خدا ہے حسنِ آدم زاد پر

نقدِ دل کے کیا حقیقت ہے وہ حاضر ہے حضور
ہم تو وہ ہیں جان دیدیں آپکی ارشاد پر

عشقِ ابرو میں گلا خود کاٹکے مرجائیے
بارِ خون رکھئے نہ اپنا گردنِ جلاد پر

موسمِ گل میں اوجاڑا آشیانِ عندلیب
گر پڑے بجلی الٰہی آسمانِ صیاد پر

بسمل رہے تیغ غم فرقت سے ہمیشہ	سونا نہ میسر ہوا قاتل سے لپٹکر

وہ آپسے آکر جو گلی مل گئے انور
قربان ترے عاشق بنے ہوا دل سے لپٹکر

کوئی بھی واقف نہ تھا اوس کی خبر سے پیشتر	تھی ہمیں عاشق رقیب بد سے بھی پیشتر
پاس عاشق کو بلانا گر اونہیں منظور ہی	دور غیرونکو کرے اپنی وہ گھر سے پیشتر
کر دیا ہشیار اونکو ہاے کیا مینی کیا	کہدیا کیون راز دل اوسکی خبر سے پیشتر
ہر نبی پر ہے تقدم احمد مختار کو	خلقت آدم نہ تھی خیر البشر سے پیشتر
نامہ رخصت لیکے اوسنے مار ڈالا وصل مین	کوچ اپنا ہو گیا اوسکی سفر سے پیشتر
بعد پیغام زبانی اوس سے کہنا قاصدا	کہولکر نامہ مرا دینا کمر سے پیشتر
رہ گئی حسرت جواب نامہ پر شوق کے	آگیا پیک اجل یہان نامہ بر سے پیشتر
سہل ہو جاتی منزل راہ عدم بعد فنا	بار عصیان کا اوتر جاتا جو سر سے پیشتر
اوس یہ خوبی دندانکی جو کرتے ہو ثنا	دہوئے اپنی زبان آب گہر سے پیشتر
خلقت نور محمد کا بیان کیا کیجیے	جز خدا کوئی نہ تہا خیر البشر سی پیشتر
کسطرح کسب ضیا اوس سے نکرتے چرخ پر	نور احمد خلق تہا شمس و قمر سی پیشتر
وصل کی شب تہا جو انور اونکی جانیکا خیال	کی دعا مینے کہ مر جاؤن سحر سی پیشتر

دیوان انور

مجھسے صفائے آئینہ رو سے نہوئیگی
جبتک نہ اوس سے ہوئیگا اغیار سے بگاڑ

بل کہائے زلف روئے صنم پر نہ کسطرح
کافر ہمیشہ رکہتا ہی دیندار سے بگاڑ

اوس سیم تن سے دوستی چہوڑے برا کیا
مفلس کو چاہئی نہین زردار سے بگاڑ

دلکی شب وصال بہی نکلے نہ آرزو
ذکر رقیب پیر ہا اوس یار سے بگاڑ

اچہا پلا کے شربت دیدار کیجئے
عیسےٰ کو چاہئی نہین بیمار سے بگاڑ

لیلو قسم جو پاس کسیکے گئے ہون ہم
خانہ نشین ہین جیسی رہی سرکار سی بگاڑ

پہر کیا وہ دُر فشان ہو زیادہ اگر کری
نیسان کا ابر چشم گہر بار سے بگاڑ

لینی پہ بوسۂ لب شیرین کے وصل مین
لازم نہین حضور نمکخوار سے بگاڑ

سودا دہان یہ جنس محبت کا کیا بنی
یوسف کرے جو اپنی خریدار سی بگاڑ

دیوار بن نہ عشق مین آہوشتین ولا
الفت بتو لینے کرکے نہ غفار سی بگاڑ

انور اگر وہ چہوڑتا ملنا رقیب سے
ہوتا نہ ہمسے اوس بت عیار سی بگاڑ

نکلی قبا پہنکے جو وہ شہسوار سبز
ہو جائے رنگ ابلق لیل و نہار سبز

شاید یہ اوسکی سبزۂ لب کا پڑا ہی عکس
بوسہ لینی ہو نگی کیا لب گلنار یار سبز

نقشہ ہر چمن کا نگاہون سے گر گیا
پہنا جو میر سے گل نے زمرد کا ہار سبز

ساقی بہار اکے آنکہہ دلکو کباب کر
گو تن خمیدہ موسم پیری نے کر دیا
چہرہ پیکا رنگ فق ہی تصور سی ہجر کے
اوصاف زلف لکہنے مین آیا خیال رخ
لاتا نہین ہی راہ پر اوس نغم جوان کو
کہتا ہی کون سر وہی بازار حسن یار
بہولین وطن کو وا دئیے غربت مین سطح
گیا اور سی ہور سم محبت کا حوصلہ

ہی آتش فراق کے تن مین جلن ہنوز
دلمین نگر شباب کا ہی بانکپن ہنوز
گو زینت کنار ہی گل پیرہن ہنوز
پہونچی حلب مین طرہ ہوا تہا ختن ہنوز
پیر فلک کا ہی وہی ہمسے چلن ہنوز +
دن رات گرم غیر سے ہی انجمن ہنوز
آتا ہی یاد وہ بت پیمان شکن ہنوز
بیداد تیری یاد ہی پیمان شکن ہنوز

منڈوائے بال خط کی نہین رحسنی یار نے
چہپایا ہی آفتاب یہ انور گہن ہنوز +

مر گئے جو اوٹہتی ہین گہنگرو تری دلبر آواز
اسقدر نالہ کشی کے شب تنہائی مین
جان سے آگئی عاشق کے تن بیجان مین
دم ترے الفت قامت کا بہر اکر آئی ہین
ہوش کہو دیتی ہے دیوانہ بنا دیتی ہی

اس سبب سے گئی ہی یہ اعجاز سراسر آواز
دیکہہ کے ہوگئے بہاری کی مر دلبر آواز
عالم نزع مین سنکر ترے دلبر آواز
قمریونکی نہین بالائے صنوبر آواز +
پہر ڈہاتے ہی ترے آئی مر دلبر آواز

ہیر حرم تو نہین ہے جبین کے ہم اوس
آئی بہار پہر مجھے سودا ہے
سودا عجب ہے اوس بت پر تو سو چالا کا
نسخے جیو فاکی ہوس ساز نا زکی
فرخ فضا مین باد وہ بت ہاتھ اکی ہوا
قاتل ہے ہم وہ بار بار دل
ابر جمال عشق کے ناز سے
ادہی ہم ہوسکا وصل کسکا

گیسو نہین ہین عارض رشک چمن کے پاس
سو یا لپٹکے یون مین شب وصل یار سے
مجھ بیگناہ کو وہ بلا عیش قبر مین
عاشق کا دھیان کب کسی معشوق کو ہوا
جز وحشیان گوشت کوئی پوچھتا نہین
سوتے آئے مجھکو کوچہ دلدار کے قریب
شیشہ لگائی منہ سے ہی خوشگوار کا
گوہر نمود ہے صدف بحر حسن کا
عالم کو ہے گمان خطوط شعاع کا ❊

بلبل کہان رہے ہین سیاہ نہ گل یاسمن کے پاس
رخ تہا قریب رخ تو دہن تہا دہن کے پاس
سو یا تہا جسطرح شب اول ہو دہن کے پاس
شیرین نہ اکدن کبھی گئے کوہکن کے پاس
آتا ہے کون ہمسے غریب الوطن کے پاس
پرواز مرغ جان ہے کے جاکر چمن کے پاس
ساغر نہین جو ساقی پیمان شکن کے پاس
نکلا نہین ہے خال تمہارے دہن کے پاس
کیا خوش نما جبین پہ شکن ہے شکن کے پاس

مر کر مین تا ابد رہون انور بہشت مین
ہو قبر کربلا مین جو شاہ زمن کے پاس

آیا نہ یار رہگئی دیدار کے ہوس
قسمت ہمین نہ لیگئی اوس گل کے بزم مین
لپٹے جو یاد رخ تو بندھا زلف کا خیال
جنت کی آرزو ہے نہ حورون کا اشتیاق

نکلی نہ چشم عاشق بیمار کے ہوس
بلبل کے دل مین رہگئی گلزار کے ہوس
چھوٹا اگر حلب ہوئی تاتار کے ہوس
دلکو فقط ہے کوچہ دلدار کے ہوس

یارب تو مجھکو پہر ہوئی جا جنون
طالب نہین ہین تخت سلیمان کے اور جاہ
جلوہ ہے نور سے درو دیوار ہوس
جو بار اوس کی ہو جسے تو زلف مین
دل ہے وصل یار بسکار کے ہوس

دیوان انور

اسطرح گھیرے رہتی ہیں اوس یار کو رقیب
جسطرح خار ہوں گل گلشن کے آس پاس

کہدے کوئی یہ بلبل نالاں سے چپ رہے
صیاد پھر رہا ہے نشیمن کے آس پاس

حالاہے خط سبز کا کیا روئے یار پر
سبزہ بہار دیتا ہے گلشن کے آس پاس

کشتہ ہوں چشم یار کا لازم ہے بعد مرگ
نرگس کو بوئیں سب مرے مدفن کے آس پاس

اوداہے لب سے خط سبز گرد سے
سبزہ دکھائی دیتا ہے سوسن کے آس پاس

اے باغبان نہ توڑیو بلبل پہ رحم کر
دو چار پھول ہیں جو نشیمن کے آس پاس

انور یہ نہیں ہیں کاکلیں رخسار یار پر
لگی ہیں ابر کے سیہ روشن کے آس پاس

منصب کے آرزو ہے نہ جاگیر کے تلاش
رکھتا ہوں کوچہ بت بے پیر کے تلاش

چکر میں ہے سبب نہیں ویرانت مہر و ماہ
رکھتی ہیں کوچہ بت ناشنیدہ پیر کے تلاش

سوراخ دل میں کرنیکو نوک مژہ ہیں بس
ابرو کمان عبث ہے تجھے تیر کے تلاش

نامہ بر کی طائر دل کو ہوئے ہوس
قاصد کے مینے جب دم تحریر کے تلاش

لیجائے خاک وہ ترے کوچہ کی سیمبر
اکثیر گر ہوا گر اکثیر کے تلاش

حاضر یہ مرغ دل ہے مرا سمجھے شکار
کیجئے نہ صید گاہ میں نخچیر کے تلاش

بسکہ تنہا مرا دل نہیں یاد آیا بزم میں
جب شمع کے لئے ہوئی گلگیر کے تلاش

دیوان انور

شمع رخ کا تری جب بام پہ جلوہ دیکھا | قمقمہ ہو گیا خورشید فلک کا خاموش
جوش خجلت نے کیا سر بہ گریبان اوسکو | پھاڑ کر دامن یوسف تھی زلیخا خاموش
مرقد قیس پہ آئے تھی کہ دل بہلے گا + | بڑھ گیا اور جنون دیکھکی صحرا خاموش
روئی جانان پہ خط سبز نہین قرب ہین | حضرت خضر ہین گویا لب دریا خاموش
کسکو سکتا تری بیمار کے صورتسی نہین | نسخہ لکھتی نہین ایسی ہین اطبا خاموش
ای فسون ساز وہ ہین سحر کے باتین تیرے | گونگی بول اوٹھتی ہین فوراً نہ تھی گویا خاموش

بات بھولے سے بھی لب تک نہین آتے انور
فکر مضمون دہن نے کیا ایسا خاموش

مجکو نہین وہ زلف گرہ گیر فراموش | سودائیکو ہوتے نہین زنجیر فراموش
یہ شمس و قمر یاد دلاتے ہین شب و روز | کیونکر ہو مجھی یار کے تصویر فراموش
رہتا ہی مرے پیش نظر ابروی خمدار | اک دم نہین سفاک کے شمشیر فراموش
یہ گیسوے سجانکے ہی سودا اسکے کا ماتم | غل کرتے نہین بانوں کے زنجیر فراموش
ای رشک چمن دیکھین اگر باغ کو تیری | حورین کرین فردوس کے تعمیر فراموش
ہی ذکر شب و روز خط و روئے صنم کا | قران ہی فراموش نہ تفسیر فراموش
ہی یاد ترے حال کہی ہی کبک دری کو | بلبل نہین گر ترے تقریر فراموش

تن پہ جامہ جو ہین جوش جنون مین تو نہو
دامن دشت سے یو چھپین گے غبار عارض

تیغ ابرو نے کچھہ کاٹ دکھایا اپنا
فوج خط نے کیا قبضے مین دیار عارض

عشق گیسو ہین سنبل کو جو دیکھون انور
ہون از بسکہ چمن دہر مین یار عارض ✣

مہر و خورشید سے بہتر ہین تمہارے عارض
مردم چشم کو کیونکر نہون پیارے عارض

رنگ مین شوخ گلو نسے ہین تمہارے عارض
کس طرح جسے نہ ہزار دنکو ہون پیارے عارض

نالہ کش فصل خزان مین ہے عبث گلگی لئے
دیکھلی بلبل ناشاد و تمہارے عارض

بے حجابانہ جو وہ صحن گلستان مین پہرین
گل کو بلبل کے نگاہون سے اوتارے عارض

منہ چھپا لو دل بلبل ہوا جاتا ہے کباب
شعلہ ور ہین دم گلگشت تمہارے عارض

بال بکھرا کے بڑا یار نے اندھیر کیا
چھپ گئے پردہ ظلمات مین سارے عارض

دنکو خورشید قمر رات کو شرمندہ ہوا
سامنا کرنے مین کس سے ترے ہارے عارض

رنگ بدلا چمن حسن مین آئی جو بہار
خط نکلنے سے ہین جوبن پہ تمہارے عارض

اوسنے چہرے سے اولٹ دی مرے کہنے سے نقاب
چشم مشتاق کو دکھلا دے بہارے عارض

طالب بوسہ مین کیونکر نہ بلائین لے وہ
جان ودل سے ترے انور کو ہین پیارے عارض

کعبہ کے در پہ سجدہ مبارک ہو شیخ کو
مجھ بادہ کش کو ہے در خمار سے غرض

سودا یہ مجکو خط رخ یار کا رہا
رکھی ہمیشہ وادی پُر خار سے غرض

بیٹھے ہوئے ہین اک بت مہرو کے جا لگی
ای چرخ کیا ہمین ترے رفتار سے غرض

طاق حرم کو طاق پہ رکھتا ہون زاہدا
ہے اوس صنم کے ابروے خمدار سے غرض

ہوتا کبھی گناہ نکرنے کا حوصلہ
رکھتا جو مین نہ رحمتِ غفار سے غرض

کہدون یہ مین خدا کے خدا ہین الصنم
بندہ کو ہے حضور کے سرکار سے غرض

انور زاہدونکو کام تمنائے علی سے ہی
مجکو نہین ہے اور کسی کار سے غرض

ہو گیا دلکو غم درد کا عالم اخلاص
مجکو بہاتا نہین اغیار سے ہردم اخلاص

جی بہلتا ہے نہین یار کا اغیار بغیر
ہے ترقی پہ شب و روز نہین کم اخلاص

روئے رنگین کے تصور مین نہ ہون کیونکر
لالہ و گل سے سدا رکھتی ہے شبنم اخلاص

ہجر مین رو کے دعا مین جو خدا سے مانگون
ای صنم غیر کو ہو جائیگا ترا سم اخلاص

سامنا راحت و آرام کا رہتا ہے ہمین
ہے جہان عاشق و معشوق مین باہم اخلاص

وہ ستمگر سا تہہ جو رہتے ہین تو سب کہتے ہین
ہمسے اس طور کا دیکھا ہے بہت کم اخلاص

وہ ہم آغوش جو ہین پاس نہین غم آتا
دلکو رکھتا ہے ہمارے خوشی خرم اخلاص

کیا عجب ہے جو وہ بت ہے مہرو ار اختلاط
کیون سوز عشق سے نہ دل غمزدہ جلے
کیونکر نہ دیکھ عاشق بیمار اختلاط
ہے جو کہ رقیب سے ای یار اختلاط
اصلاح چاہی نہ اونسے رہی عالم خلاف
ہو وفادار جو وہ غیرت یوسف انور
ہم ... سے کرے وہ بت ... خلاف
سجدہ ... مین در کعبہ الٰہی مین کرون

الفت بڑھا کے اونسے کیا ہے جگو بیان
اونسے ہو فاسد کرتا ہے بیمار اختلاط
ایسا نہ کی حجاب وہ یوسف جمال تھا
غیر سے ابتو ہے سر بازار اختلاط
کسے کہا تھا مجھسے وہ دن ... کے وہ
ایسا کی تھا آپکا درکار اختلاط

دیوان انور

یارب علاج اوسکی ... کیا بیمار اختلاط
سودا ہے ... جان
... وصال صد ... اختلاط
اوسکا ... ہمین ... اختلاط
عاشق ... کیا اختلاط

[illegible]

ہی عیان گرد رخِ دلدار خط ✣ بنگیا ہے سبزۂ گلزار خط ✣

دی رہا ہے داغ دل مہتاب کو ✣ چاند سے رخ پر ترے ای یار خط

سخت جانے سے گلو ہی سخت پر ✣ تیغ قاتل کا نہین زنہار خط ✣

اب مجہی جاتا ہے اوس تک کہہ نہین ✣ آچکے ہین یار کے دو چار خط ✣

مد بسم اللہ مین ابرو ترے ✣ خط ہے یہ مصحف رخسار خط

ای مسیحا نسخۂ صحت وہ ہو ✣ تو اگر بھیجے پئے بیمار خط

شوق کا دفتر نہین ہوتا تمام ✣ جب مین لکھتا ہون پئے دلدار خط

مرغ دل قاصد بنا اللہ ری شوق ✣ جب لکھا مین نے پئے دلدار خط

سبزۂ نوسی ہے گلشن کے بہار ✣ ہو نکیونکر زینت رخسار خط ✣

جا نہین سکتا جہان پیک صبا ✣ کیون پہونچتا ہو وہان شوراخط

دیدۂ مشتاق روشن ہو گیا ✣ ہو گیا کحل البصر اے یار خط

وصفِ خط لکھتا تو طوطے کیطرح ✣ ہو گیا اوڑتے پہ خود منقار خط

یادِ انور سے ہی غافل اس قدر

بہول کر لکھتا نہین وہ یار خط

وصلت ساقی میسر ہو پئے مین جام نشاط ✣ ہی یہی حسرت دکہادی بخت ایام نشاط

پہر اودہر کو تمہین فلک لائے — جاؤ اے مہربان خدا حافظ

گل سے رخصت ہے عندلیب نکلے — غل ہے باصد فغان خدا حافظ

تیرے تیر مژہ کے کشتے کا — اب ہے ابرو کمان خدا حافظ

قتل کرکے کہا یہ قاصد نے — بسمل نیمجان خدا حافظ

آتش غم نے دل مرا پہونکا — منہ سے نکلا دہوان خدا حافظ

سوز فرقت سے شمع وکئے مرے — یون پہکے استخوان خدا حافظ

عیش کرتے ہین وہان غیر ونسکے — ہے ہمارا یہان خدا حافظ

گہر کے جانے پہ کیون بگڑتی ہو — جاؤ اے جانجان خدا حافظ

جان انور نکلے جدائی مین

کہدے آرام جان خدا حافظ

بیکار کیون لی وہان ہم اونکی ہوئے غیظ — پتہر ہو جسکا قلب جگر اوسکو بہائی غیظ

رستم تو کیا ہی شیر کا زہرا ہو آب آب — قاتل کا میرے وہ جو کبہی دیکہہ پائی غیظ

عاشق کو کوئی یار مین غیرونکا ڈر نہین — کیا ابرو لونکا چشم اسد مین سمائی غیظ

بوسے کے لینے پر وہ ہنسی کیون عجب ہوا — قاتل کو رحم آگیا مجبر بجائے غیظ

دیتا ادلٹ پلٹ ہو جوا ولٹی وہ آستین — ہو قتل عام گر نہ قاتل کو آئے غیظ

یون عشق رخ کے واسطے پیدا ہوا دل
پروانہ جیسے خلق ہوا ہے برائے شمع

عشق رخ منیر مین کہل کہلکے مر گیا
کیونکر نہ میرے قبر پہ آنسو بہائے شمع

سوز دروں سی حال یہ پیدا ہے ہجر مین
فانوس ہے بدن دل سوزان ہی بجائے شمع

دیکہی کبہی آستین مین کلائے وہ یار کے
فانوس مین نظر ہی ہمین آئے ضیائے شمع

بہولیگی روشنی تری رخ کی نہ آنکہ کو
ایک گل ہزار بار تجلے دکہائے شمع

تاریکی لحد سی نہین خوف بعد مرگ
داغ غم حسینؑ ہے انور بجائے شمع

بیکسی مین گو نہین میرے سر مدفن چراغ
داغ ہجر یار ہی دل پس مردن چراغ

پیرہن مانع نہوگا نور جسم یار کا
چہپ نہین سکتا کبہی فانوس مین روشن چراغ

گیسوؤن مین اسطرح اوسکا رخ پرنور ہے
جسطرح جیسے ہو شب تاریک مین روشن چراغ

مر گیا مین ہجر بت مین آئی غیرونکی مراد
گہی کے مسجد مین جلائے ہین مرے دشمن چراغ

کیون نہ یاد زلف شبگون سے بجہے داغ کا کنول
آگ کالی کے نہین ہوتا کبہی روشن چراغ

اوس بت زہرہ شمائل نے جو دیکہا جہانک کر
عکس رخ سے بنگیا دیوار کا روزن چراغ

اوس صنم کے زیر ابرو خال کا جلوہ ہے مین
طاق بیت اللہ مین آ کر شیخ ہی روشن چراغ

داغ فرقت اوس قمر کا کم کرامت سی نہین
تا نہ دل مین جلا کرتا ہے بے روغن چراغ

اوس ماہ وش کا تحفۂ آغاز عشق ہی
رغبت سی قلب ازنکیو نکر اوٹھائے داغ

گلدستہ ہاتھ ہوگئی اے نونہال حسن
ایسے تمہاری چھیلے کے عاشق نے کہائے داغ

نالی ہلا رہی ہین پہاڑ و نکو ای جنون
جنگل جلا رہی ہین تمہاری شعلہ ہای داغ

یہ جل رہا ہی آتش فرقت سی سیرا دل
شرما رہی ہی شمس و قمر کو ضیای داغ

انور یہ ای قمر نظر مہر چھپا ہے
کبتک تمہاری ہجر کے دلبر اوٹھائی داغ

ہم یہ جھکی اور نہ سر خم رہا زیر تیغ
کھلگئی قاتل یہ جانبازی کی جوہر زیر تیغ

ابروِ قاتل جو دکھلائی دیے ہنگام قتل
پھر گئی آنکھوں مین سب شکل خنجر زیر تیغ

قتل ہونی سی کیونکر شاد مین جانباز ہون
دیکھنے مین آئیگا روی ستمگر زیر تیغ +

کون ہمسا اس جہان مین عاشق جانباز ہی
رعب قاتل سی ہوئی میلے نہ تیور زیر تیغ

قتل کر ہمین تو ای قاتل نقاب رخ اوٹھا
دیکھہ لین تیرا رخ پر نور دم بھر زیر تیغ

گردش چشمان قاتل دیکھکر ہنگام قتل
یاد مجھہ میکش کو آیا دور ساغر زیر تیغ

شاخ گل تھی تیغ قاتل عندلیب روح کو
صحن گلشن جانتا تھا کوئی دلبر زیر تیغ

قتل ہونا سیرا عالم کو تماشا ہوگیا
اک ہجوم عام دیکھا اپنی سر پر زیر تیغ

قتل ہونا باعث دیدار مجکو ہوگیا
جا پڑی سیرے نظر قاتل کے خنجر زیر تیغ

حضرت یوسف ہین نکو جاہ کنعان کی طرف

دیوان انور

عاشقونکی روح دوڑی پیشوائیکی لئے
وہ کبھی آئین اگر گورِ غریبانکی طرف

یاد مژگانِ صنم مین پہر ہوا جوشِ جنون
پانون بکھیر پڑنے لگی خارِ مغیلانکیطرف

بہولکر دیکھی نہ اونسی صورتِ شمس و قمر
کے نگاہِ غور جسنے روئے جانانکیطرف

خار ہوا ونکی نظر مین لالہ گلکی بہار
بلبلین دیکھین جو اوسکے روئے خندانکیطرف

وہ بھی دیوانہ ہمارے طرح انور ہوگیا
آنکھ جسکی پڑ گئی اوسکے گریبانکی طرف

یون داغِ جدائی سے نہین اپنا جگر صاف
جسطرح کلف سے نہین ہے قلبِ قمر صاف

رخ چہونیکا کیا اوس سے گلا غیر کا کیجئے
قرآنکی قسم کہاکے وہ جائیگا مکر صاف

تشبیہ ترے عارضِ پُر نور سے دیتی
داغونسے اگر دیکھتی رخسارِ قمر صاف

غیرونسے مرے سامنے کر کرکے اشارے
آنکھونمین وہ گھر کرتے ہین جاتے ہین نگر صاف

ہوجائے سخن غضب رخسے جو وہ زلف ہٹا دین
کبنجائی شبِ وصل نظر آئے سحر صاف

آجائی نظر جلوہ وحدت کے حقیقت
ہوگرد کدورت سے اگر قلبِ بشر صاف

بے ہیر بلائی وہ چلے آئے ہین گھر سے
ظاہر ہے مگر جذبۂ الفت کا اثر صاف

مین ہجر مین رویا تو ہوا ضعفِ بصارت
چہرہ ترا ثابت نہین ای رشکِ قمر صاف

پہر کسطرح آئیگا آج بھی شبکو
تسکین ہو کہدیجئے ای رشکِ قمر صاف

[illegible] ہے موت سے برق
ہین گورستان ہے مکان فراق
[illegible] فراق
[illegible] بیان فراق
[illegible] وحشت
[illegible] فراق

رگڑا کرین ہم ایڑیان ونرات ہجر مین
اغیار سے وہ یار رہے ہم کنار حیف +

ساقی شراب وصل پلائے رقیب کو
ہم خون دل پیا کرین لیل و نہار حیف

دشمن ہوا وہ جانکا جسے نقد دل دیا
نکلا نہ ان بتون مین کوئی دوستدار حیف

دل شاد وصل گل سے ہے بلبل بہار مین
پہلو مین اک ہمیشہ نہین وہ گلعذار حیف

آتی ہے موت اور نہوتا ہے وصل بت
سنتا نہین ہے کچھ مری پروردگار حیف

شکوہ بجا ہے ربط بڑھا کر رقیب سے
عاشق کا وہ گھٹاتے ہین عز و وقار حیف

اوس شمع رو کی بزم سے ڈر کر وہ ہٹ گیا
نکلا نہ غیر پر کبھی دل کا بخار حیف +

مجھ ناتوان پہ کھینچ کے وہ تیغ رکگیا
کاندھی سے کب سر کا اوتارا نہ بار حیف

ہوجائین جسکے ہجر مین انور قریب مرگ
آئی نہ انکو وہ تغافل شعار حیف

کیا کرین اے قمر بیان فراق
گر پڑا ہم پہ آسمان فراق

ای قمر داغ پڑگئے دل مین +
پوچھتے کیا ہو تم نشان فراق

اوسنے افسوس ساتھ چھوڑ دیا
تھا نہ جس سے ہمین گمان فراق

آہ و فریاد و نالہ جانسوز + +
ہین یہ سب میرے دوستان فراق

آنسوؤن نے خیال گلرو مین +
تر و تازہ ہے بوستان فراق

[illegible]

سودائے چشم یار مین ہی وحشیونسی کام
شوق وطن ہی مجکو نہ ہی گہر کا اشتیاق

کسطرح سے پہرے نہ بت سنگدل سے دل
آسان نہین ہی شیشہ کو پتہر کا اشتیاق

الکدن ہوا نہ زینت پہلو وہ دلربا
نکلا کبھی نہ عاشق مضطر کا اشتیاق

دیکہین بہار لالہ و گل کیا بہار مین
رلوائیگا لہو رخ دلبر کا اشتیاق

جہنواز ہا ہی خاک تری خاک پا کا شوق
دولت کی آرزو ہی نہ ہی زر کا اشتیاق

ساقی نے دور مے مین پلائی نہ آنکہ بہر
مجہہ بادہ کش کو رہگیا ساغر کا اشتیاق

دیدار اوس صنم کا ہی موقوف حشر پر
مردہ دلونکو کیون نہو محشر کا اشتیاق

جاتی ہین تیرے باغ سے گلچین خفا نہو
لایا تہا یہان فقط ہمین دلبر کا اشتیاق

سودا د فور شوق مین ہی جبہہ سائی کا
گہر سے نکالتا ہی ترے در کا اشتیاق

ابتک پہرا نہ لیکے خط شوق کا جواب
پہڑکا رہا ہی دلکو کبوتر کا اشتیاق

مدت کے بعد نالہ دل نے اثر لیا
اونکو ہوا ہی صحبت انور کا اشتیاق

کو سوز درد سے ہو جل جلکی جگر خاک
نالو نکا ہوا ہے کچھہ اونپر نہ اثر خاک

ممکن نہوا شربت دیدار مسیحا
بیمار جدا انکو مرض سے ہو سفر خاک

اوس گل سے نہ جب وصل ہو گلزار جہان مین
حاصل ہو ہمین نخل تمنا کا ثمر خاک

[illegible] شمع و ساقی قامت کی [illegible] زبان
لالہ کہلا ہوا ہے کلی ہے چمن میں آگ
بادہ کشی کا لطف ہے ساقی لگا ہے ہیں
[illegible] عقیق لب یار ہے ہیں
[illegible] نہ ڈہونڈ کفن میں آگ [illegible]

یہ حال ہے بستر سے اوٹہا نہیں جاتا
کہتا ہے یہ دل ہاتہہ تعشق سے اوٹہاؤ
آفاق میں جو تہے علم و فوج کے مالک
دل لیتے ہے پہر جاینگے آنکہیں تری ہیہات
پروانہ صفت ولکو کریں دست تصدق
کسطرح سے جلکر تری محفل سے نہ اوٹہیں
کانٹا سا رقیبونکی نظر میں ہوں کہٹکتا
عاشق ہیں تو فرقت میں ہمیں ضبط ہے لازم

کہو بیٹہے ہیں فرقت میں تری تاب و تواں تک
پاتا نہیں اوسکو کہیں ڈہونڈہیں کہاں تک
صد حیف نہیں اونکی مزاروں کی نشاں تک
اسباب کا واللہ نہ تہا مجکو گماں تک
پہونچیں اگر اوس شمع شبستاں کے جہاں تک
ہم بیٹہے طعنے سنیں غیروں کی کہاں تک
اے گل ترے فرقت نے کیا زار ہہانتک
مر جائیے پر لائیے شکوہ نہ زباں تک

یہ بیکلی انور کے صبا بہول نہ جانا
ہو جائے رسائی اگر اوس غنچہ دہاں تک

اوس مہر کے الم کے یہ تہی سب بدن میں آگ
محفل میں کیں جو گریباں اوسنے رقیب سے
سو دیمیں چشم یار کے کہینچی جو میں نے آہ
نالہ گرم کا دل یت میں اثر نہیں ہے
پہلو میں یار کے نفس گرم سے مرے

کہینچے جو آہ لگ گئی چرخ کہن میں آگ
شعلوں سے میری دلکی لگے تن بدن میں آگ
آہلو چلی تمام لگی وہ ختن میں آگ
ہو سرو جیسے کبک دری کی دہن میں آگ
بہاگے رقیب جلکے لگی انجمن میں آگ

[illegible]

[illegible]

دیکھا گرین بچا کے نہین چشم غیر سے
رخنہ لگا کے روزن دیوار سے الگ

مجھسے بھی سنئے کچھہ مرے سودے کا ماجرا
باقی کھلے گا پرچۂ اخبار سے الگ

جاتا ہون باغ مین نہ مین دشت نہ سوے دشت
رہتا ہون مین گلون سے جدا خار سے الگ

گردش مین ہین بہی نصیبون کی ساتھہ ہے
جاؤن کہان مین چرخ ستمگار سے الگ

منہ لا کے منہ کے پاس جو باتین بنائیے
بوسے لبون کے لون گل رخسار سے الگ

زاہد پلا رہا ہے چھپا کر شراب زہد
لیجا کے ہمکو صحبت اغیار سے الگ

بازار سے نکل کے وہ یوسف جو راہ لے
بازار ایکلے ور ہو بازار سے الگ

انور وہ کہہ رہے ہین نہ وہیا لگی کہین
سر پھوڑئے ذرا مرے دیوار سے الگ

کیونکر رہون مین کوچۂ دلدار سے الگ
بلبل کے ہوت ہے جو ہو گلزار سے الگ

کیونکر نہ روح ہو بدن زار سے الگ
برسون رہے مسیح جو بیمار سے الگ

کسطرح حال دل کہون اوس یار سے الگ
پاتا مین اکدم نہین اغیار سے الگ

بوسہ لیا ہے ابروے پرخم کا مے سے کہے
گردنکو سر کی کیجیے تلوار سے الگ

دلکو ہمارے شوق سے تو دہ بنائیے
ہم تیر سے جدا ہین نہ صوفار سے الگ

یون ساتھہ سے رقیب کے وہ گل جدا ہوا
ہو جائے جیسے پھول کوئی خار سے الگ

دیوان انور

قاتل تو دست و پا مین اسی ملکی دیکھہ لے
ہوگا ہمارے خون سے پھیکا حنا کا رنگ

اوس گلکی خانہ باغ سی شاد ہے پھر یہ
بدلا ہوا ہے آج جو باد صبا کا رنگ

مہندی لگائی ہاتھہ مین اوس گلکی جب سے قیس
کسطرح جمنے پائی کسی آشنا کا رنگ

اوس خوبرو کی عشق کا کشتہ ازل سے ہون
سٹی کیا ہے رنگ نے جسکے طلا کا رنگ

غیرت سی گل بھی چاک گریبان ہو دیکھکر
اسدرجہ شوخ ہے مرے گلکی قبا کا رنگ

اوس شکل آفتاب کا عاشق ہون اے فلک
سیلا ہے جسکے حسن جبین سے سبا کا رنگ

ایسا ہمارے خون نے کیا اوسکو سرخرو
قاتل بدلگیا تری تیغ جفا کا رنگ

مین کشتۂ فراق ہون تیغ ادا کا غیر
سچ ہے ہر ایک جا پہ جدا ہے قضا کا رنگ

ہے چار دن کی چاندنی انور جمال یار
دیکھا نہ ایک طور پہ ارض و سما کا رنگ

چمن سے اپنا اوٹہائے تو آشیان بلبل
خفا ہوا تری نالونسے باغبان بلبل

عبث عبث تو نکر نالہ و فغان بلبل
بہار آئی گیا موسم خزان بلبل

جھکتے پھرتے ہے ہر اک وشتہ گلشن مین
بہار گل سے ہوئی ہے یہ شادمان بلبل

خدا کیواسطے چپ ہو نہ غل مچا اتنا
کہان گیا ترے نالونسے آسمان بلبل

بچائے اور کی چمن تک جو چھوڑ دے صیاد
فراق گلمین ہوئی ہے یہ ناتوان بلبل

ہے مجھے لیلی شمائل کا جو عشق ✣
قیس مجنون پر لئے جاتا ہے دل

گھٹ کے مرجاؤنگا کوئی زلف مین
کیون اندھیرے مین لیئے جاتا ہے دل

کرکے عاشق اوس بت مغرور پر
کیا خرابے دیکھئے لاتا ہے دل

کرکے الفت اوس بت گلفام سے
رنگ کیا کیا دیکھئے لاتا ہے دل

کیا نکل جاتے ہین اسکے حسرتین
جب اکیلا یار کو پاتا ہے دل

اوسکے بحر عشق مین ڈوبا تو ہے
گوہر مقصد نہین پاتا ہے دل

کس بت سیمین بدن کا ہے خیال
پارہ پارہ کیون ہوا جاتا ہے دل

کسلیے بیٹھے بیٹھے آئے ہمکو یاد
کیا ہوا انور جو گھبراتا ہے دل

عاشق سے ہم بغل ہے وہ جانانہ آجکل
آباد ہے فقیر کا کاشانہ آج کل

گلشن مین بادہ خوار ہے جانانہ آجکل
چھٹتا نہین ہے ہاتھ سے پیمانہ آجکل

پیتا ہون مے حلال ہو زاہد کہ ہو حرام
رکھتا ہون اپنا مشرب رندانہ آجکل

کیا کیا رقیب سوز حسد سے ہین جل رہے
وہ شمع رو ہے مجھپہ جو پروانہ آج کل

مانند جان و دل ہین ہم ایکدم جدا
ایسا بڑھا ہے یار سے یارانہ آج کل

آٹھون پہر بناؤ سے فرصت نہین اوسے
رہتا ہے آگے آئینہ اور شانہ آج کل ✣

دیوان انور

آب و گل مین تری الفت جو ہی شامل قاتل — ہر سخن مو سے صدا آتے ہی قاتل قاتل

بے ترے مر کے بھی کب چین ہی حاصل قاتل — کاٹی کھاتی ہی مجھے گور کے منزل قاتل

پھیر کر تیغ گلے پر جو کیا ہے مجروح — چھوڑ کر جا نہ خدا را مجھے بسمل قاتل

کیون نہ سر دینے کی حسرت ہو مجھے الفت مین — دوش کبتک ہے اوس یار کا حائل قاتل

تیغ ابرو سے ڈراتا ہی مجھے کیون ہر دم — قید ہی ہجر نہین ذبح کے قابل قاتل

مندمل ہو گئی ہین سینۂ صد چاک کے زخم — مرہم وصل ہی جسپر وہ سے حاصل قاتل

در دولت پہ تری کونسا کشتہ ہو دفن — قبر سے روز صدا آتی ہی قاتل قاتل

کسکا نقصان ہے ترے ہجر مین مرنے سے ہوا — مفت مین جنس شہادت ہوئی حاصل قاتل

اوسنے آئینہ مین ابرو کو جو دیکھا اپنے — نظر آنے لگا قاتل کے مقابل قاتل

جان نثار کر دینگے تری فرد مین بیشک ہم بھی — قاتلو نمین نہین ترا جو مقابل قاتل

یہ ادا دیکھکے عشاق گلا کاٹین گے — کر نہ شمشیر کو گردن مین حمائل قاتل

ہو کے بسمل جو تری تیغ کا دم بھرتا ہو — ہر نفس سے یہ صدا آتے ہی قاتل قاتل

خون نہ سنے پھرا اسواسطے دامن تیرا — تا نہو دعوی خون حشر کو باطل قاتل

قتل ہو کر جو گڑو یگانہ تری کوچہ مین — بھارے ہوئیگی مجھے قبر کے منزل قاتل

پھیر کر منہ نہ گلی پر مگر تیغ روان — دم آخر ہین ہین دیدار کا سائل قاتل

شوق دیدار مین بسمل کے ہوا کام تمام — حق مین مجنون کی ہوا پردہ محمل قاتل

جادۂ راہ عدم کیون نہو تیری تلوار — اسکا باعث ہی کہ ہی گور کے منزل قاتل

ہاتھ کیون روک لیا تیغ تو بسمل کر کر — سمجھا انور کو نہ کیا قتل کے قابل قاتل

عاشق سے مانگتا ہی جو وہ گلعذار دل — کہتا ہی دل ہمارا ...

اوس بت کی سوز ہجر مین جلنی کیواسطے
گہ یاد زلف ہی کبھی رخکا خیال ہے
تڑپا کریگا کوچۂ جانانکے یاد مین
کیونکر نہ پہڑ کے طائر بسمل کیطرح سے
کسطرح سے نہ ہجر مین ضبط فغان کرسکی
فیض خیال عارض رنگین سے یار کے

پیدا ہوا تہا کیا مرے پروردگار دل
ہی مبتلائے گردش لیل و نہار دل
مرنیکے بعد دیکہیگے کنج مزار دل ✣
تیر نگاہ یار کا ہی زخم وار دل
اک باحیا کے عشق کا ہی رازدار دل
دیکہا کیا خزانمین گلونکی بہار دل

ابرو کمان نے میرے نظر کے جو اسطرف
تیر نگاہ کا ہوا انور شکار دل ✣ ✣

اوٹہکی جب کہتے ہین وہ جاتے ہین ہم
دیکہکر محراب ابرو تیرا یار ✣
نے خطا جب گالیان دیتے ہین وہ
ابرو مژگان سے ہی ہمکو جو عشق ✣
بیٹہکر کوچہ مین تیرے اسے صنم
راز دل اپنا بیان کیونکر کرین
گیسوؤ عارض کے لکہتے ہین ثنا

دلکو پہلو مین نہین پاتے ہین ہم ✣
خاک پر مسجد کیکو جہکجاتے ہین ہم
دیکہکر منہ اونکا رہجاتے ہین ہم
زخم تیغ و تیر کے کہاتے ہین ہم
دشمنون کے ٹہوکرین کہاتے ہین ہم
یار کو تنہا نہین پاتے ہین ہم
راتدن یون دلکو بہلاتے ہین ہم

لیلی کے یوسف کی گلی سے لگا ئینگے
مانگیں وصل میں نہ تمہارا حجاب ہم

شب کٹ گئی نہ شوق کا دفتر ہوا تمام
لکھنے جو بیٹھے یار کے خط کا جواب ہم

شانہ تمہاری زلف میں جب غیر نے کیا
کیا کیا نہ دل میں کہا یا کئے پیچ و تاب ہم

اولجھن یہ دلکو ہوئی ہے آتے نہیں ہے نیند
کرتے ہیں یاد زلف اگر وقت خواب ہم

دیکھا ہے چاند عالم رویا میں رات کو
یوسف سے اپنی پوچھینگے تعبیر خواب ہم

نظارگی نہ دیدۂ خورشید کو ہو تاب
اوس حور کے جو حسن سے اولٹ دیں نقاب ہم

بس دیجئے نہ گالیاں بدلے رقیب کے
آزردہ اور ہونگے جو دینگے جواب ہم

جانیکا نام لیجئے اے جان نہ وصل میں
رنج فراق کے نہیں رکھتے ہیں تاب ہم

ہوگا نہ پاس توبہ نہ ماہ صیام کا
ساقی پلائیگا تو پئینگے شراب ہم

کیا اعتبار کشتی عمر رواں کریں
بحر جہاں میں آئے ہیں مثل حباب ہم

مرنیکے بعد دونہ اذیت فشار سے
اے قبر ہیں فقیر در بوتراب ہم

اوسکو ہمارے حال پہ انور نظر نہیں
پھرتے ہیں جسکے عشق میں خانہ خراب ہم

دکھائی آہ مرے کب اثر نہیں معلوم
ملی کب آنکی اونکی خبر نہیں معلوم

صفات و ذات صنم میں غضب کا حیران ہوں
پری ہے حور ہے یا ہے بشر نہیں معلوم

دیوان انور

رشک آتا ہے دل صد چاک کو ‏ — زلف شانے سے جو سلجہاتے ہو تم
سر پہان تو خود وبالِ دوش ہو ‏ — تیغ سے کیا ہمکو دہمکاتے ہو تم
چہوڑ گر شانے پہ زلفِ عنبرین ‏ — کسقدر ریحان اتراتے ہو تم
رونقِ محفل کبہی ہوتے نہین + ‏ — روز شب بہر راہ دکہلاتے ہو تم
بیٹہتے پہرون ہو غیرون مین صنم ‏ — پاس میرے آکے گہبراتے ہو تم
ساتہہ آکر غیر کے اے شعلہ رو ‏ — آگ سینے مین لگا جاتے ہو تم
دیکہکر لاغر مجھے وہ شمع رو ‏ — پوچہتا ہے کیون گہلے جاتے ہو تم

جو کہ ہونا تہا وہ اے انور ہوا +
کیون اوسے دل دیکے پچتاتے ہو تم

تیغ قاتل سے نہ ڈر جائینگے ہم ‏ — سر جہکائی بے خطر جائینگے ہم
دیکہکر منہ اونکا رہجاتا ہون مین ‏ — جب وہ فرماتے ہین گہر جائینگے ہم
اونگلیان اوٹہینگے اے رشک پری ‏ — ہوکے دیوانہ جدہر جائینگے ہم
وصل کے بدلے ہے قسمت مین وصال ‏ — فرقتِ جانان مین مر جائینگے ہم
خون ناحق سے شہادت کے لئے ‏ — دامنِ قاتل کو بہر جائینگے ہم
اوس گلے سے جب پھرے دل نے کہا ‏ — تم اودہر جاؤ ادہر جائینگے ہم

دیوان انور

مرجائینگے جو ہجر کے صدمے اوٹھا اوٹھا
شکوا اتو خدا سے تمہارا کرینگے ہم

ونرات وصل مین صنمِ خوش جمال پر
شمس و قمر کو صدقے اوتارا کرینگے ہم

مہمان جو ہوگا خانۂ دل مین غمِ فراق
حاضر ہے نقدِ جان یہ مدارا کرینگے ہم

کچھ کہا کی جان اپنی گنوا دینگے ایکدن
یون دردِ ہجرِ یار کا چارا کرینگے ہم

گہر جائینگے جو آپ تو وردِ کے ہجر مین
دن اپنی زندگی کے گذارا کرینگے ہم

قابو خود اپنے دل پہ نہین جبکہ عشق مین
دلبر کسیلئے خاک اجارا کرینگے ہم

جبتک کہ ہاتھ گوہرِ مقصد نہ آئیگا
دریائے عشق سے نہ کنارا کرینگے ہم

کنجِ لحد مین بھی نہ کبھی چین پائینگے
تمکو تڑپ تڑپ کے پکارا کرینگے ہم

صاحب خفا نہ بوسے کے لینے پہ ہوجیئے
اسطرحکی خطا نہ دوبارا کرینگے ہم

دو دو چراغ دلسے دن آنکھونکے واسطے
کاجل شبِ فراق مین یارا کرینگے ہم

مانندِ خار کھٹکینگے بلبل کے چشم مین
اوس گلسے باغمین جو اشارا کرینگے ہم

اوپچھا کریگا دیکھکی انور دل رقیب
زلفین جو اوس صنم کے سنوارا کرینگے ہم

غیر سے رازدونکی یہ چھپائین ہم تم
لب پہ بھولے سے کوئی ذکر نلائین ہم تم

باغمین رنگ جمانے پہ جو آئین ہم تم
گل تو کیا ہوش ہزار ونکی اوڑائین ہم تم

وعدہ کیا اوسکی ہمکو عبث انتظار ہی
کیا قول اور کیا بت ایار سے کی قسم

مکّار وہ لفریب وجفاکار و بادہ کش
انور کبھی نہ مانتا ان یار سے کی قسم

مداح ہین جس امام کے ہم
عاشق ہین اوسی کے نام کے ہم

چوکھٹ پہ خدا کے سر جھکا کر
اوس بت کے رہی نہ کام کے ہم

شیشے کو لگا دے منہ سے ساقی
محتاج نہین ہین جام کے ہم

ہرگز نہ کہلا دہن کا عقدہ
مشتاق رہی کلام کے ہم

کس منہ سے کرین ثنائے ابرو
کشتہ ہین اوسی حسام کے ہم

کہاتے ہین قسم خدا کے ای بت
بندی ہین ترے مدام کے ہم

دنیا مین بتو نسے کر کے الفت
عقبا کے رہی نہ کام کے ہم

سودا ہی تمہارے گیسوؤنکا
قیدی ہین ازل سے دام کے ہم

اوٹھتی ہین فراق دلربا ہین
ہاتھو نسے جگر کو تہام کے ہم

بیٹھو جو ہین سرنگون وہ چپکے
قابل نہین کیا کلام کے ہم

پائین گے بہشت سر کے انور
خادم ہین حسین امام کے ہم

ردیف النون

دیوان انور

شان حق دیکھتے ہین کب ہین لگی سوئے یار آنکھین
نشئہ بادۂ عرفانسی ہین سرشار آنکھین

خون بہا نا ہوا کیا مدنظر قاتل کو
تو لگر تیغ دکہاتا ہی جو ہر بار آنکھین

کشتۂ ہجر کے لاشہ پہ نہ آیا وہ مسیح
بعد مردن بھی رہین طالب دیدار آنکھین

غیرت گل ہی ترے سرو روان کا چہرہ
پائی ہین رشک دہ نرگس بیمار آنکھین

گیسو و رخ کی تصور مین ہین شغل کہ ہائے
راتدن رکہتی ہین رونے سے سروکار آنکھین

شعلۂ طور ہی گرا اوس بت کافر کا جمال
مثل موسیٰ کے ہوئین میری طالب دیدار آنکھین

لب لعلین کے تصور مین ہی ہر دم مونگہ ریز
یاد دندان صنم مین ہین گہربار آنکھین

سر کو گہسے اگر وہ بت یکتا نکلے
زیر پا خلق بچھائی دم رفتار آنکھین

ہجر جانانہ مین اگر جوشش رقت ہی تھکے
مثل اعمیٰ ہی ہو جائینگی بیکار آنکھین

ترکی خورشید قیامت سی ہی چہرا اونکا
تاب نظارہ کے لائینگی نہ زنہار آنکھین

دیر و کعبہ مین بہی آتا ہی تعشق اوسکا
کیون نہ دکھلائین مجھے کافر و دیندار آنکھین

راتکو خواب مین کعبہ کیطرف دیکھا ہی
شرم سے ہوئینگی اوس بت سے نہ اب چار آنکھین

دیکھ لین وحشی صحرا تو اوڑین ہوش اونکی
کب غزالونکو ملین اوسنے طرحدار آنکھین

حال انور پہ نظر سیمبرونکو کیا ہو
سچ ہی مفلس سے ملاتے نہین زردار آنکھین

[illegible]

شمع رویونکی محبت مین عبث ای انور
دلکو پروانہ صفت اپنی جلاتا ہون مین

وہ جلسے گشتی وہ کے کبھی گر یاد آتی ہین
کٹورے ہی اپنی آنکھونکی لہو مین وہ بجاتی ہین

یہ نوبت پہنچی ہی کہ سحر کو جب وہ جاتی ہین
کسے پہلو نہین آرام درد دلسی پاتے ہین

وہان پہلو مین جا دیتی ہین وہ جب غیر آتی ہین
یہان رہ رہ کے درد دلکی ہم صدمے اوٹھاتے ہین

ارے سنبل نہ ہمسر ہوگا اوس سے ہمسر کرکے
بلا کی پیچ اونکی گیسوے پیچان کو آتے ہین

مزا ایسا ملا قاتل ترے شمشیر کے پہل کا
کہ بسمل زخم کھانی سی نہین منہ کو پہراتے ہین

انسے دیکھنے والی ہین ونکی روے رنگین کے
گلونکی رنگ آنکہون مین ہمارے کب سماتی ہین

گمان رعد ہوتا ہی ہمارے شور و افغان پر
شرارے آہ کے بجلی رقیبون پر گراتے ہین

صبا سے نامہ اوس گل پیرہن کا ہمنے پایا ہی
خوشی سی جامۂ تن مین نہین پہولے سماتے ہین

چمن مین یا الصبا آمد ہی کس طفل مغنی کے
عنادل زمزمے کرتے ہین غنچہ مسکراتی ہین

وہ ہین گرم ستم سینے سے سودے مین نکالی ہین
شرارے جسکے اوڑ کر آگ پانی مین لگاتی ہین

سر بجائی فلک سی کوئے کہد مہر انور سے
نقاب اپنے سنبلگون چہرے سے ہٹاتے ہین

شب فرقت مین کسکو درد فرقت یاد آتا ہی
گلی سی وہ لپٹتی ہین تو صدمے بھول جاتی ہین

گلونسی ہنسکے باتین وہ ادہر کرتے ہین گلشن مین
ادہر ہم بلبلونکے ہوش نالونسے اوڑاتی ہین

ہجر مہرو میں غم و رنج و محن دیکھتے ہیں
آنکھیں صیاد کی پھرتی ہیں ہٹے بالوئیں کہیں
ہے زمین لال شہیدوں کی لہو سے ایسے
کیوں نہ تڑپائیں نمک پاش ہیں باتیں اونکے
زلف پُر پیچ کا سودائی ہوا ہی جب سے
یاد آجاتا ہی وہ روئے مخطط اون کا
ساکنِ دشت ہوں جوشِ جنوں کی بابت
شرم سے بھول وہ جاتی ہیں اکڑنا اپنا
تازگی دلکو گل ترکیطرح ہوتی ہی
بہو لجاتی ہیں وہ صحرا میں ترا ہی اپنے
جا نکانا وکِ مژگا نسے ہی بچنا معلوم

یہ بھی گردش تری اے چرخ کہن دیکھتے ہیں
جگر ٹکڑے ہیں غزالانِ ختن دیکھتے ہیں
کوئی جلاد کو ہم رشکِ چمن دیکھتے ہیں
ہو گئے خندان وہ مرے زخمِ بدن دیکھتے ہیں
دلکو ہم بستۂ زنجیرِ محن دیکھتے ہیں +
جب کبھی رات کو ہم چاند گہن دیکھتے ہیں
بر سوں صورت نہیں ہم راہِ وطن دیکھتے ہیں
قدِ بالا جو ترا سرو چمن دیکھتے ہیں +
جب شگفتہ تجھے اے غنچہ دہن دیکھتے ہیں
وحشتی چشم سے وحشت جو ہرن دیکھتے ہیں
جانبِ قلب و جگر تیر فگن دیکھتے ہیں

سیرِ فردوس ہمیں ہوکے میسر انور
جا کے جو مرقدِ سلطانِ زمن دیکھتے ہیں

کچھ نہ پوچھو جو قلق دلپر گذر جاتا ہیں
اِن بتوں نے تو کوئے مکّار زمانے میں نہیں

موت آتی ہے ہمیں آپ جو گھر جاتی ہیں
نقدِ دل لیکے یہ عاشق سے مکر جاتے ہیں

دیوان انور

مر گئی عشق مین جسکے نہ وہ گلرو آیا
واہ کیا راستہ ہی ملک عدم کا سیدہا

جوش سودا مین یہ ہی ضبط فغانکا باعث
یا الٰہی دل بت مین نہین کرتے جو اثر

تجہسے ملنے نہ دیا گردش گردون ہا ہین
خوف رسوائی اد نہین ہی نہ لحاظ عاشق

نخل الفت سے یہ ہم لیکی ثمر جاتی ہین ہو
اپنی آنکہونکو کئے بند بسفر جاتی ہین

شور نالونکا مرے سنکے وہ ڈر جاتی ہین
پہر کہو نالہ پُر درد کدہر جاتی ہین

داغ فرقت لئی ای رشک قمر جاتی ہین
محفل غیر مین بے خوف و خطر جاتی ہین

آگی انور کے تڑپ یہ و خندان ہوکر
دل کی زخمونمین نمک ٹیسکے بہر جاتی ہین

کب فروغ حسن کا بزم جہانمین غل نہین
غمکدہ وہ باغ ہی جسمین بہار گل نہین

خار غم دلمین کہٹکتا ہی نہین آتے ہی نیند
شیشۂ مے کو مرے منہ سے لگا دی ساقیا

قہر ہین ترچہی نگاہین سحر ہی چشم سیاہ
ہم کہی دیتی ہین ای دل اس بچنا چاہئی

سونپ اسکو بہی ترے دیوانہ گیسو کا ہی

کب چراغ ماہ تابان ترے آگی گل نہین
شور ہی زاغ و زغن کا نغمۂ بلبل نہین

بیکلی ہی جیسے پہلو مین وہ رشک گل نہین
وہ شرابی ہون جسے درکار جام مل نہین

ابرو پر خم ہی بچہو سانپ ہی کاکل نہین
اثر دہا بل کہا رہا ہی دوش پر کاکل نہین

مو پریشانی سبب گلزار مین سنبل نہین

مین مرتا ہون یا مرون غیر تمکین اس سے کیا غرض انکو | رقیبونسی تو اونکی تیوری ارمان ہوتی جاتی ہین

خدا تو ہی بچائیگا بلا سے جان انور کو +
وہ گیسو کہاکی بل گر مار پیچان ہوتے جاتے ہین

ہم اوسے یار کے آنیکی خبر دیتی ہین | یون تسلی دل بیتاب کے کر دیتے ہین
ہوکے طالع مجہی کیا شمس و قمر دیتی ہین | یاد مین رخکی الم شام و سحر دیتے ہین
صدقے ہو جاؤن جو بوسہ دہن انکا ملے | آبرو پاتی ہین جانباز تو سر دیتے ہین
غل ہو اذن جو مچاتے ہین شب خلوت مین | ہمتکی عاشق شیدا کو خبر دیتے ہین
نام گہر جانیکا ہر بار زبان پر لا کر + | مجکو سونے وہ نہین تا بہ سحر دیتے ہین
ہم سے مینوش دعا کیون اونہین دین ساقی | جام امید مئی وصل سے بہر دیتے ہین
توبہ عیسیٰ سے کرین بال ہوئے سر کے سفید | دانت کہی ٹوٹگئی پیغام سفر دیتے ہین
بوسہ سیب زنخدان مجہی دیتی نہین کوہ | شجر باغ محبت کا ثمر دیتے ہین ++
بیقرار سے دل بیتاب کی ہٹتا نہی ہے | پیاس سی ہاتہ جو سینی پہ وہ دہر دیتی ہین
پہوٹ کر بہ گئی ایسی دم جوش گریہ | کہ دکہائی ہی نہین دیدۂ تر دیتے ہین
حضرت عشق سی توبہ نکرین کیون اے دل | بتکدہ گہر کو خدا کے یہی کر دیتے ہین
حوصلہ خاک حسینو نسے محبت کا نکرین | دل عشاق کو برباد یہ کر دیتے ہین

نہین جب وعدہ وفا اسکا الیقین اونکی لگون سی [illegible]

[illegible] ابھی دیکھو [illegible] سر یار [illegible]

[illegible] عاشق [illegible] کیا [illegible]

[illegible] الفت کی [illegible] ہوتا ہین

[illegible] ہوتا ہین

ردیف النون

[illegible] ہوتا نہین

[illegible] ہوتا نہین

جو اونکی مانگ خط مستقیم ہے مشہور
اوسی لکیر کے انور فقیر ہم بھی ہین

ہزارونکو تجسس ہے نہین وہ جا بجا پھرتے ہین
ہمین کب خوف ہی گر فکر مین اغیار پھرتے ہین
وہ یوسف ہمکو ملتا ہی نہین بیکار پھرتے ہین
وبال دوش مجکو ہو گیا ہی بار سر اپنا
گلا کیونکر نہ ہمکو کاٹنا مد نظر ہوئے
رہا کرتا ہی کسکا ساتھہ کسنی گھر چھڑا یا ہی
مکان غیر مین پردہ نشین وہ رشک غنچہ ہی
ہوا ہی موسم گل مین پر چرچہ بادہ خوارونکا
نہین معلوم کسدن نخل بیسر بار ور ہوگا
یہ صورت انتظار یار مین ہی خاک راحت ہو
ہوا ہی قتل منظور نظر عشاق ابرو کا +
زمین وہ ڈھونڈتی ہین ای فلک اپنی مزارونکے
ہوا ہی سر مین سودا جب سے تیری زلف پیچانکا

جدھر دیکھو ادھر عاشق تمہارے یار پھرتے ہین
تمہارے راہ الفت سی قدم کب یار پھرتے ہین
مقدر آزمانیکو سر بازار پھرتے ہین
سنا ہی جیسے وہ باندہی ہوئے تلوار پھرتے ہین
نگاہ ہو تیغ صنم کے ابروے خمدار پھرتے ہین
نہین کچھہ حال کھلتا ہی کہان سرکار پھرتے ہین
تلاش شربت دیدار مین بیمار پھرتے ہین
بغلمین مثل دل شیشہ لئے میخوار پھرتے ہین
ریاض دہر مین کبتک ہمارے یار پھرتے ہین
ہر اک جانب کو اپنی دیدۂ بیدار پھرتے ہین
کسی دلسی لئے وہ خنجر خونخوار پھرتے ہین
نہین عشاق کوئی یار مین بیکار پھرتے ہین
غل و زنجیر مین جکڑے ہی تجکو ہم یار پھرتے ہین

[illegible] گلرخان ہوتا نہین

[illegible] بوستان ہوتا نہین

[illegible] ابرو کا عیان ہوتا نہین +

[illegible] جان ہوتا نہین

[illegible] ہوتا نہین

وہ سوال بوسہ [illegible] ہوتا نہین

[illegible] عیان ہوتا نہین

[illegible] ہوتا نہین

[illegible] خزان ہوتا نہین

قاف

دشمن جان ہے جسم نقد دل لیکر ہمیشہ
عشق مین ایسا غضب جانجان ہوتا نہین
ایسا ای دل کہ شاعر کوان مین اگر گلزار مین
عشق کی تاثیر سے ہمدم وہ پیمان ہوتا نہین
ہمالک ہے ہمت کر نہین کرتا ہے وہ
نہ نشانی سے وہ کسدن بدگمان ہوتا نہین
جان گیا الفت میں مجھ مریض ہجر سے
حال پر سامان وہ سر بیکاران ہوتا نہین
ہندو خال ناز سے کے سنبل ہمکنار مین

قاف مین چین و حلب مین اور شہر مصر مین — اوس صنم کے حسن کا چرچا کہان ہوتا نہین

ہجر قاتل نے کیا ہے جسطرح صد چاک دل — ٹکڑے ٹکڑے اسطرح سینہ سے کتان ہوتا نہین

تیغ ابرو کا وہ کہاتا کاٹ وہ قاتل نہین — دوش سے سر کا جدا بار گران ہوتا نہین

کب نہین عاشق اوترتے گھاٹ سے شمشیر کے — بحر خون کب کوچۂ قاتل مین روان ہوتا نہین

ہو کے دشمن زیر کیا ہمکو کرے گا آسمان — پیر کے اعضا مین پھر نوجوان ہوتا نہین

تو لگر تلوار دہمکاتے ہو کسکو دم بدم — جان نثارونکو مہر بجان خوف جان ہوتا نہین

جنگاہ مین آگ کسدن اے جوان لگتی نہین — نالۂ دل کب مرا آتش فشان ہوتا نہین

یاد کر کے عارض پر نور اوس خورشید کا — کب دل پر سوز سرگرم فغان ہوتا نہین

جان نثاری کی دکہائی کسکو جوہر سر فروش — مشتری جانکا وہ سفاک جہان ہوتا نہین

نیت منعم نکیون ہو مال و دولت سے خراب — دیکھلو رزق ہما جز استخوان ہوتا نہین

غیر کو ممتاز کرتا ہے بت گردون جناب — حال عاشق پر کبھو وہ مہربان ہوتا نہین

رو کے جاتا ہے سر کیسے بال زلفونکی نہین — مہر عالم تاب لی سے عیان ہوتا نہین

بھول کسدن توڑتا گلچین نہین گلزار مین — کب دل بلبل پہ جور باغبان ہوتا نہین

دلکو کرتا ہے مشبک تیر مژگانکا خیال — زینت پہلو جو وہ ابرو کمان ہوتا نہین

جسطرح رسوا کیا مجکو تمہارے عشق نے — اسطرح بدنام کوئی جانجان ہوتا نہین

جو ساتھی تھے جدا ہو کر وہ پہونچے | عدم کے ڈھونڈتے منزل ہمیں ہین
بلائی عشق گیسو کا یہ قفل ہے | سر عشاق پر نازل ہمیں ہین
بہ شوق قیس یہ لیلے سے کہتا | اوٹھائی پر وہ محمل ہمیں ہین
یہ غزہ ہے ترے دزد حنا کو | ید بیضا کے قابل ہمیں ہین
سر مقتل مزار اپنا بنا ہے | نشان کوچۂ قاتل ہمیں ہین

چھپائے ہین وہ انور وصل اغیار
کہیں کیا ہر طرح قائل ہمیں ہین

قریب بتان مین جو آئے ہوئی ہین | وہ یاد خدا کو بھلائے ہوئی ہین
نہین کام کچھ گھر سے ہم دلجلونکو | ترے در پہ دھونی رمائی ہوئی ہین
صفائی جو غیر وکنے مد نظر ہے | وہ عاشق سے آنکھین چرائے ہوئی ہین
سوا اونکی کیا دیکھین صورت کسیکے | قسم مصحف رخ کی کھائے ہوئے ہین
یہ گیسوی پر خم وہ دام بلا ہین | مرے مرغ دلکو پھنسائے ہوئی ہین
مرے سمت دیکھین وہ محفل مین کیونکر | رقیب انکسی آنکھین لڑائے ہوئی ہین
ٹپکتا ہون سرمند آتے نہین ہے | وہ زانو جو اپنا ہٹائے ہوئی ہین
وہان تیغ باندھی وہ نکلی ہین گھر سے | یہان ہم بھی سر کو جھکائی ہوئی ہین

دیوان انور

طلبگار اجل ہم فرقتِ رشکِ مسیحا ہین
نہین لیتے ہین یہ سیانسین الصیتم بیمار فرقت کے
فریبی دوسرا ایسا نہین عالم کے پردے مین
اجل آنکہین چرائے کہاے ہے عبث بیمار فرقت کو
نہین اغیار کو پہلو مین اپنے وہ بٹہاتی ہین
بنایا عشق مین کچہ ہمنے جز ذلت اوٹہانیکے
کیونکر تنگ آ کون آونگی آرائش کے ہاتہو نسے

یہان کسکے کہنے سے چہوین قلب پر صدمے گذرتی ہین
محبت کا تری دم صورتِ ناقوس بہرتے ہین
رہا کرتے ہین صحبت غیر سے ہمسے مکرتے ہین
کہ اونکی طالب دیدار کب عرضے سے ڈرتے ہین
اوٹہانکی ہماری صاف وہ تدبیر کرتے ہین
گو انکے نقد دل مٹہی ہوئے افسوس کرتے ہین
یہان نصفین بگڑ جاتے ہین وہان گیسو سنورتے ہین

پری کہتا ہے کوئی حور الور کوئی کہتا ہے
خدا جانے تجہے ہم کسکو محبت پر گمان کیا کیا گذرتے ہین

کب خیال ابرو دلبر نہین +
دل رخ جانان سے روشن نہین
چشم گریان بعد مدن بھی ہے سیاہ
ہجر کے کیونکر اوٹہائین سختیان +
خون دل سے فرقت مے نوش مین
جبہہ سا جیسے در جانان پہ ہین +

کب مرا دل کشتۂ خنجر نہین
رات کالے زلف سے بڑہکر نہین
آتش دوزخکا ہمکو ڈر نہین
دل ہمارا اے تیغ کہ تیر نہین
چشم کا خالے کبہی ساغر نہین +
ای طبیبو ہمسکو دردِ سر نہین

[illegible]

آئینہ سا رخ تمہارا دیکہکر
حیرتی کب روح اسکندر نہین

خوشنما لکہے ہوئے تفسیر سے
خط نمایان مصحف رخ پر نہین +

ہے سراپا وہ صنم یوسف جمال
فرق اتنا ہے کہ پیغمبر نہین

ہون ازل سے مین غلام بوتراب
ڈر فشار قبر کا انور نہین +

نشتری واقف نہین وہ غیر بتا دیتی ہین
خوابسی فتنہ کو یہ لوگ جگا دیتی ہین +

ہین وہ بیکیش کہ شب ہجر مین جی کے بدلے
خون دل پیتی ہین ساقی کو دعا دیتی ہین

یاد دریا دلی آتی ہی جو اوس ساقی کے
سیل ہم چشم کے چشمو سنی بہا دیتی ہین

بہول جاتا ہی گلستان مین اکڑنا اپنا
سرو کو جب قد بالا وہ دکہا دیتی ہین

شوخیان اونکی غضب کی ہین چمن مین دم سیر
گل پہ ہنس ہنس کے ہزار ونکو رلا دیتی ہین

یاد جب کرتے ہین اوس غیرت مہ کا ہم
آہ سی گنبد گردونکو ہلا دیتے ہین

ہوش آتا ہی مگر کہلتی ہین غش سی آنکہین
جب بو گیسوئے مشکین کی سنگہا دیتی ہین

نالی وہ شعلہ فشان ہین ترے سودائی کے
آگ جو وادئی غربت مین لگا دیتی ہین

تیرہ بختی مری یہ ہی کہ ہوا کے جہونکے
شمع تربت کو سر شام بجہا دیتی ہین

برچہیان دلکو ہین پلکین وہ نکیلی اونکی
وہ نشیلی آنکہونکی غزالونکو بہگا دیتی ہین

دیوان انور

[illegible]

وہ صنم بیباک ایسا ہی جفا کرتا نہین
غرق ہوتا ہی جہاز عمر بحر عشق مین

کیا زیر زلف کان کا بالا ہی ہل رہا
بجلی چمک رہی ہے یہ ابر بہار مین

آزار عشق نے مجہی ایسا کیا نحیف
جسم نزار ہل گیا بستر کے تار مین

دفتر سیاہ کرتے ہین کاتب عبث عبث
دیوانونکی عمل نہین آتے شمار مین

منہ اپنا روز ہجر نے آخر دکہا دیا
وصلت کے شب گذر گئی بوس و کنار مین

دشمن ہوا وہ جانکا جس سے لگایا دل
پہر وفا نپائے کسی دوستدار مین

رحمت سے اوسکی دور نہین ہے جو بخشش دے
مین کس حساب مین ہون گنہ کس شمار مین

انور جمال یار کے تعریف کیا کرون
کہتی ہین سیکڑون کہ ہے یکتا ہزار مین

تیغ ابرو کو اوٹہا کر فیصلہ کرتا نہین
سر وبال دوش ہے قاتل جدا کرتا نہین

شانہ کرکے وا وہ کب [illegible]لف دوتا کرتا نہین
عاشقونکی سر پہ کب نازل بلا کرتا نہین

صدمہ ہائے ہجر مین کتنیک سہون اس ہجر مین
اوس صنم کے وصل کا سامان خدا کرتا نہین

اپنے پہلو مین بٹہا کر شفقت و الطاف سے
خوش دل غمگین مرا وہ دلربا کرتا نہین

قرب و دوری مین کبہی حاصل ہے مجہہ اوس یار کا
دل سے تصویر خیالی کو جدا کرتا نہین

عشق بت مین کچہہ اثر ہوتا نہین [illegible] کے
وعظ مین کیا کیا سخن واعظ بکا کرتا نہین

بتکدہ مسکن ہے اپنا کام کعبے سے نہین
بت کا بندہ ہون کبہی ذکر خدا کرتا نہین

دیوان انور

کب تڑپنے سے نہین ہوتا زمین کو زلزلہ
آسمان نالونسے اپنے کب ہلا کرتا نہین

کیا تمہاری بیوفائیکے شکایت کیجیے
اسطرحسے کوئی دل لیکر دغا کرتا نہین

ہجر بت مین جانجائی تہا یہ منظور خدا
یہ سمجہکر اپنی قسمت کا گلا کرتا نہین

دل غربت انور لگاتا تہا بتان دیر سے
بیوفا سب ہین کوئی انمین وفا کرتا نہین

مذہب کا پاس عشق مین زاہد ذرا نہین
المین بتونکی یاد ہی ذکر خدا نہین

کب عشق رخمین دن ہمین رہتے کٹا نہین
کب رات یاد زلف مین سمجہا بلا نہین

بولا طبیب دیکہکے بیمار عشق کو
یہ درد لا علاج ہے اسکی دوا نہین

عاشق کے دلکو توڑ نہ انکار صلح سے
اے بت خدا کیواسطے کعبہ کو ڈہا نہین

جوش جنون نے اہل وطن کو چھڑا دیا
غربت مین کوئی غم کے سوا آشنا نہین

ظلم و جفاؤ جور کا شکوا انکیون کرون
آئینہ رو یہ دل مرا فولاد کا نہین

سونچو تو ایک بوسے کے لینے پہ جانجان
تمنے ہمین زبانسے کیا کیا کہا نہین

پہلو مین دل ہے دلمین ہے اوس جانانکی یاد
کہنیکو دور ہے یہ وہ ہمسے جدا نہین

شمشاد قد یہ صدقے ہے رخ پر نثار گل
وہ کون ہے جو یار کے اوپر فدا نہین

جور و جفاؤ ذلت و بدنامی و قلق
اے دل بتونکی عشق مین ہوتا ہے کیا نہین

[illegible]

خاک ہو کر دامن قاتل سے لپٹوں کسطرح
اپنے کشتے کی لحد پر وہ گذر کرتا نہیں

سوتے کب پاتے ہیں اوسکے ساتھ ہم آرام سے
کس شب وصلت میں غل مرغ سحر کرتا نہیں

صورت سوزن نہ غش عاشق کو آئے دیکھکر
بام پر اسواسطے وہ رخ ادہر کرتا نہیں

دم بدم عشاق پر ابرو کا خنجر تیز ہے
خون ناحق سے وہ کافر در گذر کرتا نہیں

خط رقم کرنیکی طاقت ضعف سے کب ہے مجھے
یہ خبر اوس بیخبر کو نامہ بر کرتا نہیں

شرمگین بیتاب ہے اوسکے روئے آتشناک سے
منہ جو خورشید فلک اپنا ادہر کرتا نہیں

گردنین کسسے ہزر کٹتی ہیں تیغ ابرو سے نہیں
تیر مژگان سے وہ کب بسمل جگر کرتا نہیں

اوسکی چشم سرمہ گین پر دل لبہاکر کشتگان
کسکو ظالم کشتۂ تیغ نظر کرتا نہیں

ناصحا سمجھو سراپا ہو ہمین عشق یار مین
تیرا سمجھانا مرے دلمین اثر کرتا نہیں

توڑکر توبہ جو مے پیتے گیا گنہ زاہد کیا
خاطر معشوق سے کیا کیا بسر کرتا نہیں

رات کب کٹتی ہے نہین ہمکو بدلتی کروٹین
ہجر مین ہمکین کب درد جگر کرتا نہیں

آسمان کو خاک بہائی مجسے نا لانکا وصال
یہ کسی کا خلق مین آباد گہر کرتا نہیں

بدلے جوہر ہیچ انور عیب بین ہین خلق مین
جز مذمت کے کوئے قدر ہنر کرتا نہیں

یاد گہہ رخ تو کبھی زلف سیہ فام کرین
اوسکی فرقت مین بسر یون سحر و شام کرین

[illegible]

سر رہا تنہا قیس گرد و بیاباں انکھو ... [illegible]

[illegible]

کیا طالب قضا نہیں ہا ہو نسی عشق کے
ہنستے ہیں سنکی نالۂ عاشق بتان ہند
مشکل عدم طریق محبت ہی ہولناک
سیب ذقن سنگہا ؤ کہ دل ہی مرا ضعیف
سر مین بہرے ہے تیرے خاک در مہ لقا کا عشق
نکم وار شوق سے کر دا برو کے تیغ کا
یا راستہ ٹہک گیا یا گہر ملا نہیں
دیوانہ ہوکے عشق مین تیرے نکل گیا
بس چاندنی آکے دیکہی حضور رجاہ

عاشق غم فراق سے کب نفسہ گر نہیں
اللہ انکو سور قیامت کا ڈر نہیں
ٹہکہ نہیں مقام نہیں راہبر نہیں
بیمار کا ہی نفع تمہد اصنمر نہیں
صندل کے احتیاج نہیں درد سر نہیں
عاشق کو جان نثار کو مرنیکا ڈر نہیں
لیکر جواب خط جو پہرا نامہ بر نہیں
دلکی مجہے خبر مرے دلکو خبر نہیں
صاحبکی اب وہ بات نہیں وہ نظر نہیں

انور ہے چشم تر مین سمندر بہرا ہوا
مجرم اگرچہ ہون پہ جہنم کا ڈر نہیں

ہوگا نہ بعد مرگ اندہیرہ مزار مین
بعد فنا لحد جو بنے کوئے یار مین
نکلا ہی دم جو گہٹ کے شب انتظار مین
تشبیہ کس سے دیجیے دندان یار سے

ہی رشک شمع دل داغدار مین
گلگشت باغ خلد ہو کنج مزار مین
آنکہین کہلی ہین حسرت دیدار یار مین
ہیرے کہین وہ چمک نہ در شاہوار مین

مطلع ان الھ

[illegible]

ملال دل مین اگر وہان نہین تو یہان بھی نہین
بچہوڑین غیر کو وہ اونسی کون کہتا ہے
بلائین مجکو ویا آپ ہی سے گہر آئین
ادہر وہ جانکی دشمن ادہر خفا احباب
نہ یاد اونکو ہماری ہے ہین نہ اوسکے فکر
اودہر نقاب ہے رخ پر ادہر تصور زلف
ہمارے اونکی طبیعت ہے ایک الفت مین
وہ جہکی آئی تہی ہستی بکو چلی گئے شبکو
نہ چاہ غیر کے اونکو نہ ہمکو اور کا عشق
بے لقا وہ صنم ہے مین جن ہون الفت مین
ہے ایک رنگ ہمارے اور اونکی محفل کا

فساد و قصہ و شر وہان نہین تو یہان بھی نہین
جو جاہ مد نظر وہان نہین تو یہان بھی نہین
کسی طرحکا خطر وہان نہین تو یہان بھی نہین
علاج درد جگر وہان نہین تو یہان بھی نہین
لحاظ و پاس اگر وہان نہین تو یہان بھی نہین
اگر طلوع سحر وہان نہین تو یہان بھی نہین
نصیحتون کا اثر وہان نہین تو یہان بھی نہین
کسیکو اونکی خبر وہان نہین تو یہان بھی نہین
اگر خیال دگر وہان نہین تو یہان بھی نہین
عیان طرز بشر وہان نہین تو یہان بھی نہین
جو دو ہی کا گذر وہان نہین تو یہان بھی نہین

غرالی دونو جہان مین برونکی ہے انور
صعوبتون کی سفر وہان نہین تو یہان بھی نہین

ہزارون دل لئے وہم دیکی دلبر اسکو کہتی ہین
دکہا کر دل ہمارا وہ صنم خوشنود ہوتا ہے

سیاہ وہ چشم مردم مین فسونگر اسکو کہتی ہین
رولاکر ہمکو ہنستا ہے ستمگر اسکو کہتی ہین

ہمارے صبر پہ صیاد لعبد فریح کہتا ہی
زمین سے آسمان تک ہی جمال یار کا جلوہ
نظر جس شخص کے پڑتے ہی اوس پر نور مجسم پر

نہ تڑپا ہو کے کشتہ مرغ بے پر اسکو کہتی ہین
خجل ہی مہر انور روے انور اسکو کہتی ہین
نکلجاتا ہی منہ سے شان داور اسکو کہتی ہین

بدلکر قافیہ انور غزل ایسی کرو موزون
کہین سن سنکی سامع طبع انور اسکو کہتی ہین

وہ ہم تک آپ کی خواہش دل اسکو کہتی ہین
تڑپتا دیکھکر بسمل کو اپنی وہ نہین خندان
کیا دامن اوس قاتل کا انسان خون کی چھینٹون سے
کھلا راز دہن اوسکا نہ تھا یہ آئی کمر اوسکی
جدا اتنو نہین اک دم بشکل دل وہ پہلو سی
بنی نادان نہ الفت مین بجی بد نام تجھ سی
منور گھر ہوا اوس سی عاشقون کی دل مین پروانہ
بلندی تر جہابی نے کیا ایماہ پائی ہی
کسی نے چاند کو پوچھا جو اونکی بزم مین شب کو
لیا جب تک نہ وعدہ وصل کا اوٹھی نہ ہم در سے

کیا ہی رام تنکو عشق کامل اسکو کہتی ہین
بہت تڑپتا ہی نمک خم خونیہ قاتل اسکو کہتے ہین
نہ تڑپا مین نہ تھی شمشیر بسمل اسکو کہتی ہین
اسی کہتی ہین عقدہ اور مشکل اسکو کہتے ہین
پریکو کر گیا تسخیر عامل اسکو کہتے ہین
کیا ظاہر نہ راز عشق عاقل اسکو کہتی ہین
ضیا کہتی ہین اسکو شمع محفل اسکو کہتی ہین
عمارت ہین جہان کی عرش منزل اسکو کہتی ہین
دکھا کر رخ وہ بولا ماہ کامل اسکو کہتی ہین
زبردستی اسی کہتے ہین سائل اسکو کہتی ہین

دیوان انور

جسطرح وا رہی ہی لب سوفار راتدن
ہوں ہیں کشادہ ہر فرقہ کے دہان زخم
وعدہ خلاف کوئی بھی ہوگا نہ ایسا
ہا مر وقت اونکی جلوے کی تکرار راتدن
آتے نہیں ہیں ہوکے تو ہو وقار راتدن
تاثیر برق نالۂ شمشیر ... دل زار راتدن

دیوان انور

صحبت اوٹھا کے غیر کے بگڑا ہی پھر مزاج
ہوجائیگی صفائی کسے دن تو آپ سے
چپ ہیں سوال وصل کا دیتے نہیں جواب
بیٹھے ہیں میرے پاس یہ وٹرہی رقیب کا
برگشتہ راہ عشق سے ہوتا نہیں ہے دل
ہمسے یہ چھپا کے روز بلاتا رقیب کو +
ہم سے کی جام وصل جو ہیں مست سرور ہین
کسدن نصیب ہوتے ہیں عاشق کی دیکھی
زینہ بلند ہوتا ہی منصور کے طرح
عاشق کے خستہ حالی یہ کہاتی نہیں ترس

عاشق سے بات بات یہ جھنجلائے جاتے ہین
کو چھیں ورنہ اسلیئے ہم آئے جاتی ہین
دیوانہ ہمکو جان کے گوائے جاتے ہین
سینے مین دل دہلتا ہی گھبرائے جاتے ہین
زاہد فریب دیتے ہین بہکائے جاتے ہین
اچھا نہیں ہی یہ تمہین سمجھائی جاتی ہین
وہ آپ آپ ہوتے ہین شرمائی جاتی ہین
لب غیر اونکی گھر سے نکلوائے جاتے ہین
عشاق زلف دار پہ کھنچوائے جاتی ہین
ہنس ہنس کے غیر سے ہمین رولوائی جاتے ہین

عاشق کے دلکو توڑتے ہین کچھ خطر نہیں
انور خدا کے گھر کو یہ بت ڈہائے جاتے ہین

بیکار کب ہین خادم سرکار راتدن
کسوقت ہم بیان کرین اپنا راز دل
نیرنگیوں سے چرخ کے گلزار دہر مین +

ہی یاد زلف و رخ سے سروکار راتدن
تمکو تو چھوڑتے نہیں اغیار راتدن +
گذرے نہ ایک تنگ پہ زنہار رات دن

سودائے زلف ورخ کی پریشان تباہ ہین
ان کو بنا دیا ہے سروکار رات دن

عاشق کے قتل سے نہین غافل مین کوئی دم
باندہے ہوئے ہو پہرتے ہین تلوار رات دن

کیا سرگذشت شیفتۂ زلف ورخ کہے
مر مر کے کاٹی ہجر مین ای یار رات دن

دیوانہ اوس پریکا رہا ہین تمام عمر
زنجیر کے بپا رہی جھنکار رات دن

کیون شاد ہو نہ آٹھ پہر عندلیب دل
پہلو مین ہے وہ غیرت گلزار رات دن

پردہ نقاب کا نہ اوٹھاؤ تو شب وصال
ہو جائے عکس رخ سے نہ ای یار رات دن

اوس سیمبر کا کرتے ہین نظارہ مہر و ماہ
کیا لوٹتا ہے دولت دیدار رات دن

بکہرے جو بال زلف کے دن رات ہو گیا
چہرہ کہلا تو ہو گئے ای یار رات دن

پہلو مین وہ صنم جو نہو گا یہ فکر ہے
کیونکر کٹینگے ای مرے غفار رات دن

مضمون ہوا نہ دفتر پر شوق کا تمام
انور لکہا کئے خط دلدار رات دن

وحشت مین آئے وحشت کوئی جانان اب کہان
ورنہ آدم سے ملا ہے باغ رضوان اب کہان

کٹ گئے وصلت کی شب عشرت کا سامان اب کہان
فرقت بلقیس ہے بزم سلیمان اب کہان

ہو گئے گیسو چہپا گئے چہرہ نمایان اب کہان
ظلمت شب ہے ضیائے مہر تابان اب کہان

نالہ کش کنج قفس مین ہو نہ کیونکر عندلیب
ہے وہ اب کہان صحن گلستان اب کہان

دیر و حرم کو دیکھکے حیران ہون کیا کرون
الفت کرون بتون سے کہ عشق خدا کرون

عاشق سے جور و ظلم اوٹھانیکے واسطے
کیا ای بتو خدا سے تمہارا گلا کرون ✤

کہتا ہی یہ طبیب مرے نبض دیکھکر
آزار لا علاج کے ہین کیا دوا کرون

خنجر گلے پہ پہیر کے مر جاؤن ہجر مین
کبتک خیال ابروے قاتل کیا کرون

وہ بت جو بوسہ ابروے پرخم کا دی مجھے
شکر خدا کا کعبہ مین سجدہ ادا کرون

بوسہ دہن کا مانگ کے ہون ایسی منفعل
بولین نہ پہر حضور جو ایسے خطا کرون

روؤن جو بحر حسن کے گوہر کی یاد مین
سیلاب اشک چشم سے طوفان بپا کرون

پہلو مین صبح و شام رہی جو بسان دل
ایسی صنم پہ جان نہین کیونکر فدا کرون

ساقی سے وصال اگر دن ہوئے نصیب
خون جگر فراق مین کبتک پیا کرون

آرام آئے جب کسے پہلو نہ ہجر مین
کیونکر تجھے نہ یاد مین ای دلربا کرون

جاکر حرم مین بھی تجھے بھولون نہ ای صنم
ناقوس کیطرح سے ترا دم بھرا کرون

جا جا کے بزم غیر مین اوس شمعرو کے ساتھ
پروانہ وار کسلیئے شب بھر جلا کرون

کیونکر یہ بات ہو سکے انصاف کیجئے
تمکو برا رقیب کہے مین سنا کرون

پہر ہو آنکھ اوس مہ تاباں سے خطا
کیون گردش فلک کا نہ انور گلا کرون

کرتا ہون سیر صحرا رہتا نہین ہون گہر مین
زلف پریکا سودا جیسے ہوا ہی سر مین

ظاہر مین وہ نہان ہی باطن مین روبرو ہے
پہرتا ہی شکل مردم آٹھون پہر نظر مین

نوک مژہ کا اوسکی جاتا نہین تصور
کانٹا کہٹک رہا ہی ہر دم مرے نظر مین

دہوکا تمہارے رخکا بیشک ہمین گذرتا
دہبا اگر ہوتا ای مہر وش قمر مین

عاشق بھی راستے مین سینہ سپر نکیون ہو
تلوار آج باندہی آتے ہین وہ کمر مین

زلف سیاہ جیسے دیکھی ہے اوس صنم کی
اندہیر ہو گیا ہی عالم مرے نظر مین

ہوتا ہی درد دلمین کیون کھینچتا ہی قاتل
پیوست ہو گیا ہی تیر مژہ جگر مین

کروٹ ادہر کو بدلو ٹک پہیر کر نہ سوؤ
وصلت کی شب ہے جانی عرصہ نہین سحر مین

سوئے تمہین نہ دینگے وصلت کے رات ہمتو
کیا لیجیگا جاکر آرام اپنے گہر مین

زلف صنم سے دعوی بت ہونا ہمسری کا
ہوتا جو پیچ و خم بھی عنبر مین اور اگر مین

پہلو جو اپنا خالی پاتا ہون اوس صنم کا
دیوانہ وار شبکو پہرتا ہون سارے گہر مین

ماہ فلک جبین ہی زلف سیاہ شب ہی
ملتی ضیائی رخ ہی ای مہر وش سحر مین

دندانکا اوس پریکا جاتا نہین تصور
موتی بہرے ہوئے ہین انور کے چشم تر مین

مر گئے ہین ہجر مین ہم اونکو خبر کچھ بھی نہین
ہین یہ بیکار کہ نالو نمین اثر کچھ بھی نہین

[illegible]

کشش عشق ترا ہم بھی اثر دیکھتے ہین
کب وہ کھینچ کے لاتا ہے ادھر دیکھتے ہین

کیا سزا پاتی ہین یہ دیدۂ تر دیکھتے ہین
بے اجازت تجھے اے رشک قمر دیکھتے ہین

ہم اس وسعت جہان زیر و زبر دیکھتے ہین
صاف ہوتے ہین وہ صف آپ جدہر دیکھتے ہین

ایسے ہم آتے کہ وہ بانیٔ شر کہتا ہے
خیر پھر ملکی اوسے بار دگر دیکھتے ہین

رات بھر آنکھ جھپکتے نہین اک پل اپنے
راہ اے ماہ ترے چار پہر دیکھتے ہین

روئے خندان وہ دکھاتے ہین تو ہٹا کر گیسو
کسطرح تھمتے نہین دیدۂ تر دیکھتے ہین

ہم بھی ہین غیر بھی ہین تیغ وہ کھینچی تو سہی
کون ہوتا ہے بھلا سینہ سپر دیکھتے ہین

گھر سے شمشیر بکف سیر کو وہ نکلین تو
کون بڑہ بڑھکے بڑہا دیتا ہے سر دیکھتے ہین

چہوڑتی غیر کو ہین ملتے ہین یا عاشق سے
کیا ادہین ہوتا ہے منظور نظر دیکھتے ہین

دلمین بویا ہے ترا نخل محبت ہمنے
ہاتھ کیا آئے ہمین اسکا ثمر دیکھتے ہین

کسطرح پہونچنگے ہم ملک عدم تک افسوس
پاس اپنے نہین کچھ زاد سفر دیکھتے ہین +

یار کے حسن کا شہرہ ہے فلک تک پہونچا
چشم حیرت سے اوسے شمس و قمر دیکھتے ہین

حسرت قتل مین بیزار ہے دم جینے سے
یاد قاتل مین گران دوش پہ سر دیکھتے ہین

یہ بنا کاٹ ترے تیغ مین پایا ہمنے
عوض زخم بدن زخم جگر دیکھتے ہین

رو کے کہتے ہین دم نزع مرے بالین پر
دیکھا جاتا نہین یہ حال مگر دیکھتے ہین

[illegible]

[illegible]

ڈہونڈنے جاتا ہون گہر سے خاکِ پا اوسکی
دیکہئے کب دیر کو لیجائے کعبہ سے مجہے

بعد ذکرِ روے جانان لکہہ رہا ہون وصفِ خط
سنکے اوس گلرو کی باتین اوڑتے ہین ہوش و حواس

بے اجازت آپکی زلفونکا بوسہ لے لیا

آزماتا خواہش اکثر مین تقدیر ہون
خبرِ عشق بتا کئی دیکہتا تاثیر ہون

قاریِ قرآن ہون نہین اور کاتبِ تفسیر ہون
باغِ عالم مین برنگِ بلبل تصویر ہون

لائقِ تعزیر ہون اور قابلِ زنجیر ہون

حشمتِ دنیا کے انور آرزو بیکار ہے
کیا یہ رتبہ کم ہے مجکو ذاکرِ شبیر ہون

نقدِ دل لیکے ہین سب اوسکی خریدار نہین
بن سنور کے جو وہ بیٹھے ہین طرحدار نہین

ملکی اوس غیرتِ یوسف کی خریدار نہین
آگئی یاد تمہاری خطِ عارض کے بہار

کیا ستم ہے مرے رونے پہ کہڑے ہنستے ہو
زیست ہوجائے جو مرجائین غمِ فرقت مین

یاد مژگان کبہی آئے کبہی ابرو اوسکے
منہ کے لگ گئے عوض آپ بپا کرتا ہون

دہوم اوس غیرتِ یوسف کی ہے بازار نہین
جلوہ مہتاب کا آیا ہے نظر تارون مین

بلبلین پہول لئے پہرتے ہین منقار نہین
پہول آنکہونکو جو نظر آئے کہین خار نہین

ہمسایہ درد نہین کوئی جفاکار نہین
کیون نہ طالب ہے ت اوسکی طلبگار نہین

کبہی تیر نہین گہر سے اور کبہی تلوار نہین
مجہسا میکش نہین ساقی کوئی میخوار نہین

چهپے کیونکر نه قلب عاشقان اوس گلکے محفل مین
سر مو بهی نهین کچهه فرق مژگان اور نشتر مین

کسے دین گیسوے جانانسے نسبت دونون ناقص هین
نه هی پیچ سنبل مین نه وه خوشبو هی عنبر مین

اوترکر حلق عاشق مین کهین مردم نهین لیتا
غضب کے آب هی اوس قاتل عالم کے خنجر مین

میان یار کا مضمون و عنقا هی نهین ملتا
همائے فکر اپنا هی مثال چرخ چنبر مین

کیا دیوانه ان لیلی وشونکی عشق نے همکو
بسان قیس لکهتا تها جنون اپنے مقدر مین

چمن کے سیر مین اوس سے لپٹکر خوب روتا هون
درازی اوسکی قد کے کچهه جو پاتا هون صنوبر مین

تپ هجر صنم نے کردیا یه زار آخر کو
تن لاغر همارا مل گیا هی تار بستر مین ٭

اسیر بیکس الم اوس بلبل ناشاد سے پوچهو
بهار فصل گل مین جو رهے صیاد کی گهر مین

نهین هی گر تلاش قوت هم گوشه نشینونکو
غذا کیڑونکو پهونچاتا هی وه رزاق پتهر مین

تمهارے عارض پر نور سے دیتے اوسے نسبت
نهوتین چهائیان گر عارض ماه منور مین

سوال وصل کا لکها نه خط مین کچهه جوابا وسنے
لکهی تهی کاتب تقدیر نے فرقت مقدر مین

نهین جوش غضب سے سرخ آنکهین تیرے ساقیکی
شراب ارغوانی هے بهری نرگس کے ساغر مین

کسے زنجیر پهناتا هی اوسکی زلف کا سودا
یه کڑیان جهیلنا هین دیکهیے کسکے مقدر مین

کهین صورت نهوا اوس سے وصل کی یا هو وصال اپنا
نهین هی هجر صنم کے تاب اب الله اکبر مین ٭

بسگیا پہولونکی خوشبو سے دماغ انور
کوچۂ رشک چمن سے جو ہوائین آئین

سنبل سر وہ زلف خوشبو مین اگر سی کم نہین
رنگ مین رخسار بھی گل ہای تر سی کم نہین

کم شب یلدہ مین چہرے سے اوٹہاؤ تو نقاب
روشنی مین عارض تابان قمر سے کم نہین

پھر سجدہ سر جہکائین کیون نہ اوسکو دیکہکر
بیت ابروے صنم کعبہ کے گہر سے کم نہین

پارۂ یاقوت ہین لبہای رنگین یار کے
دانت آب و تاب مین سلک گہر سے کم نہین

مستعد ہی نامہ لیجانے کو اوس دلدار تک
طائر دل بھی ہمارا نامہ بر سے کم نہین

لیچلا ہی گہر سے ہمکو کوے جانانکی طرف
جادۂ الفت مین دل بھی راہبر سے کم نہین

دیکہنی والے ہین ہم بھی اک ذرا کیمیا نگے
جوہر اپنے نظر تیری نظر سے کم نہین

دیکہکر قمری کو سودا ہوگیا کیونکر باغ مین
وہ قد بالا صنوبر کے شجر سے کم نہین

آگیا طوفان نظر جب جوشش گریہ ہوا
چشمہای تر ہمارے ابر تر سے کم نہین

آتش فرقت جو ہے اوس شعلہ رو شعلہ ور
زندگی مین گہر ہمین اپنا سقر سے کم نہین

کل چلے جانا گہر اپنے آج رہجاؤ یہین
رات آئی اے قمر وش دوپہر سے کم نہین

شام سے وہ کالی زلفین ہین مشابہ سر بسر
عارض پرنور دیکھو تو سحر سے کم نہین

زینت آغوش اے انور جو ہے وہ حوروش
وصل کی شب گہر ہمین جنت کی گہر سے کم نہین

سیر گلشن مین جو شمشاد چمن کو دیکھون

وہ قد بالا مین

دل نشانہ ہو

تمنا ہی جنون لیجائی گھر سے پھر بیابانمین
پھرے پھر خون پائونکا سرِ خارِ مغیلان مین

نہین ٹپکی ہین آنسو چشمِ تر سے یادِ دندانمین
بھرے ہین دانہ ہائی گوہرِ کمیاب دامان مین

نہ رکھا تار باقی دستِ وحشت نے گریبانمین
لگائی آگ نالون نے مرے صحرا کی دامانمین

گلا ہم دل جلونکو ہو نکیونکر سرو مہری کا
نہ پہلو گرم اک شب بھی کیا تمنے زمستانمین

حسن سپہر ہم سمجھین نکیونکر ای پری تمکو
ستارونسی زیادہ ہی چمک ماتھی کے افشانمین

قیامت یادِ قامت سی یہ لائی جوشِ سودا مین
نظر جب پڑ گئی شمشاد پر سیرِ گلستانمین

کیا ہی حسرتِ دیدار نے دیوانہ پریونکو
تمہارے حسن کا شہرہ جو پہونچا ہی پرستانمین

حبابِ خضر کو گذرا گمان چشمۂ حیوان
بسینہ جب نظر آیا ترے چاہِ زنخدان مین

مجھے ڈر ہی نہ بل آجائے اونکی دستِ نازک مین
وہ کنگھی کر رہے ہین دیر سے گیسوئے پیچان مین

رہائی دی نہ مجھکو الفتِ گیسوئے سودے نے
رہی زنجیر پائونمین بسر کی عمر زندان مین

کیا ہی خشک دریا کو ہمارے گرم آہون نے
بپا طوفان ہوا ہی دیدۂ تر سے بیابانمین

پلک جھپکا نہین سکتا ہون کانٹے دل مین چبھتے ہین
کسی پہلو نہین آرام یادِ نوکِ مژگان مین

طپش ہوتے نہین موقوف دلکی جوشِ گریہ سے
تماشا ہی مکان جلتا ہی اپنا عینِ باران مین

دکھایا خانۂ صیاد ہمکو تو اسیری نے
مبارک ہم صفیرو ہو تمہین رہنا گلستانمین

لگی سر نے پڑے تنہا حیاتِ جاودان اپنی
حبابِ خضر نے پایا مزا کیا آبِ حیوانمین

تھم جا کہ تیرے جوش رُلانے سے یہ خوف ہی
تاہم بھی کچھ نہ بیان کرین حال قلب کا
نظارہ کر کے کہتے ہین مردم یہ یار سے
کیا کیا دلِ حزین نہین ہوتا ہی بیقرار
سمجھا کہ آج اُوسکو لگا لائین راہ پر
ہی چشم انتظار سوئے در لگی ہوئی
کہتا ہی دل یہ فرطِ محبت سے وصل مین
ہو خاک لطفِ زندگی بدتر ہی ہونے سے
آئین وہ بلانے مرے گھر خدا کرے
جاؤ نہ بن سنور کے سرِ شام بام پر
ہنستا نہین ہونٹ او بانہ مین اسلئے
دیدار کے ہی وصل مین آنکھونکو آرزو
عنقا کیطرح گم کمر یار ہو گئے +
بکھرا کے بال دوش پہ تم چھوڑتے تو ہو
یہان صدمۂ فراق وہان وصل غیر سے

ڈوبے جہاز غم نہ اے چشم تر کہین
باتین وہ کر کے غیر سے دیکھین اوُدھر کہین
ہمنے تو ایسا نہین دیکھا بشر کہین
پہلو سے میرے اوٹھکی وہ جاتے ہین گر کہین
ملجائے ہمکو وہ بتِ گمراہ گر کہین +
لیکر جواب خط کو پھرے نامہ بر کہین
انجانے دیکھی نہ ادا ہمنین عمر بھر کہین
دورِ فلک سے ہم کہین وہ قمر کہین +
دکھلائے آہ گرم ہمارے اثر کہین
دیکھے نہ بد نگاہ سے تمکو قمر کہین
آزردہ ہمکو وہ نہ چلی جائین گھر کہین
اولٹی نقاب رخ سے وہ رشکِ قمر کہین
کیا کیا تلاش نہ آئے نظر کہین
اوُلجھی سوئے زلف سے ہوئی کمر کہین
ہر شام غم کہین تو خوشی کے سحر کہین

کہو کیون غیرت بلقیس مشہور عالم مین
تمنا کرتے ہین جسکی حسن کے پریان پرستان مین

ترے پہلو سے اوٹھجائے نگین وہ یار گہر اگر
طبیعت کس طرح بہلی پریکے بزم انسان مین

سوار اوس پری کی کب ہمارے گہر مین آتی ہی
گذر بلقیس کا انور ہوا بزم سلیمان مین

وحشت غربت مین نہ اشکون سی ہوا تر دامن
رکھیا خار مغیلان نے الجھکر دامن

خون نسے سیر جو قاتل کا گیا بہر دامن
ہو گیا دعوی خون کے لیے محضر دامن

جوش وحشت مین گریبان تھی طوق گردن
وقت رفتار ہی زنجیر کا لشکر دامن

عمر بہر بادہ کشی سے نہ کبہی کے توبہ
حیف مین پردہ دنیا سے اوٹھا تر دامن

روشنی شمع کے فانوس مین چھپتی ہی کہین
کیا چھپائیگا ضیائے رخ انور دامن

یاد مین اہل وطن کے جو ہی تر اشک بھی
تر ہوا اوس غربت کا سراسر دامن

کرتے ہین جنکے شب ہجر جو اوس نے آنسو
ابر بارانسے مشابہ ہی سراسر دامن

کیا ندامت ہوئے قاتل سے تو کیا مجکو
تر ہوا خون نسے مر صورت خنجر دامن

خوف ہی خاک نہ لپٹے ہو کسی عاشق کے
بیٹھکے اوٹھتا ہی وہ یار جھٹکر دامن

یار نے عارض گلگون جو چھپایا اپنا
بنگیا تختۂ گلزار سراسر دامن

ای ستمگار ترے خون نسے افشا ہوکر
رنگ وکھلائیگا کیا کیا دم محشر دامن

[illegible]

پھر انور ہر نگاہِ خشمگین اوس ترک کے
خنجر ابرو سنان نیشتر سے کم نہین

رخصت طلب ہوئے ہم ہمین نے اجل نہین
روز ہجر کا وقت ہی یہ خوشی کا محل نہین

کہنے پہ کب قیت کیجے اوسکو عمل نہین
کسدن ہمارے یار کے رد و بدل نہین

تشریف آپ لائے جو کل نہین
ایجان دلکو اجتلک آئے کل نہین

آتا ہی وہ مسیح عبادت کے واسطے
ای روح تھم ذرا ابھی تن سے نکل نہین

باتین نہ ترش کر لب شیرین سے تند خو
عاشق کے حق مین زہر ہین اوگل نہین

کب بوسہ لینے پر نہین ہوتا وہ خشمگین ✣
کشتہ زادکی خنجر ابرو پہ بل نہین ✣

ہونا تھا جو ہوا مجھی سمجھا رہی ہے عقل
دل دیکے یار کو کفِ افسوس مل نہین

لیتے نہین جو آپ مرا دل نہ لیجیے
کچھہ اسمین آپ سے ہمین رد و بدل نہین

ابرو کے بوسہ لینے پہ اتنا نہ روٹھیے ✣
آزردگی کا جا تجہان پہ محل نہین

کسِ کسکا تھا ہجوم نہ قاتل کے تیغ پر
اک مین فقط وہان پہ گرا سر کھل نہین

سر کانہ پانون کہتا ہی مجسے یہ شوخ قتل
بے سر کٹائی کوچہ قاتل سے ٹل نہین

جب مر گئے تو یاد بھی کرتا نہین کوئی
ای یار سچ یہ بات ہی جہوٹ مثل نہین

روزِ ازل سے تو ہی غلام ابو تراب
ذکرِ فشار قبر سے انور دہل نہین

دیوان انور

[illegible]

لہو عاشقونکا بہا جانتے ہین

[illegible]

ستم خوب اے دلربا جانتے ہین

اوسی کا ازل سے ہون بندہ مین انور
کہ جسکو نصیری خدا جانتے ہین

دیوان انور

فرقتِ برق وش مین کب یہ چشم
غیرتِ ابرِ نوبہار نہین

موئے ابر خم کو کس سے نسبت دون
مشک و عنبر بھی بیحدار نہین

رحمتِ حق کا کبھی نہین ہے حساب
میرے عصیان کا گر شمار نہین

درِ پیرِ مغان پہ بستر ہے
کوئے مجبا بھی بادہ خوار نہین

ناتوان ہجر نے کیا ایسا
تارِ بستر سے جسم زار نہین

اے قمر تیرے سوز فرقت سے
کون دل ہے جو داغدار نہین

منتظم ہے یہ وصلتِ جانان
زندگے کا کچھہ اعتبار نہین

آرزو ہے وہان گرے انور
بعد مردن جہان فشار نہین

جبین تیرے بدر الدجا جانتی ہین
رخِ صاف شمس الضحی جانتے ہین

صنم جو کہ تمکو خدا جانتے ہین
خدا کو بتاؤ وہ کیا جانتے ہین

خدا کے قسم ہم محبت بتون کے
بلا جانتے ہین بلا جانتے ہین

یہ عالم ہے فرطِ محبت سے اپنا
دل و جان سے تمکو سوا جانتی ہین

جو رخ کو سمجھتے ہین مہر درخشان
تو خال جبین کو سہا جانتے ہین

نہین اپنے مرنیکا کچھہ مجھکو غم ہے
وہ ٹھوکر سے مردہ جلا جانتے ہین

[illegible]

چمن میں فصل بہار آئے پھڑک رہی ہیں قفس کے قیدے	
	رہائی ہوتی نہیں کسی کے ہزار سو غل مچا رہے ہیں
خدا دکھائے نہ صبح وصلت اوٹھے گا ہم سے نہ بار فرقت	
	صنم سے رخصت ہے اپنی رحلت اجل کے پیغام آ رہے ہیں
یہاں ہے منظور جان نثاری نہیں ہے الفت میں جان پیاری	
	دکھا کے مژگاں وہ کٹاری ہمیں تو ناحق ڈرا رہے ہیں
ہوئے یہ شوخی گلبدن کی ہٹا کے پہلو میں آنکھ میرے	
	یہ اونکی وناسی دل کی تھے ہنسا کے ہمکو رلا رہے ہیں
رفیق و ہمدم جو کل تھے اپنے بچھڑ کے ایسا لحد میں سوئے	
	جواب تک نہیں میں اونکی ہزار اونکو جگا رہے ہیں
ہمیں ہے زلف پری کا سودا پہاڑ سر پر گرا بلا کا +	
	وطن سے اب کچھ نہیں علاقہ ہوائے صحرا کھا رہے ہیں
وطن کو غربت میں یاد کر کے دکھائی ہم نے عجب تماشے	
	تڑپ کے کھینچے وہ گرم نالے کہ آگ بن میں لگا رہے ہیں
گرا جو کوچے میں اونکی مرکر اوٹھائی صد منو نہ مینی صند	

[illegible]

دیوان انور

غیر دشنام نہ بوسہ لب میگون کا دیا
سیر سے ساقی نے کبھی مُنہ نہ لگایا مجکو

گم کیا فکر مضامین دہن نے ایسا
آکے بالین پہ اجل نے بھی بنایا مجکو

ہوتے ہیں شیفتہ ان لالہ رخون پر دل سے
باغ عالم میں عجب رنگ دکھایا مجکو

چشم فتان سے سہی بزم اشارا کر کے
اوس پریزاد نے دیوانہ بنایا مجکو

اے صنم ہے نہیں کسیکا ترے جلوہ کا ظہور
جسطرف آنکھ پڑے تو نظر آیا مجکو

آستان وس بت مہوش کا چُھٹا کر انور
دربدر گردش گردون نے پھرایا مجکو

دہن یار تو آتا ہے نظر کم مجکو
پھر ہے اسباب پہ امید تکلم مجکو

بال بکھرائے جو اوس نے لگا کر افشان
شب یلدا میں دکھائے وہی انجم مجکو

ہوگیا خار گلو نکا مجھے خندان ہونا
یاد اوس یار کا آیا جو تبسم مجکو

دل غنچہ گوشہ نشینی میں کیا ہے حق نے
بوریا فقر میں ہے مالش قاقم مجکو

کشتی عمر جو ہو غرق عجب کیا اسکا
جوش رقت ہے سمندر کا تلاطم مجکو

کہین کوسون نظر آتا نہیں ساحل جسکا
دیدۂ تر نے دکھایا ہے وہ قلزم مجکو

حشر کیدن بھی نہ وہ طفل سخن بھولا
ہے صدا صور کے آواز ترنم مجکو

دل جو بہلائینگے اغیار مرے تربت پر
یاد بھولے سے کرو گے نہ کبھی تم مجکو

اے طبیب تپ فرقت کی نہین کوئی دوا دیدۂ عیسیٰ کی سوا

سہل اجل ہوتی ہے گر شربت دیدار نہو دور آزار نہو

پہر گلگشت چمن اوٹھ کی چلے آپ تو ہین پہر یہ تشویش ہمین

حشر برپا کہین صاحب ہم رفتار نہو فتنہ بیدار نہ ہو

آئی سر پر نہ بلا اور نہ سودائے سیہ نکوئی پیچ پڑی

دام گیسوئے بتان سے جو سروکار نہین دل گرفتار نہو

باغ عالم مین نہ جبتک گل امید کہلی بیکلی کیون نہ رہے

زیب آغوش جو وہ غیرت گلزار نہو جینا کیون خار نہو

کیون رخ بت کا نہ الفت مین نظارہ کرون کیون گنہگار نہو

دلسی وہ شیفتہ سیمبر جسمار نہو جو کہ دیندار نہ ہو

سوتستم کم نہین عاشق کے لئی ہجر صنم وہ نہ اللہ یہ غم

وہ دل آزار اگر در پئے آزار نہو کوسے آزار نہو

جیسا سودا مجہی اوس غیرت یوسف کا ہوا ایسے بٹہلا دلا

کوئی انگشت نمایون سر بازار نہو اسطرح خار نہو

سچ ہے سودا تم محبت کا زمانے مین بر اشک نہین اسکو دوا

وہ کلفت وار یہ مصفا ہے
چاند سے کیا ملائیے دل کو

عشق بت مین نہ سنیئے عالم کے
ایسا پتھر بنائیے دل کو

ہوگیا ہے فراق مین مردا
رشک عیسیٰ جلائیے دل کو

نہ بگڑ کر سدہارئیے گہر کو
ساتھ لیتے ہی جائیے دلکو

ہے خطا وار اسے کمان ابرو
تیر مژگان لگائیے دل کو

شوق تیر اسے فگنے ہوا ہی اوہ نہین
خاک تو وہ بنائیے دل کو

وہ خفا ہین تو تو یہ کہہ الور
دیجئے مجکو لائیے دل کو

میرے نالوں سے پریشان وہ طبیعت ہو تو ہو
پھونکتا ہون صور مین برپا قیامت ہو تو ہو

نقد جاں دیکر خریدونگا وہ ہوں جان باز عشق
کچھ نہین پروا گراں جنس شہادت ہو تو ہو

راتدن سونے نہ دیگا رنج ہجر یار کا
کنج مرقد مین میسر خواب راحت ہو تو ہو

جائینگی ملک عدم اونکی گلی کو ڈہونڈنے
جان پر کہیلینگے رستے کے مسافت ہو تو ہو

ہمتو عاشق ہین ہمین ہی کام اپنی عشق سے
وہ صنم گو بے وفا و بے مروت ہو تو ہو

کو کہے رشک حور ہمتو ہوا خواہ گلین ہین
گو فزون اوس سے فزائے باغ جنت ہو تو ہو

صفاء دل اوسکا رہی ہمسے بشکل آئینہ
غیر کو ہم خاکسار و نسی کدورت ہو تو ہو

گلی پر پہیر لین خنجر یہ فرط شوق کہتا ہی
کہیں جب یاد کرتے ہین خم ابروئے قاتل کو

دم آخر بہی دم بہر تار ہا اوسکی محبت کا
یہ شمشیر مین دیکہا کیا رخسار قاتل کو

جما یا رنگ اپنا رے دم بہی جانثار دن نے
تہ تکبیر خون نے افشا نکر دیا دامان قاتل کو

دکہائیگا اثر کیا اوس پریکو نقش الفت کا
لگا وٹ سے کیا قابو مین حسن دلستی عامل کو

ہتو نکو حسن دیکر کر دیا بندہ خدائی کو
تعجب ہے یہ کیا سوجہا خدایا تجہ سے عادل کو

بجا ہی ہم دنجیہ نمک چہر کا جراحت پر
تڑپنا بہا گیا اپنے شہید دیکا جو قاتل کو

اجل ایسے مین آجائی تو اوسکا مجہپہ احسان ہو
سبکدوشی ملے بار غم فرقت کی حامل کو

پس مردن بہی الفت عاشقونکی کم نہین ہوتی
غبار قیس اتنک ہی ہونڈتا پہرتا ہی محمل کو

تہ شمشیر ابرو دم نہ مارا اسلیئے ہمنے
کہ شاید اپنی گستاخی سے ہو رنج قاتلکو

محبت بعد مردن بہی دہی جانثار ونکو
وہان زخم دیتی ہین عاجیتے کے قاتل کو

زلیخا ماہ کنعانکی نہ دلستی ہوتے
گیہو گیسو نکہہ لیتی اوس بت زہرہ شمائل کو

پہر آئی آنکہہ اوس ساقی نے مجہسے دور ساغر مین
شکستہ سنگ نخوت نے کیا شیشہ دلکو

کیا اوسکی جبین نے شرمگین خورشید گردو نکو
عروج حسن عارض نے گہٹایا ماہ کامل کو ✣

فشار قبر کے ڈر سے ہین یا انور کیون تو مرتا ہے
علی مشکل کشا آسان کرینگے تیری مشکل کو

دیوان انور

ہمارے خاک کا شاید گمان ہے یار بد ظن کو
بوقت سیر رہ رہ کر جھٹکتا ہے جو دامن کو

گئی سودائے گیسو میں جو اونکی سیر گلشن کو
اٹھایا اور سنبل نے ہمارے دل کی الجھن کو

وہ بلبل ہوں کہ ہے شبنم کے آنسو سے اثر جن پر
گریبان گل نے پھاڑا دیکھکر خالی نشیمن کو

جلایا بخت تیرہ کی اثر نے بعد بھی مجھکو
صبا نے شام سے گل کر دیا ہے شمع مدفن کو

بلا کی ہوشیاری کو گئے گیسو میں ہم سوتے
اندھیرے میں جو رکھا ساتھ اپنے قلب روشن کو

دل معشوق میں کیا ہو اثر ہم عاشقی نالو
گلوں نے باغ میں کس دن سنا بلبل کے شیون کو

رہے صیاد کو ایسی عداوت ہم اسیروں سے
نہ اک دن بھی قفس لیکر گیا وہ سیر گلشن کو

ارے واعظ جلا سکتی ہے کیا آگ دوزخ کی
ابھی طوفان سمندر کا اگر جھٹکیں ہم دامن کو

نظر آیا نہ زاہد کو جمال یار کا جلوہ
اوٹھا دو چشم عرفان سے گرد فرقت کی چلمن کو

کہو کیونکر اوس بت یکتا کو ہو دعوی خدائی کا
فریب حسن سے سجدہ کیا شیخ و برہمن کو

منور ہم ایسا ہے تیری جلوہ فروزی سے
جو دیکھیں حضرت موسی تو ہوویں رشک ایمن کو

خیال وصلت بت میں تصور ہے جو مجھکو
صدا سے صور سمجھا شور ناقوس برہمن کو

سقر کس طرح جلتا ہے کبھی ٹھنڈا نہیں ہوتا
ہماری سینۂ سوزاں سے کیا نسبت ہے گلخن کو

سیہ نالے لیے دیکھا و سیر گلشن میں
بہت دعوے ہیں رنگینی کا نافرمان سوسن کو

دل انور جو نکلا بعد مدت زلف سیہ سے
تو بولا ہنسکے وہ ساحر کہ دیکھا اپنے ...

دیکھکر اوس صنم کے صورت کو
ہو جنہ اکا یقین خلقت کو

دیکھکر ان بتون کے کثرت کو
بندہ بھولا خدا کے وحدت کو

ہین یا بت ہم کافر و مومن
دیکھ لیتے ہین خوب صورت کو

وہ نہ دم رہے کہے کوے الفت مین
جو کہ سمجھے نہ عیب ذلت کو

غیر کو لا کے ساتھ رنج دیا
وہ اگر آئے تھے عیادت کو

گھر بلا کر مرے نہ پوچھے بات
بس سلام آپ کے مروت کو

روح اوس حور وش کے کوچے مین
چھوڑ کر آئے باغ جنت کو

نہین دیتے ہین وہ نہ دین بوسہ
کسلئے ہم بڑہائین حجت کو

یاد عارض مین خار کھاتا ہون
دیکھتا ہون جو گل کے رنگت کو

کس مسیحا کا ہو گئین نقش قدم
لوگ آتے ہین جو زیارت کو

آئنہ شاد کہا کے اوسنے رخ
دل سے کہو یا مرے کدورت کو

تیغ باندہے اگر وہ آتے ہین
ہم تھے حاضر ہین یان شہادت کو

نہ کسے بحر مین رو کا انور
کیا روانی سے ملے طبیعت کو

ساقیا بھر دے مئی وصل سی شیشہ جام کو
اب نہین تاب جدائی عاشق ناکام کو

نالہ ہی ترا صورِ سرافیل کا مسیحا
چپ رہو دلِ نالاں کہ قیامت نہ بپا ہو

اوس سنبلِ گیسو کے جو بو مجکو سنگہاوے
احسان سرِ شوریدہ پہ ای بادِ صبا ہو

مرجائے مگر دل نہ کسی بت سے لگائی
تاریخ کی جا سنگِ لحد پر یہ کہدا ہو

نو بلیٹی ہین اور ہی ہوا اودہ وہ ڈپٹا
مہتاب پہ چہائی ہوئی جس طور گہٹا ہو

بے شربتِ دیدار نہین شکل شفا کے
بیمار کے ہی موت مسیحا جو خفا ہو

عاشق کے لیے عشق بہی پیغامِ قضا ہی
بیمار محبت کے نہ عیسیٰ سے دوا ہو

کہینچون ورقِ دل پہ ابھی یار کی تصویر
ثابت کسی صورت سے دہن کا جو پتا ہو

حالِ دلِ بیتاب سناؤن اونہین مین کہے
خاطر سے اونہین غیر کے فرصت جو ذرا ہو

خجلت سگِ جانانہ سے رہی روح کو سیر
ہڈی جو کوئے بعدِ فنا رزقِ ہما ہو

دل لیکے مکر جاتے ہو کرتے ہو جفائین
اس ظلم پہ نازل نہ کہین قہرِ خدا ہو

اچہا نہین ہی جان دلِ آزار پہ دینا
مرجائے اوسی پر جو کوئے اہلِ وفا ہو

روئے شبِ آدینہ مین آکے پریزاد
سبزہ مرے مرقد کا نہ کیون خوب ہرا ہو

لی خنجر و شمشیر قضا کرتے ہین عاشق
تعریفِ ادا کی ترے کس منہ سے ادا ہو

دل شاد رہین وصل سے اغیار تو [illegible]
عشاق کے اوپر ستم و جور و جفا ہو

ہر خوفِ فشار اوسکو نہو تا بہ قیامت
انور کے نجف مین جو لحد بعدِ فنا ہو

دیوان انور

سکا نہیں آجکل کسکے ہی انور شادی وصلت
سنا کرتے ہیں آواز مبارکباد راتونکو

لوٹتے ہو کیوں چمن میں گھر سے نکلکر دیکھلو
سنبھلو نگا اپنی حال زار چلکر دیکھ لو

عطر عنبر کا نہیں بہتر ہے بوے زلف کی
سونگھکر تم دیکھلو کپڑے مین مل کر دیکھلو

دل یہ شوق قتل مین کہتا ہی ہمسے مدام
زیر شمشیر ابرو تم تکلی چل کر دیکھلو

زیر پا برپا قیامت ہی تمہاری چال سے
اسلیئے گیسو کی دل ٹہیر و سنبہلکر دیکھلو

وصل کی شب میں سوؤ جانجان منہ پہیر کر
دل تڑپتا ہی مرا کروٹ بدل کر دیکھلو

قتل کرنا جان لینا ہی اگر مد نظر
جان نثار ونکو فقط تیوری بدلکر دیکھلو

ہی مسیحا کو کوئی اتنا بھی سمجہاتا نہیں
جان بلب ہی ہجر کا بیمار چل کر دیکھ لو

بار گیسو سی کمر بل کہائیگی وقت خرام
گر تمہیں باور نہیں دو گام چلکر دیکھلو

تختہ سوسن ابہی بنجائے اہی گل آئینہ
اپنے دانتو نمین ذرا مسّی تو ملکر دیکھلو

عاشقونکی خون ہوگی دل پہ سینگے سیکڑون
جہوٹ سمجہو تو حنا پاؤنمین مل کر دیکھلو

دل یہی کہتا ہی انور ہی دوا اور دوسرا
خاک پائی یار پیشانی مین مل کر دیکھ لو

جو آئی ہو ادہر عیسیٰ دوران دیکھتے جاؤ
کوئی دم کا ہی یہ بیمار مہمان دیکھتے جاؤ

کہیں غیر و لینی سیر جابجا شمار گرتے جاتے ہو
برا سہی جو ڑا کہو لگر گھر سے جو نکلی ہو
کھڑی کیا پوچھتی ہو ورے ای غیرت یوسف
تمہارے زلف کی سو کونی مجکو مار ا د تار ا کھے

کلیجے پر مرے چلتے ہین چھریان دیکھتی جاؤ
نہ او تجہی یا نو بہنین گیسو تمہے یہجان دیکھتی جاؤ
گرفتار بلا کو گہر ہے زندان دیکھتی جاؤ
ادہر آؤ مرا حال پریشان دیکھتی جاؤ

قریب رخ لبونکو دیکھکر کہتا ہی دل انور
حلب کے پاس ہی شہر بدخشان دیکھتی جاؤ

خط کو بھیجین وہان قاصد کا گذر ہو تو کہین
جستجو ہے کمر یار کے دہن ہے مجکو
سب یکفت ہمتو رہین مصر گہ الفت مین
شوق کہتا ہی یہی تمسے یہ الفت مین
ہمتو سفر کو حاضر ہین کہینچیں ہا شمشیر
آجتو وصل کے شب ہی نہ رہی حسرت دل
سر کٹانے سے سروکار ہی ہم حاضر ہین
ناصحا مجسے بکا جا جہانتک بک دے
چاہیے ہمکو ریاضت سے نہ موڑین منہ کو

دلکا کہنا تو کرین اوسکو خبر ہو کہ نہو
جاؤنگا ملک عدم نا سفر ہو کہ نہو
تیغ خونریز وہان زیب کمر ہو کہ نہو
خاک ہو جائیے اوس بتکو خبر ہو کہ نہو
او مقتل مین کوئی سینہ سپر ہو کہ نہ ہو
پاس کل و در فلک سے وہ قمر ہو کہ نہ ہو
مستعد قتل پہ وہ بانی شر ہو کہ نہ ہو
عشقبازونکو نصیحت کا اثر ہو کہ نہو
بارور باغ محبت کا شجر ہو کہ نہ ہو

توبہ کرکے بھی سبکدوش نہ عصیان سے ہوا
کیوں نہ مروا ہو گرانبار مرا یاروں کو

پر تو کبری ہو سے مین گرچہ قفس سے چھوٹے
پھاند سکتے نہیں ہم باغکی دیواروں کو

کسلیے گلشن فردوس کے حسرت میں مرین
خواہش حور نہیں تیری طلبگاروں کو

یاد آتی ہی بہار خط روئے رنگین
موسم گل میں ہرا دیکھکے گلزاروں کو

جیب سے سیر نکلتا ہی وہ رشک یوسف
حسن مل جاتا ہی اوجڑی ہوئی بازاروں کو

چھوڑتے بادہ کشی کو جو نہیں ای زاہد
ناز ہی رحمت غفار پہ میخواروں کو

نقد دل مال ہی کیا جان بھی دیدینگی وہ
آزمائیگا وہ یوسف جو خریداروں کو

دل اغیار تو کیا تیر جو آہوں کے چلیں
چھید ہے کروں ابھی فولاد کے دیواروں کو

جان اللہ بچائیگا غم عیسے سے میں
کون دیتا ہی دوا ہجر کے بیماروں کو

تیرے ابرو کی سکھے جو انشا انکا تصور ہے ہمیں
ٹوٹ کر گرتی ہیں اگر دیکھتے ہیں تاروں کو

پارسا کہیے نہ ہمکو نظر آیا انور
دیکھا عالم میں ہزاروں طرحداروں کو

وہ بھوان سے بھوں کو جو کہ دیکھی وہ جانا نکو
قمر کو شمع کو گلکو جو صبح کو ہے تابان کو

کہا زلف کے سودے میں ہوا ای پری پیکر
بلا کو دام کو گوشۂ بیابان کو

حسین بچسا بنا یاد دیکھ آئی گرچہ ہم جا کو
جا کے بیسمر کو ایرانکو طورانکو پرستان کو

کھینچکر تیغ ڈراتا ہے عبث تو مجھکو
یار کافی ہے فقط جنبش ابرو مجھکو

جان عاشق کا عدو کون ہے الفت مین
بچھو ابرو مین ترے سانپ ہین گیسو مجھکو

نظر غیر مین عاشق کے سوا ہو تو قہر
نازسے آپ کسی دن جو کہین تو مجھکو

دشت مین جانکی دیوانہ ترے آنکھونکا
ڈھیلے آنکھونکی لگا جاتے ہین آہو مجھکو

طائر ذہن رسا اوڑکے عدم تک پہونچا
ہاتھ آیا نہ کمر کا کوئے پہلو مجھکو

حبۂ گوش چمکتی ہین ترے گیسو مین
شب یلدا مین نظر آتے ہین جگنو مجھکو

خانۂ چشم مین رہتا ہے تصور اسکا
جلوۂ یار نظر آتا ہے ہر سو مجھکو

باغ جنت مین نہ کی بات کبھی حور و نے
بعد مدت بھی رہا یاد صنم تو مجھکو

سر پٹکتا ہون صبح تلک تکیہ پر
یاد آیا جو ترا رات کو زانو مجھکو

تیری ابرو کے تصور مین جو سوتا ہون جانان
خواب مین شب کو نظر آتی ہین بچھو مجھکو

قلزم عشق سے اللہ کرے بیڑا پار
نہ کنارا نظر آتا ہے نہ ٹاپو مجھکو

رات بھر ہجر مین بستر پہ تڑپتا ہے مکین
دیکھئے کب ہو میسر ترا زانو مجھکو

بادہ خوار چمن کیا یاد جو آئی گل تجکو
مے کا پیمانہ ہوا خونکا چلو مجھکو

دل لگانکے ہو تو نے نہ کبھی توبہ کے
ظلم سہنے کے ہمیشہ سے رہی خو مجھکو

یاد کرتا ہے جو وہ دست حنائی ایدل
کیا تو رلوائیگا اب خونکی آنسو مجھکو

ای صنم کھینچے سے بہزاد جو تیری تصویر | مصحف رخ کی قسم ہو وہ حمائل مجھکو

خلق مین ظلم بتان کون اوٹھاتا الوس
خلق کرتا نہ اگر خالق عادل مجھکو

مجھسے چھوٹے نہ قسم مکر سے کھائی جاؤ | آخر اب آؤ گی کب مجھکو تو بتائی جاؤ
بیمجان عاشق شیدا کو چھوڑ و اےجان | وار تلوار کا اک اور لگاتے جاؤ
چھوٹے وعدے نکرو میرے تشفے کے لئے | جاتے ہو جاؤ یہ باتین نہ بناتی جاؤ
پوچھکر اشک کف سر حسے رقیب خضب | عین یار شمین نہ تم آگ لگاتے جاؤ
صحن گلشن مین یہ رہ رہکی تمہین کہتی ہی | آنکھ نرگس کو ذرا اپنی دکھاتے جاؤ
راستے کا ہمین دعوی ہی بہت گلشن مین | سرو شمشاد کو قد اپنا دکھاتے جاؤ
دم نکلتا ہی کوئے دم مین بچا دو دم لو | لاش عاشق کو تہ خاک دباتے جاؤ
جان بچ جائی نہ ہیجان کرے شوق دیدار | شکل ایسی کوئی عاشق کو بتاتی جاؤ
منہ سے جاری ہی وہ ہوان دل بھی جلا جاتا ہی | آگ سینے کے لگی مل کے بجھاتے جاؤ
آہ کھینچا کرین یار روئین شب فرقت مین | دلکو کسطرح سے بہلائین بتاتے جاؤ
دو نہ اب گالیان بوسے کے عوض عاشق کو | غصہ بس کر کر دشنہ نہ بڑھاتے جاؤ
پوچھ اوٹھیگا نہ انکا کمر نازک سے | بال زلفونکی نہ اے یار بڑھاتے جاؤ

وہ صنم قدرت ہی مانند خدا عالم مین ہی
کیون نہ ہو اوسکی نقش کرم اولاد نبی جا ہی
السعد رخ تری محکم ہی ابن العاقل
مرہم بالکہ نہین خانہ تن بسمل ہی جا
خانہ کعبہ مین ہی مسکن لہنا ہی بتکا انور
دین صنم کا ہو کی سطر سحر دل ہی جا
ورادت و یکتا ہی مرا یار ہی یہ
کیا لونشا ہم دولت دیدار ہی یہ
دیکہتا ہی نہین جو طاقت گفتار ہی یہ
اظہار وصف زمین ہے نا چار ہی یہ
حیران کیون نہو سر بازار ہی یہ
یوسف لقا ہی یار خریدار ہی یہ
عکس جمال یار کا لکم رسے فروغ
بنتا ہی نقش پادم رفتار ہی یہ

نہ بکتسے اگر سودا تو دیکر اپنی جان لونگا — ہون گا نہ کہ جنس لطف کا یہ نقد دل بیعانہ
مین بلبل وہ گل تر ہے مین قمری وہ صنوبر ہے — مین شیدا وہ فسونگر ہی پری وہ مین دیوانہ

ادہٹا ہی پیچ تو کیا کیا چڑہا اب سر پہ یہ سودا
دل صد چاک انور کا ترے زلفونکا ہی شانہ

جو کہ ذرہ قطرہ محبت سی نہیں دل مین جگہہ — حیف اوسکو نہ ملی آپکی محفل مین جگہہ
نہین اوس تل کے رخ حور شمائل مین جگہہ — داغ شب رنگ نے پائی ہے کامل مین جگہہ
کسطرح جائیگی صحرا کیطرف وحشت مین — اپنے پاؤن نے پائی ہی سلاسل مین جگہہ
ایسی جا بناز ہین بیعانہ مین سر کو دیکر — سول ہم لین جو ملی کوچہ قاتل مین جگہہ
عشاق خون سی آلودہ ہوا اس درجہ — نہین خالی نہ رہی خنجر قاتل مین جگہہ
بعد مردن رہی روح کو جنت کی ہوس — پہر مدفن جو ملی کوچہ قاتل مین جگہہ
آپ مجنونکی طرف ناقہ لیلے آتا — عشق کرتا جو دل صاحب محمل مین جگہہ
یاد کرتے رہی ہم بادہ پیمانے مین — اوسکے کوچی کی نہ ہووے کسی منزل مین جگہہ
کوچہ اوس بت کا بنا یا ہی خدائی مقام — ہیچ ہی خلد کہی ہو اوسکے مقابل مین جگہہ
الضیم سنگ سی آتش کو علاقہ ہی سدا — آہ کی تیر کے لکیونکر ہو ترے دل مین جگہہ
عشق اوس بحر لطافت کی لہو نکانہ کیا — خضر دل کی ہمیشہ رہی ساحل مین جگہہ

دیوان انور

شب وصل ہے یہ ہمکو بیکتا یہ ہی
سنبل مین ہے روز ہی دلدار ہی یہ
کیا ہی معفوق جو ہو وہ لکہنا غریب
ہی صفائی جو وہ لکہنا ہی یار ہی یہ
ہی یہ حسن سا رخ نکاتا عین
شب بس بیان کی جو وہ نقد شیرین
جب نکہتا کے جو وہ بیکتا ہی یہ

قند اپنا و یکتا ہی
عکس ہی [illegible] لب کی تقریب
دل ہی نہاں ہی ہی صفا نمین جو ہی یار ہی
دل عشق ہی اختیار کی ہی ہی اوسکا رخ
ہوسکتا ہی رخ بیان ہی تو سب ہی یہ
بس ہم نہ ہی نشانہ ہا تہہ مین ہی یار ہی یہ

افسوس کر کے کیون نہ ملی غمگسار ہاتھ
غیروں کی ہاتھ مین جو رہی تیرا یار ہاتھ

آسمان نہین مقابلہ رہوار یار سے
آئیگا کچھ صبا نہ تجھی جز غبار ہاتھ

گردن پہ کوئے خط نہ پڑا مون سمجھے جان
ٹرہ بڑکی اوسنے گرچہ لگائے ہزار ہاتھ

ہمکو بتا کی اوس بت مہروی کے عشق مین
کیا آئیگا ترے فلک بےمدار ہاتھ

ہمسا تو بدنصیب نہین باغ دہر مین
گر ہو لگو اوٹھائین تو آتا ہی خار ہاتھ

مانند شاخ انکو قلم کر کے پھینکدون
ای گل ترے گلے کے اگر ہون نہ ہار ہاتھ

کیونکر دم جہاد نہ وہ فتحیاب ہون
آئی خدا کے گھر سے جسی ذوالفقار ہاتھ

قاتل ہاتھ جو عاشق جانباز کا لہو
رنگ حنا سے بڑکی دکھائین بہار ہاتھ

قمری کی ہوش کیون نہ اڑین باغ دہر مین
بالا وہ قد ہی سرو بھی سو ہزار ہاتھ

بسمل کو انکی چھوڑ نہ مقتل مین نیمجان
اک ور چلتے چلتے لگا مڑکے یار ہاتھ

کوتاہ دست ہو کوئی منعم تو کیا الم
اللہ کے ہین دینے کے خاطر ہزار ہاتھ

جانے نہ دونگا وصل کا جبتک نہ دو قول
مدت کے بعد آج تو آئی ہو یار ہاتھ

کحل البصر ہو دیدۂ انور کے واسطے
قبر حسینؑ کا اگر آئے غبار ہاتھ

یون داغ ہجر رشک قمر ہے جگر کے ساتھ
دھبا کلف کا جیسے ہی قرص قمر کے ساتھ

دل لگایا ہمنے اچھا جان کر
اب کہیں کس سے برائے آپکے

ہو گلے میں سب کے طوق بندگی
ہو گئی بندہ خدائی آپ کے

دفعتہً منہ کو کلیجہ آگیا
یاد جسدم دل کو آئے آپ کے

تھے مشیت میں خدا کے زندگی
جو ہمیں صورت دکھائے آپ کے

دل کے بیتابی نے ظاہر کر دیا
گو بہت الفت چھپائے آپ کے

ہو گیا غیروں سے ملکر اور دل
بات وہ ہمنے نہ پائے آپ کے

غیر کا ملنا مبارک آپ کو
ہمنے چھوڑے آشنائی آپکے

دیکھلے ایجان ہمنے دیکھ لے
چار دن کے آشنائی آپ کے

کیوں ہوے یہ نہ پوچھا ایکدن
کیا کہیں سے اعتنائے آپکے

دیکھکر بوسے مریض غم کو وہ
کسنے یہ صورت بنائے آپکے

دل کے لینے تک فقط تھی آشنا
دیکھی ایجان دلربائے آپکے

صانع قدرت نے اپنی ہاتھ سے
اے صنم صورت بنائے آپکے

دردسر انور کا زائل ہو گیا
خاک پا جبسے لگائے آپ کے

رام بت کو کیا وفا کر کے ✣
وصل ٹھیرا حسنہ احسنہ اکر کے

دیوان انور

دل سے رسوا کیا ... کر کے

اس سے فلک ... انتہا کر کے

× ×

وصل سے شاد کیا غیر کو ناشاد مجھے
یہ جفا یاد رہیگی ستم ایجاد مجھے

یہ گلا تجھسے ہے چرخ ستم ایجاد مجھے
وصل سے عہد وہ اک دن بھی کیا شاد مجھے

کہتے ہیں بلبل ناشاد جہاں میں دونوں
فصل گلمیں جو اگر چھوڑ دے صیاد مجھے

پوچھتا ہے جو گلستاں کی حکایت صیاد
کہتے ہیں بلبل ناشاد نہیں یاد مجھے

سامنے فیض تصور سے ہے نقشا اوسکا
کیوں ہو بیکار دلا خواہش بہزاد مجھے

وصل قاتل میں تڑپتا ہوں بسمل کیطرح
یاد جب ہجر کی آجاتی ہے روداد مجھے

سیر گلزار میں اوس سرو سہی کے آگے
یہ اکڑنا ترا بھاتا نہیں شمشاد مجھے

غیرت لیلے و شیریں کا جو دیوانہ ہوں
قیس کہتا ہے کوئی اور کوئی فرہاد مجھے

جو صیاد سے مرتا ہوں قفس میں گھٹکر
کرنے دیتا نہیں وہ نالہ و فریاد مجھے

یاد گیسو میں نئے سر سے ہوا ہے جو جنون
طوق اور بیڑیاں پہناتا ہے حداد مجھے

غیر کچھ منہ سے نہ بولے یہ کہے دیتا ہوں
آپ جو چاہیں وہ کیجئے ارشاد مجھے

والہ و شیفتہ کرکے بت بے پروا پر
حضرت عشق کیا آپنے برباد مجھے

ہے یہ صیاد سے بلبل کے قفس میں فریاد
ذبح کر ڈال جو کرتا نہیں آزاد مجھے

میں نہ لونگا بخدا کوئے صنم کے بدلے
دیگا انور جو خدا گلشن شداد مجھے

دیوان انور

الفت رہا کو جاؤ خزان ہو گئی بہار
عنقا صدای بلبل شیدا چمن میں ہے

قتل کا سامان ہوا سر بسر میرے لئے
تحلیہ سہا ہی اتبو غیر سے آٹھون پہر
وصلت گلرو سے دل میں باغبونکو باغ باغ
وہ تو گھر اپنے سدھارے جان بہا خرسند ہو
بی اجازت بوسۂ ابروئے قاتل لے لیا
ہو جہوں کو مبارک جستجو اکثیر کے
اونکو وہ دون رولا ناپا درخمین تہا مجھے
آمد فصل بہار سنکے سودا ہو گیا
چہوڑ کر اوسکو سجاؤ گلشن فردوس مین
دل کہی پتہر کا دیا ہوتا مجھی اللہ نے
نقد دل لیکر ہوا پہلو سے وہ یوسف جدا
یاد دندان صنم مین جوش گریہ جب ہوا
سیر گلشن مین خیال روئے رشک حور سے

تیغ و خنجر اونکی ہین فریب کمر میرے لئے
راتدن مسدود رکہتی ہین وہ در میرے لئے
ہجر ہے نخل محبت کا ثمر میرے لئے
تہی پیام موت وصلت کے سحر میرے لئے
کیا سزا ہو ہکہتی بدنظر میرے لئے
کیمیائی خاک پائی سیمبر میرے لئے
گردشین کرتے رہے شمس و قمر میرے لئے
کیا خبر لائی صبا وحشت اثر میرے لئے
کوئے جانا نمین جو ہو تعمیر گہر میرے لئے
سختیان ہجر صنم کے ہین اگر میرے لئے
عشق کے سودے مین رکہا تہا ضرر میرے لئے
ابر چشم تر نے برسائے گہر میرے لئے
رنگ گل تہا شعلۂ نار سقر میرے لئے

حسن کا ... مرے عاشق نانہ ہے
نیا عشق ہون جو غزل ... عاشقانہ ہے
... بہار باغ خدا ... زمانہ ہے
نالہ ... عندلیب کا اب جو ترانہ ہے
بلبل وہ ہون کہ تا ... فسانہ ہے
صیاد ... قفس مین ... آشیانہ ہے
خط ... کا ... کا فسانہ ہے
یوسف ... داستان ... کا فسانہ ہے

جواب خط مری یوسف سیما لیکر خلد پہنچا ہو
برائے سیر گلشن مین چمن وہ بالا بلند آیا
نہ تڑپون اکیلے کیونکر خیال گیسوئے مشکین
ہمارے وصل پر راضی کیا اوس نے ہمکو قاصد
عیان خلق خدا پر ہو سکی ہمکا یہ گشتہ ہی
گذر تیرا ادہر ہوتا ہے صبا کیا کو گیسوئین
نسبت ترکی ہمیشہ کہ عنبر و نسیم سے ملتے ہو
وہ خود دیکہا ہے پر لایا جواب خط عاشق کیا
رہا نازان ہمیشہ یا خدا مین تیرے رحمت پر
فراق یار میکش نے اوٹہایا بزم عالم سے
تڑپتا یہ نہین پہلو مین جب بیٹھے وہ ہمسوتے ہین

مری قاصد مین دیتا ہون قسم تجکو پیمبر کے
جہکین مجبر کے خاطر ڈالیان سرو صنوبر کے
رگ جان مین برابر چبہہ رہے ہے نوک نشتر کے
خدا کا واسطہ دیکر قسم دیکر پیمبر کے
بتائین آشنائی تجد پر کوح پتھر کے
ترے چہونکو لسے خوشبو آرہی مشک و عنبر کے
تمہین بتلا دو خدا ابتدا کس ہوئے شر کے
بتائی راہ عاشق نے بت گمراہ کو گہر کے
وہ میکش ہون لقمہ میکشی سی زندگی بہر کے
تمنا تجلی ولم مین شراب روح پرور کے
اونہین معلوم کیا ہو بیقراری قلب مضطر کے

ہزار پادشاہ بیٹہکین پر اپنا مسکن ہو
خداوندہ تمنا زندگی مین ہی یہ انور کے

حیرجا حدوث کا نہ قدم کا فسانہ ہے
قاتل ترے نگاہ کا کشتہ زمانہ ہے

زندہ کوئی حکیم کہان نے زمانہ ہے
تیر قضا یہ ہر دل عالم نشانہ ہے

... جو کچہ گیسو دوتا ہو
... فسانہ ہے ...
... صیاد ... قفس ...

... آسمان کا زمین سے نشانہ ہے
ممنون

ممنون آسمانکا نہیں رگ ہین نہین	اونچا بہت مزار سے یہ شامیانہ ہے

انور بتونکی عشق کا ہر داغ ہے ورم
دل کا عزیز جانسے مجکو خزانہ ہے

وہ تشنہ ہون جو مرا کاٹکر گلو نکلے
نہ آبدار ترے تیغ جنگجو نکلے +

خدا سے ہے یہ دعا کچہہ تو آرزو نکلے
بدن سے جان بت کافر کے روبرو نکلی

برائی فاتحہ گہر سے جو یار تو نکلے
شہید ناز کے اوس سرو ناز آرزو نکلی

جو ہم صفیر کوئی اپنا بلبلین ڈہونڈین +
ریاض دہر میں مستانہ خوش گلو نکلے

زبان تا نہ کہینچتا گدی سے ای صنم میرے
خدا کا نام جو ماہین گفتگو نکلے +

اونہین جو عدل کے میزان میں آنکہہ تولا
پرے وحور سے بھی بڑہکے خوبرو نکلے

جو آپ آنہین سکتی مجھے بلا بہیجین +
کبھی تو اس دل مضطر کے آرزو نکلے

گلی فراق مین جور و ستم کے کرتے ہین
ابھی وہ آئین تو منہ سے نہ گفتگو نکلے

تلاش کوئے صنم میں لئے پہر اسودا
اوڑاتے خاک فغان کرتے کو بکو نکلے

ہمارے قتل کا بیڑا اوٹہایا قاتل نے
حسد سے غیر او گلے ہوئے لہو نکلے

گدہ جو ہو لب ساحل مرے شرابے کا
حباب خم دلئے ساغر کنار جو نکلے +

گلو ہین باغ جہانکی ہزار ڈہونڈہے کوئے
کسی میں عشق و وفا کی کبھی نہ بو نکلے

ہے عبادت محراب کعبۂ ابرو ہے
ہم آپ چاہ ذقن سے کئے وضو نکلے

نماز صبح کا ہے وقت کھول خم ساقی
کہ آفتاب جو نکلی ہے وضو سے نکلے

پھنسا کے زلف میں دلکو مرے وہ بت بولا
خدا کرے نہ کبھی اس بلا سے تو نکلے

کلام درکسی جاہل کا کیا ہو کامل پر
جو نافہ مشک سے خالی ہو خاک بو نکلے

گواہی حشر کو اعضا نے دی گناہونکی
جنہیں میں دوست سمجھتا تہا وہ عدو نکلے

دم اخیر تو ایجان ہمارے مہمان ہو
کبھی تو عاشق شیدا کے آرزو نکلے

ملا وطن میں مزا ہمکو وحشت غربت کا
بچائی خار سے تلوے تو گوکھرو سے نکلے

رہوں جہاں میں روشن ضمیر اے انور
اگر نہ دل سے مرے عشق ماہرو نکلے

نہیں ہے زلف شبگوں چہرۂ روشن پہ گیسو کو
شب ماہتاب میں پھیلی سیاہی ہے کاجل سے

شب تاریک میں حسن کی تابان یاد آتا ہے
نگاہ شوق عاشق میں جلا کرتے ہیں مشعل سے

خدا شاہد ہے آفت ڈھائیگا وہ بت جوانی میں
لڑکپن ہی سے قیامت کا طبیعت میں ہے چہل بل سے

نہیں معلوم کس کا گل سا چہرا یاد آتا ہے
پہڑکتا بلبل دل ہے طبیعت بھی ہے بیکل سے

ملا ہے وحشت غربت میں یہ ساماں ہم فقیروں کو
گیاہ سبز بستر ہے گہٹا سر پر ہے کمل سے

بہار حسن رو نے ہو گئی خط کے نکلنے سے
ترے رخ کتابی پر نظر آتے ہیں جدول سے

نہ بولا وہ صنم فرط حیا سے وصل کی شب مجھے
شرابین بن رہیں وہ رہے اوس طفل ہندو کا

رہا یہ شوق کا نوکو سینہ تقریر پتھر کے
خریدار وکنین رہے ہیں جوان و پیر پتھر کے

جواب عشق بت کیا حشر کو ہم دینگے ای الوالو
خدا کے سامنے ہجائنگے تصویر پتھر کے

ہے جو کچھ بہ الفت قاتل کا تقاضا باقی
سر مجھے دیدین کہ رہے جسمیں نہ جھگڑا باقی

وصل سے شاد مجھے کر کے وہ بوسے ہنسکر
سچ بتا تو نہیں کوئی تمنا باقی

ہوں وہ مے نوش اگر خم کو لگاؤں منہ سے
بوند بھر مجھے نہ ہو نام کو صہبا باقی

خون بہا میرا نہ قاضی نے دلایا اوس سے
رہگیا قاتل و مقتول کا جھگڑا باقی

بے سبب ہم نہیں آنکھوں میں روکا تھا نگہ
شوق دیدار تھا ای جان تمہارا باقی

کیا بیان گرمی بازار شہادت ہوئے
کوئی جلا دین کشتوں سے نہیں جا باقی

گریہ موقوف ابھی مردم دیدہ نکرین
خون دل فرقت قاتل میں ہے اپنا باقی

ہجر سے نہ عبث وکو ہے غم کھانے کا
خون دل ہے عوض مے ابھی پینا باقی

تیر ترکا لسے جگر چھید کے جاتا ہے کہاں
ای کمان کس سے ابھی دل کا نشانا باقی

سنگ اسود بھی ہے ہر بار بتاد بتا ہے
گھر میں اللہ کے قبضہ ہے بتوں کا باقی

ہوگیا تم شہادت وہ خدا کے آگے
خونکا تھا دامن قاتل پہ جو دھبا باقی

ساقیا آئے تھی ہمتو میکدہ مین دیر سے
خون دل اپنے پیئے عاظر رنج کہانیکو لئے

آنکو عیسی النفس گر جانتا ہی وہ صنم
کیون نہین آتا دل مردہ جلانیکے لئے

فاتحہ پڑہکر روانہ ہو گئے گہر کو عزیز
شمع تربت رہ گئی آنسو بہانیکی لئے

طفل ہاں ہو ن نہین ہین عاشق جانباز ہون
کھینچے ہو تیغ کیون ہیرے ڈرانیکے لئے

حضرت موسی سرکجا و نہ آئی غش کہین
بام پر آتے ہین وہ جلوہ دکہانیکی لئے

فصل گل مین ہر طرف جوش جنون کی دہوم ہے
فل ہے دیوانو چلو جنگل بسانیکے لئے

خود بہٹکتے وہ پہرے پایا نہ کوچہ یار کا
خضر کیا آتے مجھے رستہ بتانیکی لئے

ہجر مین یہ کہکے بہلایا دل بیتاب کو
بہیجتا ہون آدمی اونکی بلانیکے لئے

یار کو خالی نہ دیکہا صحبت اغیار سے
جب گیا مین درد دل اپنا سنانیکی لئے

بادہ گلگون کی بدلے ہم نہ اے ساقی پئین
آب حیوان خضر گر لائین پلانیکے لئے

بیٹھنے کو غیر ہین محفل مین تیرے اے صنم
سختیان فرقت کی عاشق ہجر اوٹھانیکی لئے

ناوک مژگان لگائی وہ بت ابرو کمان
مرغ دل عاشق کا حاضر ہے نشانیکی لئے

لیگئی قسمت نہ انور کربلا کو ہند سے
دل تڑپکر رہ گیا ہر سال جانیکے لئے

یہ غرض وہ نسبی مرے شرع مین یہ سنت ہے
ہمارے دلکو نہ کہو ناکہ یہ امانت ہے

جلاؤ مجکو جو بیٹھو کرسے روح چلاتے
ہوئین نہ رزق سگ یار ہڈیان اپنے

فسون ہی سحر ہے اعجاز ہی کرامت ہی
ہما یہ تیری بدولت ہمین ندامت ہے

کبھو نہ دختر رز کو لگاؤن سنہ انور
سُبو لا ہی علی پرغرور و نخوت ہے

وقت نظارہ بچاؤن جان کس تدبیر سے
نیند آئی پہرہ اوس تیکو کسے تدبیر سے
غیر سے کہدو بجائے دل کسے تدبیر سے
بعد مردن بھی وفائی سیر چھوڑا وسکو کب
پانوں زندانین ہلاتا مین ہنس ہنس خفا سے
زخم جو خنجر کہائے ہی وہ ہی تسکین عطش
پیہر بچا بنا نے ہی جوہر کہاگئے سفاک یہ
بیقراری ہی مرکہو تکرنہ کا یہ بام عرش
دیکہہ القاتل وفادار ہے ہمارا بعد قتل
عشق کا آزار ہی ای کیمیاگر لاعلاج
زندگی سے وہ خفا ہی انتظار یار مین

رہ گئیان پلکین وہ ابرو کم نہین شمشیر سے
چونک اوٹھا جب ہمارے نالہ شبگیر سے
آہ عاشق ہی کمان ابرو نہین کم تیر سے
خاک تک لپٹی رہی پائے بت بے پیر سے
دل کہین ملتی نہ اوسکا نالہ زنجیر سے
دل خنک ہوتا نہین آب دم شمشیر سے
معرکہ مین ہنسنہ موڑا ضرب شمشیر سے
شور نالہ کا لذت کیا ہی چرخ پیر سے
خونکا دھبا چھوٹا دامن شمشیر سے
یہ مرض اچھا نہین ہوتا کبھی اکسیر سے
کیا خرابے ہو رہی ہے ہوگئی تاخیر سے

دیوان انور

کپڑی بدل کے جامہ سے باہر ہو جیئے
کاندھے سے گر پڑا ہے دوپٹا اوٹھائیے

آجائے غش کہیں نہ مرے برق آہ سے
سر کو نہ اپنے حضرت موسیٰ اوٹھائیے

کہتا ہے دل فراق مین اوس آفتاب کے
تالو سے سر یہ عرش معلا اوٹھائیے

کچھ روشنی قبر کے تدبیر کیجیے
سینے پہ داغ ہجر صنم کا اوٹھائیے

انور روانہ ہو جیے قبر حسین پر
کبتک ملال دورِ مولا اوٹھائیے

راتکو یاد جو وہ چاند سے صورت آئی
صبح تک نیند نہ مجکو کسے صورت آئی

قلب مین بادیہ پیمائیکے طاقت آئے
فصل گل ساتھ لئی جوشش وحشت آئی

کیسے نالے وہ ہم ہوے یکتائیکے دعوے سے وہ
آئینہ مین جو نظر دوسرے صورت آئے

مہربان ہوکے کیا گرم جو پہلو میرا
یہ تو فرمائیے کیا دل مین محبت آئے

روز وصلت ہوا آخر وہ سدہاری گہر کو
جان لینے کو مرے پہر شب فرقت آئے

میرے نالہ پہ گمان صور کا زندونکو ہوا
مردے بہی چونک اوٹھے جلائے قیامت آئے

حور و غلمان سے نہ جنت مین طبیعت بہلی
بعد مرنیکے ترے یاد جو صحبت آئے

بیوفا جانکے اوس شکو دیا دل مینے
بیٹھے بٹھلائے یہ کیسی مرے شامت آئے

یاد گیسو مین ہوے دلکو بلا کے الجہن
شام کیا آئے کہ سر پر مرے آفت آئے

[illegible]

نہ سمجھو طاق کعبہ جو صنم کے طاق ابرو کو
کوئے آشنا تو کیا تیرے دیوانے تر کی نہ مینا
تو انہ پائی وصلت کی خوشی مین مجھسے وہ بولے
ہوا گانہیک نکوئی طفل غنچہ بلبل دل کا
نہ پہونچا دامن صحرا کو مجھ وحشی کے نالو نسے

خداوندا وہ بند و کمین ترے دیندار کیسے تھے
جو تو چھیڑا رہنگا مین یو دیوار کیسے تھے
اٹھو دیکھی نہ فرقت مین مرے بیمار کیسے تھے
مین حیران ہون کہ باغ دہر مین زوار کیسے تھے
یہ شعلہ خیز کیسے تھے یہ آتشبار کیسے تھے

نہ آئی نیند آنکھوں اونکی پلکو نکے تصور مین +
نہ پوچھو دلمین جو کھٹکا کئے وہ خار کیسے تھے

غل سے مجھ وحشی کے ہو زنجیر نالان تو سہی
دشت کو دریا بنا دے چشم گریان تو سہی
نجد وحشت کا یہ ہے جوش سودا مین کلام
شہر مکین ایسا ہوا و نکار کو روشن دیکھکر
دیو مر اپنے حسن کے ایجابجان ہوئے تو دو
دلکی آئینہ یہ وہ تصویر کھیچون یار کے
قامت بالا سے سر و دانکا دیکھکر
خونکے چھینٹو نسے کردن افشان ٹکڑے اسعدی

ہاتھ نکلے ہو داغ جنون کی آگ زندان تو سہی
گرم آہ لو نسے سمندر ہو بیابان تو سہی
جسم پر رکھون نہ اک تار گریبان تو سہی
چرخ پر نکلے نہ پہر مہر درخشان تو سہی
قاف مین ہون شائق دیدار پریان تو سہی
مانی و بہزاد بھی ہو جائیں حیران تو سہی
سبکا کڑا ہو کجائے سرو بستان تو سہی
خونکا محضر نچو قاتل کا دامان تو سہی

تیر بر اُس سر ری ہو قاتل تیغ بران تو سہی
داغ سودا کی یہ گرمی جوش سودا مین [illegible]
تن مرا بنجائے سبب سرو چراغان تو سہی
گرم اپنے حسن کا بازار ہو یوسف تو دو
نقد جان [illegible] ہو ماہ کنعان تو سہی
ہون وہ سودا جو [illegible] شور نالو نکا [illegible]
[illegible] ستان یار چھوڑ کے در بان [illegible]

دیوان انور

[illegible]

[illegible]

یاد مژگان رات بھر سونے نہین دیتی ہمین / نیند اوڑ جاتی ہے جب دلمین کھٹکتا خار ہے

ہنسکے جیتا ہون جو دس گلگلی کے ایکہون / ہنسکے کہتا ہے یہ دیوانہ بڑا ہشیار ہے

تیغ بران ہنسر فشان ہے صورت برگ خزان / کوئی قاتل عاشقونکی خونسے گلنار ہے

وصل ہے کے امید ہے اونکے تلونسے کسے / کبھی وہان اقرار لب پر ہے کبھی انکار ہے

سوزن مژگانسے ہی اوسکا رفو ممکن نہین / تیغ ابرو کا بدن پر زخم دامندار ہے

وحشیونکی جمگھٹے ہین آگئے فصل بہار / ہر طرف برپا غل و زنجیر کے جھنکار ہے

پہر ہوا سودا مجھے پہر بیڑیان بجنے لگین / اندنون آہن گرونکا گرم کیا بازار ہے

دق لطیا ہوگئی پایا نہ کچھ اسکا علاج / موت کہتے ہین جسے وہ ہجر کا آزار ہے

ہجر مین چاہا بہت مینے مگر آئے نہین / موت بھی صورت سے بیزار اندنون ہو رہی

ہمکو پہلو مین سولا کر غیر سے ہنستے ہین وہ / آج کچھ خفتہ ہمارا طالع بیدار ہے

عاشق ابرو مین قاتل قتل کرتا ہے نہین / اے تو الفور وہ تیغ اپنی ہمین سر بار ہے

اندھیرے مین وہ نور کے صورت نہین ملتے / جس سے کوئے قرا کی صورت نہین ملتے

برہم جو ہے وہ کبھی صحبت نہین ملتے / جو گم ہوئے آنکھونسے وہ صورت نہین ملتے

جب یار سے کہتے ہین نہ آنیکی شکایت / ہنسکر یہ کہا غیر سے فرصت نہین ملتے

[illegible]

کیا کیا نکالے مختلف مضامین بہار کے
کہتا ہی چہ بہار وہ چیز سے کے واسطے
بلبل نے کیا اوس بت صفاکی نازنین
کہنے قلم کو پرورشا کے واسطے
سیکھو جو شعر وصف مین دندان یار کے
بالکل نجات یک بحر مین کھونیکے واسطے
وہ نوجوان ہو تکو خدا نے دیا ہا دل

دل یار کے پہلو مین گیا چھوڑ کے ہمکو
اپنا جسے سمجھے تھے وہ بیگانہ ہوا ہے

منہ دیکھ کے اوس شمع شبستان جہانکا
دل عاشق جانسوز کا پروانہ ہوا ہے

بہائی ہی ہوا بلبل دل کو جو وہان کے
کیا اوسکو چمن کوچہ جانانہ ہوا ہے

مشہور نگینون خلق مین ہون فخر سلیمان
اوس غیرت بلقیس سے یارانہ ہوا ہے

خط طلب اوس شمع شبستان جہانکا
مجھ عاشق مشتاق کو پروانہ ہوا ہے

پلکون مین یہان اشک ہین غیر و نگین ہے وہ مہر
حمام جلن سے مجھے خسخانہ ہوا ہے

جاتا ہی نہین دل سے کمر کا تصور
خلوت کدہ قدس پریخانہ ہوا ہے

دیوانہ جو اک غیرت لیلی نے کیا ہے
احوال مرا قیس کا افسانہ ہوا ہے

مجروح جگر ہم تو تڑپتے ہین ادہر کو
بسمل فرط نزاکت سے ادو ہر شانہ ہوا ہے

اوس غیرت غلمان نے جو ممتاز کیا ہے
فردوس علی نور سے کاشانہ ہوا ہے

ناصح کی نصیحت پہ نجانا نہ کبھی انور
بیکار وہ غل کرتا ہے دیوانہ ہوا ہے

آنکھین ہین ہجر یار مین رونیکے واسطے
چہرہ ہے آنسوؤن سے بھگونیکے واسطے

کوچہ مین اپنے دفن کیا رشک حور نے
باغ جنان ملا ہمین سونیکے واسطے

چونکون صدائے صور سے بھی پھر نہ حشر کو
کوچہ ملی جو یار کا سونیکے واسطے

بیخودی مین جانتا ہون ہر گلے کوئی صنم
یار نے لکہا ہی آنا بعد جانا صبح کا

خاک ہر اک خواہش اکثیر مین اکثیر ہے
ذکر فرقت وصل کے تحریر مین تحریر ہے

جو خدا چاہی وہ انور ہو بشر کا زور کیا
اختیار مالک تقدیر مین تقدیر ہے

سات دن ادس صنم سے وصلت ہی
کیا ہمارے بڑے طبیعت ہے
بوسہ مانگا تو ہنسکے وہ بولے
آج آئین ادنہین جو آتا ہے
گم تلاش دہن مین ہے بہزاد
کوئے مضمون نظر نہین آیا
آسکے چہرہ و کہا تو جاتے قمر مین
کیا ڈراتے ہے ظلمت گیسو +
جان جان اپنے شیشۂ دل مین
کیا عجب ہو جو مجہسے وہ بت رام
دل سے بندہ مین ادس صنم کا ہون

ایخدا کیا ترے عنایت سے ہے
جسکو نفرت ہے ادس سے الفت ہی
ایسے با تو لسنے مجکو نفرت ہے
گل کا اقرار تو قیامت ہے +
نقشہ کہنچنے کے کون صورت ہے
کیا ثنائے کمر مین وقت سے ہے
ادسنے یہ بات بہی غنیمت ہے
رخ تو روشن قمر کے صورت ہے
ترے الفت پری کے صورت ہی
سب طرحکے خدا مین قدرت ہے
جو سرایا خدا کے قدرت ہے

کیا عجب ہے توڑتا ہو گل جو گلچین باغ مین
طاقتِ رفتار گو سروِ گلستان مین نہین

صبر بخشے اللہ دی میرے دلِ بیتاب کو
اب ہمارے سامنے غیر و لیلی وہ بیٹھتا ہی نہین

کیا عجب ہے وصل کے بدلے جو ہو جاے وصال
آمد آمد ہے چمن مین اوس نہالِ حسن کے

پیچ سے اسکے نکلنا عمر بھر دشوار ہے
دل یہ کہتا ہے اکیلا پا اوس دلدار کو

لطفِ مینوشی ہے ساقی کیون نہین دیتا شراب
دیکھنے سے ہو ہے تسکین دلِ رحمن یا نہین

تنگ آ ئیگا بہت جوشِ جنون کی ہاتھ سے
یہ بتا و حشر مین وہ خدا کو کیا جواب

الفت پردہ نشین مین ہے ہمسے کہتے ہین حبیب
دیکھنے خورشید کب ہوتا ہے بدر سے عیان

دوسرا اولسا خدا نے کہین حسین پیدا نہین

بیکلی سے عندلیبِ زار چلائے تو ہے
قدِ جانانسے مشابہ اسکی رعنائے تو ہے

اوس صنم سے بات کرنیکی قسم کہائے تو ہے
دیکھنے غیرتِ بتِ بیباک کو آئے تو ہے

طولِ فرقت سے بدن مین روح گھبرائے تو ہے
عندلیبونکو پیامِ گل صبا لائے تو ہے

زلفِ جانانسے طبیعت ہمنے اولجھائے تو ہے
کیون لپٹجاتا نہین ایسے مین تنہائی تو ہے

جھوم کر کہسار سے کالی گھٹا آئے تو ہے
بلبل و گلگونکی سیر و کھلائے تو ہے

پانو مین جلادنے زنجیر پہنائے تو ہے
کعبہ دلکی عمارت اسے بتیو ڈہائے تو ہے

جسکو ہملت اسے سمجھے ہو وہ سر جاتو ہے
عارضِ تابانیہ اوسنے زلف بکھرائے تو ہے

اوس سے نسبت خالقِ عالم کے یکتائے تو ہے

دیوان انور

سمند خشک ہوئے جا جو کھینچوں گرم آہونکو
پیام شوق کیون آتا عیادتکو جو وہ آتے
روان خونناب دل ہی سا سے کشش کے قیمتین
اوٹھا کر ہاتھ و ہنا سی جو بیٹھے کیتیع عزلت مین
حسینان جہانکی غول ہین ہمراہ لاشہ کے

بناؤ دون شست کو دریا مین اشکونکی تسلسل سے
گذر بیک اجل کا ہو گیا اونکی تساہل سے
کٹوری اپنی آنکھونکی نہین کم ساغر مل سے
عطا کین نعمتین حق نے ہمین خوان توکل سے
چلی ہستے سے ہم ہنکو عدم کیسی تحمل سے

ملا گھر خلد مین رہنے کو انور بعد مرنے کے
شرف حاصل ہوا یہ ہمکو حیدر کے توسل سے

بہار باغ ہی گل ہے نہ خار باقی ہے
نہین عاشق عارض کو دہشت ظلمت
ابھی نہ تیغ کو روکے کہو یہ قاتل سے
خزانکا خوف نہین کچھ گل مضامین کو
عبث خیال ہی فردائے حشر کا اے دل
ہے اوسی صاف مرا دل تو شکل آئینہ
مریض ہجر ہوا اچھا جو نکلی دل کی بھڑاس
جلایا غیر کو ہمسے نہ گر میان کر کے

چمن کے اب بھی ہوس آہزار باقی ہے
اگر لحد مین دل داغدار باقی ہے
نثار ہونکو اک جان نثار باقی ہے
کہ اس چمن مین ہمیشہ بہار باقی ہے
ابھی تو طول شب انتظار باقی ہے
مگر وہان ابھی کچھ غبار باقی ہے
ابھی بچائیے گو تا بخار باقی ہے
جو اوس سے آگ کی دلمین بخار باقی ہے

وہ کہتے ہین جب مانگتا ہون مین بوسہ
مرے منہ سے تو کچھ سنا چاہتا ہے

وہ گیسو بنانیکو کہتے ہین مجھسے
مرے دلکو کالا ڈسا چاہتا ہے

خریدار ہوتا ہے وہ شاہ خوبان
ہما طائر دل ہوا چاہتا ہے

وہان اوس صنم کا تو قصد سفر ہے
یہان کوس رحلت بجا چاہتا ہے

جدائے ہی درپیش اوس سے ہے انور
فلک غم کا مجھپر گرا چاہتا ہے

کیون نہ کھینچے ترے تصویر یہ حیرانی ہے
بت ہی بہزاد تو تصویر کلی مانی ہے

کیون سر شام سے اوجھین رہا کرتے ہی
کسکے گیسو کے تصور مین پریشانی ہے

خون کی چھینٹون سے ہوا دامن قاتل افشان
کیا مجھے مار کے تیرا بھی سے پشیمانی ہے

اوس شہ حسن کے در کا مین گدا ہون ایدل
جسنے سو سو کو دیا عہدۂ دربانی ہے

چاہیے اوسکو جو پابند محبت ہوئے
دل لگانا بت مغرور سے نادانی ہے

اندنون آئی ہے اوس بت پہ طبیعت اپنی
بخدا جسکا خدائی مین نہین ثانی ہے

کہکشان مانگ ہے ابرو ہین ہلال گردون
غیرت مہر درخشان ترے پیشانی ہے

گوشت تو ہے گیا کہل کہلکے تپ فرقت مین
ہڈیون پر سگ دلدار کے مہمانی ہے

اس سے کہتا نہین اوس سے ہین وفا کی امید
جور و بیداد و ستم کا وہ صنم بانی ہے

دیوان انور

بے صنم آنکھوں کی ونکا ہی گذر نا معلوم
یہ تو فرمائیے قیامت سے بھی طولانی ہے

ہجر گیسو سے نہیں ڈرتے ہیں ہم مرنے سے
آج ہی آئے جو کل سر پہ بلا آنی ہے

دل پہ سیحا مرے یا تو نفس بت کافر کا
اثر عشق سے ہی نہر کا جگر پانی ہے

پاس تو شتہ نہیں کچھ راہ عدم کا انور
ہاں سفر دور کا اور بے سر و سامانی ہے

ایک ساغر مئے گلرنگ کا لا دے ساقی
جان لب پر ہے ترا ایخوار جلا دے ساقی

بعد مردن ہوے مری روح کو کیا کیا نہ سرور
ساغر مے پہ اگر نذر ولا دے ساقی

دور ساغر میں پہر آنکھ نہ جھپکی کشش سے
سائل بادۂ وصلت ہوں جھکا دے ساقی

آب پاشی سے مری روح نہ تازی ہو گے
شیشۂ مے کو لحد پر تو لونڈھا دے ساقی

ساغر شمس و قمر چشم فلک میں نہ سمائیں
اپنی آنکھوں کی کٹوری جو دکھاوے ساقی

ہوں وہ مینوش کہ اک دم میں سبو الجاؤں
خم مے کو جو مرے منہ سے لگا دے ساقی

مے کدہ میں جو نہیں جام تو پروا کیا ہے
تو گلابی کو مرے منہ سے لگا دے ساقی

لحن داؤد کا ہو دل زاہد کو
گر صدا قلقل مینا کی سنا دے ساقی

رشک شیریں کے جو یاد آئیں وہ باتیں نمکین
گھونٹ کا مجھکو شکر کے کا فرہاد دے ساقی

منہ سے ہم بھی نہ لگائیں اوسے پینا کیسا
بے ترے خضر اگر آب بقا دے ساقی

دیوان انور

[illegible]

دل تو آغاز محبت مین گیا ہاتہونسے
دیکہئے ہوتا ہی کیا انجام مجھے
ناصح ہجر سے جان کر جانیگی جان
دل لگاتا نہ بتونسے تو ہوا موت کا پیغام مجھے
تو وہ کہتا ہی کہ تو نے کیا بدنام مجھے
حسن کو دیکھا نہین وہ دل کا کام مجھے
جہوم کر جو چہ گلہائے گلشن آئے
سامنے آنا بادہ گلرنگ کا وہ ساغر مجھے
یاد آیا جو ہتا ہی لب بام مجھے
وصف گیسوئے رخ یار لکہا کرتا ہون
رات دن اسکے سوا اور نہین کام مجھے

دیوان انور

سحر ہوتی نہین ہے دم لبون پر گہٹکے آیا ہی
نہ کوئی یار کو ہم عاشقونکی روح چہوڑیگی
لگا کر دل بتونسے اسقدر صدمے اوٹہائے ہین
نکالا سنبل ہیجا نکال گیسوئے پرخم نے
چہکایا ساغر غم سے ویا بوسہ ہونٹونکا
طبیعت اوس بت قاتل پہ جب سے آگئی ہی
بجز ذلت نہ عزت پائی ہی جب سے عشقبازی مین
بچیگی جان کیونکر سامنا ہی وہ بلاؤنکا
نہ ہوئے اشربت دیدار جیسے جو کہ مشکل ہے
نہین لازم ہی عاشق کو برا معشوق کو کہنا

دراز ایسا ہوئی روز قیامت رات فرقت کی
ہوا خواہونکا اوسکی سیر کب بہائیگی جنت کی
خدا ہمسے نہ لیوے قسم کہا بیٹھے الفت کے
رخ رنگین جانانے گلونکی زرد رنگت کے
مرا ساقی ہی دریا دل ہر اک ہی بات ہمتکی
خفا وہ ہو گیا جیسے ہی جس سے بات ہی شہادت کے
کوئین اوسنے جہکائی جس سے یوسف سے جیانکی
تصور زلف ہیجا نکا اندہیری رات فرقت کی
طبیبونکو نہ کچہ سوجہے دوا بیمار فرقت کے
سمجہکر یہ نہ منہ چڑہ سے اوس بتنکی شکایت کے

بلاؤ یا حسین ابن علی تم اپنے روضے پر
تمنا دلمین انور مجھے نہ رہجائے زیارت کی

یاد آئی ہی ترے زلف سیہ فام مجھے
بیکلی دل کی نہین آنکہہ جہپکنے دیتے
موت آئی ہی مجھے پھر جائے سر بالین سے

سامنا روز بلا کا ہی سر شام مجھے
چھوڑ جاتا ہی اکیلا جو وہ گلفام مجھے
اپنی صورت جو دکھائی وہ دلارام تو جی

نام جانیکا جو لے وہ ستم ایجاد ابھی
ہون وہ بلبل جو کرون نالۂ فریاد ابھی
شکل وصلت کبھو نکل آئیگی رفتہ رفتہ
دلسی کہتا ہون ذرا خط کا جواب آنیدے
زر و رنگ گل خورشید وہین ہو جائے
قمریان سرو گلستانکی درازی ہولین
ہوشمین عاشق صادق کو ذرا آنیدے
حوصلہ دلکی لگانیکا کسے سی کیا ہو
آزما جو محبت مین وہ رشک شیرین
تاب نظارہ نہ عشاق کے لا ئین آنکہین
دل تو کیا چیز ہے گر جانکا طالب تو ہو
ہو یہ نقشہ جو مرے یار کے صورت دیکہین
زور پر جوشش سودا جو ہے ہنگامہ یون ہین
ہجر مین اوس بت مہ رشکے جو نالہ کہینچون
آنکہہ پڑ جائے جو اوس تنکی قد و بالا پر

نکلے پہلو سی تڑپکر دل ناشاد ابھی
چاک جون چاک قفس ہو دل صیاد ابھی
بے تکلف ہین مجہسی وہ پریزاد ابھی
ہو کے بیتاب نکر نالہ و فریاد ابھی
زلف سرکائی جو رخسی وہ پریزاد ابھی
باغمین آئی جو وہ غیرت شمشاد ابھی
اوٹھکی بالین سے نہ جا او ستم ایجاد ابھی
سختیان ہجر صنم کے ہین مجھی یاد ابھی
جان سی ہاتھ دہوڑ کے دون صورت فرہاد ابھی
جلوہ دکہلائے جو وہ حسن خداداد ابھی
رکہدون سرکاٹکی آگے ترے جلاد ابھی
آپ تصویر نہین مانی و بہزاد ابھی
ہوگئے برباد بہت محنت حداد ابھی
گر پڑے کاٹنے کی چرخ ستم ایجاد ابھی
فرط غیرت سی گرپڑے خاک مین شمشاد ابھی

جدا سیمبدن سے وہ عیسیٰ النفس ہے — ہمین اک اک گھڑی اک اک برس ہے

عدم کا قافلہ پاؤنگا کیونکر — نہ نقش پا نہ آواز جرس ہے

ہوا اب وہ ہے خوف کھینچو نہ تلوار — تن لاغر مرا تار نفس ہے

اجل پھرتے ہے آنکھون مین ہمارے — قیامت فرقت عیسیٰ النفس ہے

وہ نادان ہی جو ہو منت کش خلق — کہ خالق رازق مور و مگس ہے

وہ لیتے ہی کرینگے بیوفائے — یہ دل دینی مین ہمکو پیش و پس ہے

قدم تک دسکی ہو کیونکر رسائے — جہلاوا یار ہے اندھے فرس ہے

کوئی دم کا یہان تو دم ہی مہمان — وہان آئینہ اونکو پیش و پس ہے

کیا کرتا ہون نالے مثل بلبل — فراق گلبدن مین گھر قفس ہے

فراق بت مین کیون انور نہ مرتا — خدا سے کب کسی بندہ کا بس ہے

گریان فراق یار مین کسدم نہین رہے — ایسے ہی کہ دیدہ پرنم نہین رہے

برسون نہین وہ اب مژہ پہلو مین بیٹھتے — دل کیطرح جدا جو کوئے دم نہین رہے

اونکے سے گلگت دلکو سر شام سے ہوئے — کس شب کو یاد گیسوئے پرخم نہین رہے

رنگ شباب کچھ نہ دکھایا خضاب سے — صورت اپنا در نگو وہ ہم نہین رہے

سینے پہ وار ابرو کو لگا اپنے تو تیغ کے
دلدل جہان ہے خونی اور لوٹتی ہین سر
برباد پھر رہا ہون بگولے کی طرح سے
کیا پوچھتی ہو گشتۂ تیر مژہ کا حال
نالی ہمارے سنکے یہہ کہتا ہے وہ صنم
دل شیفتہ ہی اوس بت گردون جناب پے
کہتا ہی دل یہ دیکھکے اندھیر زلف کا
انبوہ مرا یعنی گیسو و رخ کا یہ حال ہے
اوس شنگ آفتاب کہا مانے مرا
دلکو کیا شگفتہ طبیعت کو باغ باغ
جبتک ہے رخ غیر سے ہمسی جو الہی ہے
وصل صنم نصیب نہوگا بغیر حشر
ہر شب بلا کا سامنا ہی یار زلف مین
ہو قوت جو اشک نہوگا فراق مین
کچھ کچھ قد صنم مین کچھ ہو نکالا د بہار ہے

جانباز عشق کو نہین حاجت سپر کے
قاصد وہ گلی مری قاتل کے گھر کے ہے
جب سی تلاش ایک بت بے خبر کے ہے
غربال ہو گیا ہے یہ صورت جگر کے ہی
پُر درد یہ صدا تو اوسی نوحہ گر کے ہے
چہرے پہ جسکی مانند تجلی قمر کے ہے
رکھنا سنبھلکے پاؤن کہ یہ رہ خطر ہے
امید شام کے نہ توقع سحر کے ہے
کیون جاگے دھوپ کرتا ہے و دوپہر ہے
معلوم یہ نہین کہ ہوا یہ کدھر کے ہے
امید اوس صنم سے کسی عمر بھر کے ہے
فرقت کچھ آجکی نہین یہ عمر بھر کے ہے
الجھن یہ آج کی نہین عمر بھر کے سے ہے
منہ کے جھڑی نہین یہ جھڑے چشم تر کے ہے
بارے نہال حسن مین آمد ثمر کے ہے

حسن سے پہر جائی ترے آنکہہ نہ مانہ پہر جائے
دور ساغر ہوا گر اوس بت مے نوش بغیر

ایک عالم ہوا وہ ہر بار جدہر تو ہو جائے
مے اُلگجا ئیگی گلیمین مجھے اوچہو ہو جائے

یاد دندان شہ حسن رولائے جو مجھے
قیمتے گوہر شہوار سے آنسو ہو جائے

مجھکو لڑوا ئیگی غیر و نسے دو رنگی اوسکے
کچہہ نہ کبھی جھگڑا نہین الور جو وا کسو ہو جائے

زلف تا عارض دلدار نہ آنے پائے
صبح صادق مین شب تار نہ آنے پائے

دم تو کہتا ہے کہ مین گھٹکے لبون تک آؤن
ضبط کہتا ہے خبردار نہ آنے پائے

ابتو اس بات پہ ٹہیرے ہے صفائی اونسے
لب پہ شکوہ کوئی زنہار نہ آنے پائے

وصل جانا مین رہین پیار کے باتین اے دل
جز خوریخ کے گفتار نہ آنے پائے

مرضِ عشق سے ہو خاک افاقہ اوسکو
در عیسے پہ جو بیمار نہ آنے پائے

راز دل کہدیا پایا جو اکیلا اونکو
شکر صد شکر کہ اغیار نہ آنے پائے

حیف ہے غیر نوا یگل ہو شریک محفل
اور یہ عاشق غمخوار نہ آنے پائے

یاد گیسو کے دل زار نہ آئے ہرگز
پیچ قسمت مین خبردار نہ آنے پائے

جب مرے پاس تھے وہ دور رہے اونسے رقیب
گل کے پہلو مین کبھی خار نہ آنے پائے

ہے اگر مد نظر خلوت عاشق اے گل
باغ غنچو نمین کوئے زنہار نہ آنے پائے

آئے پیغام اجل گور کنارے پہونچون
ہون وہ جانباز کہ وصلت ہی مین کانو نمین گلا

طرہ عشق کے یارب کہین منزل ہوجائے
نہ بچین خنجر جلاد جو حائل ہوجائے

ہجر گلرو مین اگر باغ کو جاؤن انور
شور ماتم مجھے آواز عنادل ہوجائے

دل ابرو دنیہ آئے وہ ہمسے بگڑ گئے
وہ چلتے چلتے عاشق بیدل سے لڑ گئے
طول شب فراق قیامت سے بڑھ گیا
حال فراق وصل مین پوچھو نہ اے صنم
شعلہ رخونکی ہجر نے اندھیر کر دیا
اوس مہ لقا کے داغ جدائی نہ مٹ سکی
سودائے الفت بت لیلی مثال مین
کیسا جناب عشق کے ہر نگہبان تھین
آیا خیال گیسوئے پیچان جو اے جنون
نالہ تڑپکی وادی غربت مین جب کیا
ہوکر دو نیم مرگیا مارا نہ دم ذرا

گیسو کا بوسہ مانگ کی جھگڑے مین پڑ گئے
ذکر رقیب کرکے تو جھگڑے مین پڑ گئے
لالی سحر کے عاشق عارض کو بڑھ گئے
وہ بخیئیان ادھاڑین کہ بیمار پڑ گئے
ایسے جلی کہ داغ کلیجے مین پڑ گئے
آخر یہ انتہا ہوئی ناسور پڑ گئے
ایسا پھرے کہ آبلہ پانو مین پڑ گئے
ویران ہوئے مکان محلے اوجڑ گئے
ہم عشق کی رسیاں مین سراپا جکڑ گئے
تھرائی کوہ کل زمین سے اوکھڑ گئے
جسکے نیچے ترے ابرو کے پڑ گئے

جیسا اوس شوخ کے ستمگر پہ ہوا قابو اپنا — چشم ہمراہ میں اوس شوخ سے عامل ٹھہرے

دم مرا تن سے نکل جائے تو سدہارے گہر کو — سر مرا کاٹ کی اک آن تو قاتل ٹھہرے

شمع رخسار پہ ہم دلکو کرین پروانہ — آکے محفل مین جو وہ رونق محفل ٹھہرے

لیجیے دل تو روا لاتے ہو لہو فرقت مین — دوست ٹھہرا ہے کہ مسیحا کی قاتل ٹھہرے

ہم ہی جانباز جو مر جائیں تو تم مین ای قاتل — دم بھی لینا تیرے تلوار کو مشکل ٹھہرے

چرخ قسمت مین ہے کسطرح نہ گھبرا انور — گردش افلاک کی ٹھہرے تو مرا دل ٹھہرے

ہوگئی منظور دلکو پیشوائے آپکے — نامہ بر آتے ہی جب آمد سنائی آپکے

جان نثاروں کو بہلائے ہی بہرائے آپکے — ناز قلیونکو ہوئے بے اعتنائی آپکے

خوش ادائی تو اوسے ایگل یہ کہتا ہے آپکے — چال طاؤس چمن نے ہے اوڑائی آپکے

الصنم بت بنگئی بہزاد و مانی دیکھکر — صانع قدرت نے وہ صورت بنائی آپکی

ہے ہمیں بھی تو کبھی ہوگا وصل ممکن ہے وصال — جیتے جی تقدیر نے صورت دکھائی آپکے

نام رخصت سنکے وصلت مین فنا ہوتا ہے دم — دیکھیے دکھلا گیا ہمکو جدائی آپ کے

آکے بالین پر بوقت نزع وہ عیسیٰ نفس — ہنسکے کہتا ہے کہ جان ہم نے بچائی آپکے

کچھ نہ پوچھو حال کیا ہوگا شب وصلت کے لیے — خون کی آنسو رولائیگی جدائی آپ کے

جانجان انور کو منہ اپنا دکھا دو … [illegible]

نقد جان دیتا ہے انور … دکھائی … [illegible]

[illegible]

گر مسیحا ہی تو ہمکو انکار نہ اے بت ہو
یوسف ہو تو ہم اپنے دل سے ترے ہی بردے

دولت تو نہیں رکھتے حاضر ہیں دل و جان سے
اور بس بت یہ کرین صدقے انور جو خدا زر دے

تمہارے زلف پیچاں تو کہو دمی قدر سنبل کے
رخ رنگین نے رنگت زرد کر دی لالہ و گل کے

پھڑک کر مر گئے ایذا سے وہ فرقت گل کے
بہے ہیں شبنم کے آنسو کیوں مصیبت پر نہ بلبل کے

تمہارے رخ روشن کا نہ وہ گر سامنا کرتا
نہ ہوتی دہر یا کی ایسی صورت تنزل کے

خدا دیتا ہے ہمکو رزق بے کوشش و بے محنت
ہمیشہ نعمتیں کہا ئی خوان توکل کے

خدا سے گر کے ہے تو یہ ان بتوں سے دل لگانا
سمجھکر ان کو سنگین دل محبت ترک یا کل کے

خزان آئی ہے شاید رخصت فصل بہار ہے
چلی آتی ہے کانوں تک صدا فریاد بلبل کے

وہ دیوانہ ہوں برپا قیامت جسکی نالوں سے
صدا آجاتی ہے گردوں پہ غلغل ہا و زنجیر کے غل کے

شریک کیا ہوں انکے دو رقیبان سے
ہمیں امید شفا کی نہیں اک ساغر مل کے

کبھی پوچھا نہ بھولے سے مریض ہجر کیسا ہے
شکایت کیوں نہ ہو ہم بے خبر تیرے تغافل کے

بتایا ہے جو درس بت نے دل پر شوق کہتا ہے
چلو جلد خدا را اب نہیں جا ہے تامل سے

نہیں ہے یہ محبت گل رعنا باغ عالم میں
سہے خار الم دلپر جفائیں دیکھیں گل کے

وہ بلبل ہوں حکایت سنکے میری لوگ روتے ہیں
کہلیں آنکھیں نہیں قفس میں کبھی دیکھا نہیں گل کے

ای ہما دی جو خدا اوج ہمین دولت سی
ملکو الو نکا ایجان گذر ہو جاتا ✣
تیغ ابرو کے محبت یہ صدا دیتی ہے
پردۂ زلف سی وہ منہ جو دکہا تے اپنا
دیکھتی مردم دیدہ نہ سحر کے صورت
خم جو مرتے یہ نہ اعمال کا جہگڑا ہوتا
حسن بت شان خدا کے جو سمجھتی مردم
دیکھنی آتے تمہی گل زلف کے دیوا ینکو
دیدۂ حور و ملک کو نہ دکہائی دیتے

سلطنت لیتی کبھی یار کے در کے ہوتے
اب بالین سی دم نزع جو سر کے ہوتے
جان دیکر در جاناں سے سر کے ہوتے
دیکھو آنکھوں کو مرے شمس و قمر کے ہوتے
منہ یہ بکہرائے اگر بال دیکھے در کے ہوتے
ہم نہ فردوس کے ہوتے نہ سقر کے ہوتے
وہ گنہگار ادہر کے نہ ادہر کے ہوتے
بیڑیاں پانوں میں پہنا کے دیکھ گہر ہوتے
نظم باریک مضامین جو کمر کے ہوتے

مدتوں خشک وہ قرطاس نہوتا انور
جسمین مضمون مرے دیدۂ تر کے ہوتے

پہرتا ہی مجھہ خفیف کو دلبر لئے ہوئے
پہونچا عدم نہ مال نہ لشکر لئے ہوئے
دندان یار سی نہین کرتا مقابلہ ✣
گردونکو بھی ہے ساقئی مہوش کی جستجو

ہمراہ خار کو ہی گل تر لئے ہوئے
آئینہ بھی کیا ہی سکندر لئے ہوئے
ہر اپنی آب و تاب کو گوہر لئے ہوئے
پہرتا ہی آفتاب کا ساغر لئے ہوئے

عیسیٰ کے ساتھ ہے ملک الموت کا نزول | آئی ہیں غیر کو وہ مگر گھر لئے ہوئے
دولت جو ہے نصیب میں دلکا خدا فروز | پھرتے ہو کیوں مجھی طمع زر لئے ہوئے

غیر از خدا کسی سے وہ رکھتا نہیں غرض
ہے اپنی آن بان کو انور لئے ہوئے

ہوئے شکوہ وہ مہرباں کیسے کیسے | کئے راز دل کے بیاں کیسے کیسے
ہوئیں گردشیں کم نہ پیر فلک کے | ہیں خاک میں نوجواں کیسے کیسے
وہ شکوہ گئے میرے گھر سے جو تنہا | ہوئے دل میں ہم بدگماں کیسے کیسے
نہ بار آئے بلبل تجھے دید گل سے | نگہباں رہے باغباں کیسے کیسے
کیا جوش وحشت نے کیا مجبور رسوا | ہوئے داغ تن پر عیاں کیسے کیسے
جدا ہیں اوسی یار مہوش کے ہمنے | سہے غم تہ آسماں کیسے کیسے
نہ پوچھو خرابات دنیا کے حالت | مکیں سے ہیں خالی مکاں کیسے کیسے
نہ ہے قصر خاقاں نہ ہے طاق کسرا | مٹائی فلک نے نشاں کیسے کیسے
اوٹھے کیسے معشوق باغ جہاں سے | ہوئے خاک میں گل نہاں کیسے کیسے
نہ دنیا کا اک حال پر رنگ پایا + | ہوئے انقلاب جہاں کیسے کیسے
نہ کیوں دل میں ہو داغ لالہ کے صورت | چھٹے ہم سے غنچہ دہاں کیسے کیسے

حیران ہے عقل آئینہ سے رخ کی وصف میں
کیا کیا کہوں میں یار تپلہ ہے نور کا

کس سے مثال دیجیے داغ قمر سیکھے ہے
شکل آپ سے حور ہی طرز لشکر ہی ہے

اوس سیم تن پہ ہوئے ہوا لوٹ جو شغتہ
کچھ پاس نقد دل کے سوا مال و زر بھی ہے

ایک عروج پر ترا حسن شباب ہے
مہتاب ہے سفید تو زرد آفتاب ہے

یوسف جمال ہے وہ صنم لاجواب ہے
مشتاق اوسکی دید کا ہر شیخ و شاب ہے

کیونکہ کہیں حسن میں وہ لاجواب ہے
نقش قدم سے جسکے خجل آفتاب ہے

زہرا ہے خال زلف مسلسل سحاب ہے
ابرو ہلال ہے تو جبین ماہتاب ہے

اب ہمکو تاب ہجر نہ وصلت کی تاب ہے
دونوں طرح سے عشق میں مٹی خراب ہے

تا حشر ہے شوق چشم کو اوس رخ کی دید کا
خورشید سے ملائے نظر کسکو تاب ہے

اللہ رے اثر گل رخسار یار کا +
جو بوند ہے پسینے کی گویا گلاب ہے

کب سوچتا ہے جوش جوانیمیں نیک و بد
بہکے ہوئے ہیں ہم کو جوش شباب ہے

بوسہ دہن کا مانگ رہا ہوں میں دیر سے
کیا دیکھئے سوال کا ملتا جواب ہے

ہے خوش وہ باغ بلبل دل بوئے یار سے
عارض اگر ہے گل تو پسینا گلاب ہے

کیون دل نہ باغ باغ ہو فصل بہار میں
ساقی مرے بغلمیں ہے شغل شراب ہے

گر ہماری عشق کی اونکو خبر ہو جائیگی — وصل کیسا از بسکہ راحت سی بسر ہو جائیگی

یار سوتا ہی ادہی کیونکر جگاؤن کیا کرون — دلکو جو ہر کا ہی کوئی دم میں سحر ہو جائیگی

پائیگا جیتا نہ اگر عاشق رنجور کو + — دیر آئینگی جو تجکو نامہ بر ہو جائیگی

جائیگی فصل جنون میں ہم مزار قیس پر — گر دہیا صورت زاد سفر ہو جائیگی

ہجر میں دس ہی کہ گر ہمکو رولائیگا فلک — چادر مہتاب ساری تر بتر ہو جائیگی

دیکھ لینا آپسی آکر ملیگا وہ صنم — بر اثر میرے جو آہ بے اثر ہو جائیگی

شادی وصل صنم سے گو طبیعت شاد ہی — دیکھتا کیا رنگ ہوگا جب سحر ہو جائیگی

ہوگا وہ بدنام اس سی جان وری سکتا نہیں — مر گیا عاشق یہ عالم کو خبر ہو جائیگی

اہی مسیحا میرے بالین سے جو تو اوٹھ جائیگا — پہر تو صورت دہی بار دگر ہو جائیگی

بال سنبل سے نہ اپنی کھول ای نازک بدن — بو جہہ گیسو کا پڑیگا خم کمر ہو جائیگی

بوسۂ سیب ذقن دیگا جو وہ رشک چمن — شاخ نخل آرزو کے بار ور ہو جائیگی

جا بجا ہیں تیورے چڑہا کر ہم جو گھورو گے کبھی — بارہ لگی آپکی تیغ دو سر ہو جائیگی

وصل کی شب میں نکل جائینگے ہمارے حسرتین — مہربانی جو عاشق پر نظر ہو جائیگی

تم اگر گیسو ہٹاؤگے رخ پر نور سے — ظلمت شب دور ای رشک قمر ہو جائیگی

جبہہ سا ہونگا اگر نقش قدم پر یار کے — خاک وہ مجکو دوا ئے دردسر ہو جائیگی

پھر وہ آہ سحر فرقت مین دکہائی بہار [illegible] خاک میان سو کہ گئی
کاہ رونی الحی [illegible] مین برسا
اک بلبل ہا جو صیاد پر [illegible] خزان سو کہ گیا
جان تن صفت برگ خزان [illegible]
ہم اہین جو لبین روبا [illegible] وقت مین
[illegible] ای جو روان [illegible] کی زلف
ابرو ہو [illegible] سو کہ گئی
میرا جان دیکہا [illegible] سو کہ گئی
ہو گئی ذبی بہر کی آتش انور
ہو گیا خشک گلا اور زبان سو کہ گئی

بل نزاکت مین آئی لیجئی صاحب خبر
وصف گیسو چھوڑ کر لکہی نہ ابرو کے ثنا
آمد اوس عیسی نفس کی مرقدِ عاشق پہ ہی
داغ چہرہ کا مٹائی ماہ کامل سے کہو
لائیو جلدی جواب خط نہ عرصہ کیجیو
ہو چکا ہی قدر ہمارا کی وانتو نسے ترے

زلف پیچان کی رسائی تا کمر ہونیکو ہے
ہان خطا کی اب قلم خامہ کا سر ہونیکو ہے
حشر سے برپا قیامت پیشتر ہونیکو ہے
یار کے رخسار سی ہمسر اگر ہونیکو ہے
رو چکا تن سی سفر اپنی نامہ بر ہونیکو ہے
رشک سی آبرو سلک گہر ہونیکو ہے

آج آمد گھر مین انور کے ہی اوس گلفام کے
نخل گلزار تمنا بار ور ہونے کو ہے

حشم تر او سکی نیون وقت فغان سو کہ گئے
پہول گلچیر بنے آئی تو جان سو کہ گئے
ایک بوسہ نہ دیا آہ کی جان سو کہ گئے
ساقیا ساغر مَی دیجو کہ تری فرقت مین
دلکو یہ خوف جو تہا غیر نہ مانع ہو کہین
یاد کرتے ہین جو انکو تہمت بیرے مین
سوز فرقت سی ہوا آنکہون مین سب آنسو خشک

چیختے چیختے بلبل کے زبان سو کہ گئے
چیختے چیختے بلبل کے زبان سو کہ گئے
مانگتے مانگتے عاشق کے زبان سو کہ گئے
حلق مین کانٹے پڑے اور زبان سو کہ گئے
وہان ہمین دیر ہوئی جان یہان سو کہ گئے
پھر ہی تو نہین کشتہ جہان سو کہ گئے
پیشِ آزین پانی جو نہ تھی روان سو کہ گئے

دیوان انور

ہجر مین دم تمام ہوتا ہے
موت کا مفت نام ہوتا ہے
دل او بجھتا ہے گا یار کسو بن
حال یہ وقت شام ہوتا ہے

[illegible]
مین [illegible] کلام ہوتا ہے
[illegible] فرقت مین
[illegible] انتظام ہوتا ہے

صاف کہدیجئے جو ہے منظور ÷
الضنم تیرے گیسو و رخ کا
کوئی قاتل تو نامہ بر کوئی ÷
دیکھنا ہو تو دیکھ لے آکر ÷
ہم بہاتے ہیں خون آنکھوں سے
کوئے جاناں سے لیجئے جنت

ابھی قصہ تمام ہوتا ہے
تذکرہ صبح و شام ہوتا ہے
روز وہاں قتل عام ہوتا ہے
تیرا عاشق تمام ہوتا ہے
روز وہاں شغل جام ہوتا ہے
دیکھیں کیسا مقام ہوتا ہے

چھوڑ دو چھوڑ دو حسین انور
اب یہ اونکا کلام ہوتا ہے

اے دشمن جان یار دل آزار خبر لے
صیاد ترے فکر میں تو محو رخ گل ÷
ترسا نہ بہت دید کو اب اے بت کافر
دق اوسکو اب ایسا تپ فرقت لگی ہے
رکھتے ہیں رواں تیغیں وہ ذبح گلے پر
کیا عاشق بیمار پہ وہ چشم کرم لطف
کیا شاد ہے تو وصلت اغیار سے گھر میں

ہے گور کنارے ترا بیمار خبر لے
اپنی تو ذرا بلبل گلزار خبر لے
دم توڑ رہا ہے ترا بیمار خبر لے
عاشق ہے ترا جینے سے بیزار خبر لے
آرے تجھے قاتل تری تلوار خبر لے
کس طور سے بیمار کے بیمار خبر لے
عاشق ہیں تڑپ ہجر میں دیوار خبر لے

دیوان انور

[illegible]

دیوان انور

بتا و کب ہو عندلیب بد نصیب
خونِ دل لختِ جگر کے ہر سحر
ہمتور وتے ہین نظر کیجیے ادہر
جانجان الفت بچہوڑے آپکے
کسطرح طے منزل مقصود ہو ✣
ہوگا آنے مین جو عرصہ آپ کو
آپکی فرقت نے مردہ کر دیا
ہین صفا ئیمین غضب دندان یار
تہم گیا دل آنکی رہنے سے ہاتہ
پائون ہاتہون سے دبائے رات بہر
کون آپکے ہو گرفتار بلا ✣
رنگ کیا لاتے ہو ساقی وصل مین
توڑتی ہو کس کے دام زلف کو
وشت مین کب آئی یہ کہتا تہا قیس
جیتے جی ہوگے وصال یار سے

کب پہرے فصل بہار دیکھیے
کہاتے ہین کبتک بہارے دیکھیے
کیون سو ابر بہارے دیکھیے
عشق مین ہمت نہ ہارے دیکھیے
بوجہہ سے عصیان کا بہارے دیکھیے
جان جائیگے ہمارے دیکھیے ✣
کیا ہوئے صورت ہماری دیکھیے
کیا گہر کے آبدارے دیکھیے ✣
اب نہین ہے بیقرارے دیکھیے
یہ کر خدمت گذارے دیکھیے
زلف پہر اوسنے سنواری دیکھیے
پہرے گل کے بادہ خواری دیکھیے
مرغ دل کے بیقرارے دیکھیے
پہرے لیلی کے سواری دیکھیے
آرزو پورے ہماری دیکھیے

[illegible]

ترے غم مین شب یون بسر ہو گئی
تڑپتا ہون لیتا ہین وہ خبر
کہا مین آؤ گے بولے کہ ہان ❖
ہوا قلب زخمی ہر اک کا ادہر
عدم مین نہ ہستے ہین پایا ہتا
ہوا اک اشارے سے زخمی جگر
جو چہرے سے اوس گل کے پردا اوٹھا
کہیگا کہ اچھا ہوا مر گیا ❖
جو بالین پہ آیا وہ رشک مسیح
نہ بر آیا وصلت مین مقصود دل
پلائی تجھے ساقی نے جہوٹے جو مے
ہوا سر جدا تیغ صفاک سے
نہ کچھ کر سکی اپنا تیغ غضب ❖
نکل جاینگے سارے ہی ارمان دل
پھڑک کر نکلجائے کا دم مرا ❖

تڑپتی تڑپتے سحر ہو گئے
مرے آہ کیا بے اثر ہو گئے
رقیبون سے فرصت اگر ہو گئے
جدہر اوسکی ترچھے نظر ہو گئے
صنم تیرے عنقا کمر ہو گئے
کنارے تمہارے نظر ہو گئے
خجل روشنی سحر ہو گئے
جو اوس بے خبر کو خبر ہو گئے
مرے زلیست بار دگر ہو گئے
سحر ہو گئے تو سحر ہو گئے
وہ دارو نکے در در جگر ہو گئے
ہم عشق کے خیمہ سر ہو گئے
دم مرگ تو یہ میسر ہو گئے
تو جب جو اونکے ادہر ہو گئے
تجھی ویر گر نامہ بر ہو گئے

١٩٢

اہل سخن کے بات مین تاثیر چاہیئے
بلبل کو ہو سکوت وہ تقریر چاہیئے

عارض پہ خط سبز کے تحریر چاہیئے
قرآن پر جیسی ہوئے تفسیر چاہیئے

دو گز زمین کے ہمین حاجت ہے بعد مرگ
ور کا ہو مکان نہ تعمیر چاہیئے *

ہر قطرہ سے پہنچے مرغ جگر کو صید *
اس تیر کے لئے یہی نخچیر چاہیئے

دل اوس صنم کا موم ہو نالہ وہ کھینچیے
عاشق کے آہ کے لئے تاثیر چاہیئے

فکر لباس کیا ہے اسیران زلف کو
گردن مین طوق پانو مین زنجیر چاہیئے

کھلتا ہے عشق زلف کا انجام خلق پر
کرنا ہمارے لاش کو تشہیر چاہیئے

کافی نگاہ قہر ہے عاشق کے قتل کو
خنجر نہ چاہیئے ہی نہ شمشیر چاہیئے

پہلو ہو گرم غیر کا ہم رشک سے جلین
عاشق کے واسطے یہی توقیر چاہیئے

بستر فقیر کا ہو ہر شاہ حسن پر
منصب کی آرزو ہے نہ جاگیر چاہیئے

پائی اگر کمر نہین ظاہر تو لطف کیا
بے عیب ہیر یار کے تصویر چاہیئے

وصف دہان یار مین بہتر سکوت ہے
اسمین نہ کچھ کلام نہ تقریر چاہیئے

مٹتی وہ رو صفا ہے جسمین چمک نہین
ماہ مبین کے واسطے تنویر چاہیئے

عقبے مین کام آئیگی کیا ان بتونکی چاہ
انور بشیر کو الفت شبیر چاہیئے

اوصاف نظم کر کے نہ میں دنداں یار کے
[illegible]

میں ہوں کہیں وہ غیرت خورشید ہے کہیں
گردش نہ ایسے او فلک پیر چاہئے

مشتاق مہر ونکو نہ شکوہ ہوں ماہ کا
پیش نگاہ یار کے تصویر چاہئے

صورت دکھا کے اپنی جلا لیجئے مجھے
مرتا ہوں اب آنے میں تاخیر چاہئے

رستی میں باندھئے مجھے دری لگائیے
دیوانہ گیسو ونکا ہوں تعزیر چاہئے

ارمان دل نکالئے ہے روز عید کا
ہونا صنم سے آج بغلگیر چاہئے

کبتک تری فراقمیں نالے کیا کروں
اوس بیوفا وصال کے تدبیر چاہئے

کھینچے اگر سری تو کھینچ آئیگا دل مرا
سینے سو کھینچنا نہیں تیر چاہئے

سرزد ہو قصور تو بیجا ہے روٹھنا
غصہ غلام پر دم تقصیر چاہئے

سودا ہی اوسکی زلف گرہ گیر کا مجھے
پیر گلے میں آہنی زنجیر چاہئے

سودا ہے زلف یار کا از روز ازل سی ہے
پائوں میں اوسکی آہنی زنجیر چاہئے

آغاز خط ہے عارض گلگوں پہ یار کے
جوبن پہ باغ حسن ہے دن میں بہار کے

کرتے ہیں شانہ گیسو ونمیں روز یار کے
مائل کیا ہے سوز بو نکو مار مار کے

قاتل کو نذر دیجئے سر اپنا اوتار کے
رہیجائیو نہ عشق میں ہمت کو ہار کے

اک شگفتہ ہمیں نہیں اوس گلعذار کے
بلبل ہزار ہیں گل رخسار یار کے

[illegible]

تم گئے جب گہر ہمارے لیش نوبت ہو گئے
دم لبو پر آگیا مرد یکے صورت ہو گئے

صبحدم اوس ماہ کے رخصت قیامت ہو گئے
کوس رحلت کی صدا آواز نوبت ہو گئے

اندنون کیا منقلب اوسکی طبیعت ہو گئے
ربط عنبر فرنسی بڑہا ہمسے عداوت ہو گئے

رنگ نگین پر تہارے بلبلین عاشق ہوئین
بوستانو نمین گلونکی رزو رنگت ہو گئے

جب بٹہایا بام پر اوس غیرت مہتاب نے
عرش سے بالا ہمارے شان و شوکت ہو گئے

لیگیا بخت رسا گہر مین جو رشک حور نے
جیتے جی ہمکو میسر جنت ہو گئے

ہو چکا تہا عاشق جانباز آخر ہجر مین
وصل کے پیغام سے جینے کے صورت ہو گئے

بوجہتا ہون یہ دل ناد لنسے ہجر یار مین
تمکو ایسے بیوفا سے کیون محبت ہو گئے

دل تڑپتا تہا ہمارا ضعف کے آزار سے
یار کا سیب ذقن سونگہا تو صحت ہو گئے

منہ دوپٹے مین چہپا لیتے ہین مجکو دیکہکر
صورت عاشق سے ایسے اونکو نفرت ہو گئے

جو ٹہلتا ہے نہ بستی مین نہ جنگل مین مرا
کوئی جانا لنسے نکلکر اور وحشت ہو گئے

دن تو مر مر کے کٹا زلفی تصور مین تہا
رات کٹنی یاد گیسو مین قیامت ہو گئے

جان دونگا دل نہ دونگا اب کسیکو مین کبہی
دل لگا کر ایسے مجکو نصیحت ہو گئے

صورت حسن دلکی شیشہ مین اوتار ونگا اوسے
انور الکدم اوس سے بر دسی جو خلوت ہو گئے

حسن اوس بتکو دیا اور دیا عشق مجھے
کچھ تو اس امر مین خالق کے مشیت ہوگئی

مردہ عاشق کا جلائیگی وہ ٹھوکر سے اگر
معجزہ ہوئیگا لاریب کرامت ہوگئی

غیر کو سامنے پہر وہ بلائینگے اگر
اونکی رسوائیکا باعث مرے ذلت ہوگئی

اک غزل ور اسی بحر مین ہے کہتا انور
جوش پر پہر جو کسی وقت طبیعت ہوگئی

کچھ نہ پوچھو جو سحر کو مرے نوبت ہوگئی
فرقت روح و بدن آکی رخصت ہوگئی

صحبت غیر سے اک دم تو نہ فرصت ہوگئی
جانجان کا ہیکو پہر وصل کے صورت ہوگئی

دیکھکر حور کو خوش کسکے طبیعت ہوگئی
مر کے بیدیار جہنم ہمین جنت ہوگئی

صاف آئینہ دلکی جو کدورت ہوگئی
آئینہ جلوۂ وحدت کی حقیقت ہوگئی

سیر گلشن سے بہلجائیگا دل فرقت مین
رہے گل کے جو کسی گل مین شباہت ہوگئی

جو تمنا تہ دلی ہو وہ نکل جائے گی
دو گھڑی بھی اگر اوس یار سے صحبت ہوگئی

لاکھ چکہا کرین ہم ذائقہ قند و نبات
بوسۂ لب سے فراموش نہ لذت ہوگئی

شعلہ ور ہوگئی اگر داغ جنونکی آتش
سر خورشید قیامت کے حرارت ہوگئی

یار کے ساتھ سفر روحکا ہو گا تن سے
کوس رحلت سحر وصل کے نوبت ہوگئی

سخت جا سے سر تنگی نہ اگر فرقت مین
وصل مین کیا ہے ہمین اونسے ندامت ہوگئی

دیوان انور

دیوان انور

یہ آرزو ہے شگفتہ دل ہو بہر چمن مین شراب ہے
گلو نسی گل کیہر ہون ادہر ہمارا ادہر تمہاری

اگر نہ مانو سیر کہنا تو ہاتھا پائی بھی ایسے ہوگے
کہ پیرہن ہو گی جیب و دامن ادہر ہمارا ادہر تمہاری

یہان ہے اپنو کو روک ہم سیر وہان ہے غیر و نکا تیہ و قدغن
ہمن کو الفت مین لوگ رہزن ادہر ہمارا ادہر تمہاری

ہے انور کے دلمین حسرت لپٹلے اسطرح تم سے ہو کہ ہمین
کہاتہ گردن ہون بر گردن ادہر ہمارا ادہر تمہاری

سبیل شہ کا بنا اگر ہجر مین جاری ہو جائے
دیکھ کر اوسکو جل ابر بہاری ہو جائے

جان چیتو سے غم ہجر مین آری ہو جائے
ترک گر اوس بت عیار سے یاری ہو جائے

تیری ابرو کا جو عاشق ہے سو گلشن جائے
شاخ نرگس اوسے ای ترک کٹاری ہو جائے

سیر گلشن مین نظر آئے اگر وہ گلرو
بلبلون نغمہ مجھے نالہ و زاری ہو جائے

لب رنگین کے تصور مین اگر رو دون مین
نہر خون کو یہ محبوب مین جاری ہو جائی

سخت جانی سے تیر ایسے ہون زخمی پیدا
تیغ آری ہو تو صفاک بھی آری ہو جائے

سکے نالو نکو مرہ منسکے وہ بت کہتا ہے
چیخنے چیخنے آواز نہ بہار ہو جائے

باغ مین سیر کو وہ غیرت لیلی کر جائے
ناقہ میل نی غنچہ کے عماری ہو جائے

غیر کے جانے یہ وان رشک سے رو دون اگر
اشک کی بوند اوس بوسہ کی کٹار ہو جائے

قہر ہے از نی تم اگر کہئے جلاد مجہکو
ٹر کی علینے سے سیکھا تہمارے تمہار ہو جائے

ملا نہ ہمسے رقیبون کو چہوڑ کر وہ گل
غرور سے نہ زمین پر کبھی قدم رکھے
خدا ہی ہی کہ یہہ بار گران گناہون کا
سکان وہ ہو گیا پر نور آئے جسمین ہین
خزانہ ہین ہی دم رخصت یہ نالہ بلبل
ملا ہی اوج سعادت یہ تیرے کشتی کو
جہان ہون سورہ و شنام بات کرنے کیا

یہ ولمین خار لیے گلشن جہانسے چلے
بسبر کار ورا گرد در آسمانسے چلے
عدم کی راہ مین مجہہ بے سبب وستخوانسے چلے
وہانہ ہو گیا اندہیر وہ جہانسے چلے
بہار گل کا لئے داغ بوستانسے چلے
ہما ہو زاغ اگر بہتر کے استخوانسے چلے
بجز سکوت وہان کام کیا زبانسے چلے

کسے کی دلکی خبر کیا کسے کو اے انور
وہ بزم غیر کئے شاد ہم جہانسے چلے

زبانہ پہ ذکر شب ہجر لا نہین سکتی
کیا ہے ہجر مسیحا نے اسقدر لاغر
بلا سے دور سے دکہلا دین چاند سا چہرا
کہڑے ہین ہم سر محفل وہ سر جہکائے ہین
تہکا کے ضعف نے وحشت مین دیکہو ہاتہہ
بڑا ہی صحبت اغیار ابتو اوس گل سے

گذر گئی ہی جو ہمپر سنا نہین سکتی
فرشتے بھی ہمین ڈہونڈہ نہ پا نہین سکتے
جو پاس غیر کے ڈر سے بلا نہین سکتے
اور اوٹہا کے غیر کو ہمکو اوٹہا نہین سکتے
گلی سے یار کی صحرا کو جا نہین سکتی
وہانہ رنگ ہم اپنا جما نہین سکتے

جب چاہی روکے ہجر مین طوفان بپاکی
کب یہ ہمارے دیدۂ گریان سے دور ہے

اوس گلکی ہجر مین یہ نقاہت کا زور تھے
فصل جنون مین ہاتھہ گریبان سے دور ہے

غربت مین فرط غم سے تڑپتے ہین خاک پر
کوچہ جو اوس صنم کا بیابان سے دور ہے

وصل صنم نصیب ہو بدلے وصال کے
اے دل یہ کب عنایت یزدان سے دور ہے

گیسو نہین ہے یار کے رخ سے ہٹا ہوا
اُلٹا سحاب کا مہ تابان سے دور ہے

اوس شمع انجمن کے تصور سے ہجر مین
ظلمت ہمارے کلبۂ احزان سے دور ہے

صد چاک مثل شانہ ہی تیغ الم سے دل
جیسے تمہاری زلف پریشان سے دور ہے

تا قوسکی طرح نہ کرے نالہ جب رہے
ہجر صنم مین یہ دل نالان سے دور ہے

جامے سے تنگ ہو کے گریبان ہون پھاڑتا
دست ہوس جو یار کے دامان سے دور ہے

کیونکر قریب مرگ نہ انور ہوا ہی طبیب
بیمار عشق عیسے دوران سے دور ہے

سیرت پہ ہون مائل نہ نزاکت پہ تمہارے
دم جاتا ہی شوخی و شرارت پہ تمہارے

آنکھین بچھی رہتی ہین نزاکت پہ تمہارے
دل جان بہا کرتے ہین سیرت پہ تمہارے

عشاق کو جنت مین بھی جانیکی قسم تھے
کرتے ہین فدا حور کو صورت پہ تمہارے

گر جانتے بگڑوگے تو ہم لیتے نہ بوسے
بھولے تھے ہم ای یار محبت پہ تمہارے

دیوان انور

مقدر مین نہ تھی داروئے وصلت
لبِ یارِ نگین جانان نے جہانگین
بتو نکاول بنایا ہے جو تھر
کبوتر کے جلین کیونکر نہ وہان پر
کوئی عاشق نہین ہوتا ہے جان بر
گذر کسکا ہوا تھا اس طرف سے
مرض فرقت کا قسمت مین لکھا تھا
نہ کچھ وصلت مین نکلا دل کا ارمان
نہ اک دن پیش آیا وہ بہ الفت
وصال غیر ہے عاشق پہ ظاہر
ہوا مانع جو جلِ غیر کا مین ✣ ✣

مریض ہجر نے آخر قضا کے
گھٹا دے قدر لعل بے بہا کے
مشیت اسمین کچھ ہو گی خدا کے
رسائی ہو جہان نشکل صبا کے
وہ زلف یار ہے ناگن بلا کے
زیارت ہو رہی ہے نقش پا کے
شکایت کیا کرین اوس بیوفا کے
لڑائی رات بھر اون سے ہوا کے
رہی حسرت ہمین مہر و وفا کے
قسم کہایا کرے وہ بت خدا کے
شکایت اوسنی میرے جابجا کے

اگرین اوصاف ہم کس منہ سے انور
سراپا ہی وہ بت قدرت خدا کے

رسکو کہتے ہین بھی دیدۂ گریان ہمسے
کافر سرکو وہ کافر ہے پشیمان ہمسے

جوشمین کب ہی سوا نوح کا طوفان ہمسے
کہتا ہی مفت ہوا خون مسلمان ہمسے

قیس عالم ہو رہا ہے ہوم جیہ اور ہے
ہائے زمین زلفین خوشے کو جہ جلادے
وادی غفلت نہ الدین بھی خدا کی یاد ہے
اپنی مرکز تو تانی عشق مین برباد ہے
ادس گل خوبی کا نقشہ جب نظر آیا
بلبل تصویر صورت بن گئے اور ہے
شعلۂ ہو کر جوہر والی نہین
دیوان انور

وحشئ چشم کا ہمدم کوئی غربت مین نہین	آہوئے وحشت بھی ہوتے ہین گریزان ہمسے
موسم گل مین قفس مین نکہتِ بلبل نے کہا	ہائے کن روز و نین چھوٹا ہی گلستان ہمسے
ہجر مین پردہ نشین کے نکل آئے آنسو	ہو سکا عشق کسیسے طور نہ پنہان ہمسے
بوسۂ عارضِ جانان لیا سر کاٹ کے آنکھین	لیا کے لیتے تھے بہت گیسوے پیچان ہمسے
عاشقون رکو کتا ہی ہین خدا شاہد ہے	جا ہین اسباب پہ اوٹھوالین وہ قرآن ہمسے
کرتے ہین کنج قفس مین بھی بلبل فریاد	ظلم صیاد سے چھوٹا ہی گلستان ہمسے
ہم لبِ بام پہ اک غیرتِ بلقیس سے ہین	اپنی فلک بڑا کہ نہین اوج سلیمان ہمسے
بے حجابانہ اوٹھا دیجئے چہرے سے نقاب	وصل کے شب ہی نہ شرمائی پیچان ہمسے
حسرت پا ہے کہ پھر آبلے پڑ کے پھوٹین	رہی محروم نہ ہر خار مغیلان ہمسے
فصل گل آئے تو بلبل کو رہا یہ کھٹکا	دستِ صیاد سے چھوٹے نہ گلستان ہمسے
بس بھی کوچہ قاتل کا پتا ہی قاصد	سیکڑون ہونگے پڑے کشتۂ بیجان ہمسے
کیا کہا گر او نہین رشکِ در و یاقوت کہا	ہو سکا کچھ بھی نہ وصفِ لب و دندان ہمسے
منفعل تھی یہ زلیخا کہ نہ رسوا ہوتے	ہوتا یوسف کا اگر چاک نہ دامان ہمسے

بہوئی دیتی ہے بدن خاک کئی دیتی ہے دل
کیا حسد یہ کہتی ہی الفوریت ہجران ہمسے

شہادت کی بدولت نکلی کیا کیا حوصلے دل کی
وہاں زخم سے تو لے شمشیر قاتل کے

فلک ہم کو کہنے والی ہیں اوسکی رونا پانی
نگاہوں میں سمائینگے نہ جلوے ماہ کامل کے

خدا کیواسطے لیلے ذرا ناقے کو ٹہیرا اسے
کہ مجنون تھک کے اب پیچھے رہا جاتا ہے محمل کے

زنخدان چشمۂ حیوان ہے اوس بحر لطافت کا
نمود خط نہیں سبزہ اوگا ہے گرد ساحل کے

فلک کے ہاتھ سے باقی نہیں ہیں شکل راحت کے
ہوئے ہیں منتشر جب سے ہم ایک زہرہ شمائل کے

غضب سے گرم ہے بازار شہادت اوسکی کوچے میں
گلی جا بنا زر کہی دیتی ہیں خنجر یہ قاتل کے

تہ خنجر نہ تڑپا اس سبب سے قتل ہونے میں
اوچھلکر خون نہ پڑجائی کہیں دامن پہ قاتل کے

رہائی کسطرح ہو رشک سے ہر گز زنخدان سے
دل عشاق قیدی بنگئے ہیں چاہ بابل کے

ہوا بیتاب دل غم سے کلیجہ آگیا منہ کو
صحر کو جب وہ گہر جانے لگے ہم سے گلی مل کے

عدم آگی اٹھی ہیں زمین کوئے جاناں سے
اوٹھا ہمکو نہ اے گردون تھکی ماندہ ہیں منزل کے

صفا ہو چکی اوسنے تمنا وصل کے کیسے
ہوئے ہیں ان جانا نشق کے وہ دشمن غم دل کے

خدا کے قاتل مینا نہ آوازہ بت مے سے
مری سنکے اوٹھائی سے بگڑی رنگ محفل کے

جو لینا تہا اوہنیں وہ لیچکی یہاں کسلئے آئین
اوہنیں کیا کام ہے اب ہم سے وہ خواہاں تھے دو قطرے کے

عبث گھبرا نہ انور گرچہ پابند مصیبت ہے
کہ ہیں مشکلکشا آسان کرنیوالے مشکل کے

[illegible]

نقد دل ویکر یاسوے کی کیسی مول لے
عشق زلف یار مین کہاہین نکیونکر پیچ وتاب
کرگئے ہین عشق نے لاغر جوان ایسے قوی
قدر کچہہ اہل ہنر کے مفلسے کہوتے نہین

عشق گیسو مین ہوے پابند ہم زنجیر کے
بل ہٹا ئے سے کبہی مٹتے نہین تقدیر کے
جو سپر گنبد کی رکہتے تہی اکثر چیر کے
زنگ سے جوہر نہین مٹتے کبہی شمشیر کے

کیون ہوے انور بہلا ہو مژہ پر شیفتہ
کیا ہدف مارا نشانہ بنگئی اک تیر کے

دیتا ہے سرمہ آنکہہ مین دلبر گہڑے گہڑی
آئینہ دیکہتا ہے وہ دلبر گہڑے گہڑے
بیتاب ہو کے نالہ پر درد سے مرے
او نسانہ بد مزاج کوئی ہوگا دوسرا
بوسہ کا ہم سوال جو کرتے ہین یار سے
چہونکی صبا کی رخ سے جو گیسو ہٹاتے ہین
رہ رہ کی تہر کرتے ہے نوک مژہ کے یاد
ہر بار وصف لکہتا ہے دندان یار کا
اغیار خون تہوکتے ہین دیکہہ دیکہہ کر

عاشق پہ تیز ہوتا ہے خنجر گہڑے گہڑے
ہوتے ہے صدمۂ روح سکندر گہڑی گہڑے
گہر سے نکل وہ آتے ہین باہر گہڑی گہڑی
ہوجاتے ہین ہنسے ہوے مکدر گہڑے گہڑی
دیتا ہے گالیان بگڑ کر گہڑے گہڑے
ہوتا ہے چاند ابر سے باہر گہڑی گہڑے
دلمین ہمارے چبتے ہین نشتر گہڑے گہڑی
میرا قلم اوگلتا ہے گوہر گہڑے گہڑے
دیتا ہے پان جب مجہے دلبر گہڑے گہڑے

[illegible]

حال تو اپنے مریض ہجر کا وہ سن چکا
ملتے ہیں کسدن وہ اگر عاشق رنجور سے
آنکھ سے ہیں بہت ڈہونڈہا نہ ہاتھ آئی کہ
دیکھے کب تیغ ابرو سے جدا ہو سر مرا
عشق میں اوس گلبدن کی ہے سے ای فصل بہار
قہر کے بائین تو اوس ظالم کے آفت ڈہا رہے
کٹتے ہیں کس کس کو سر کس کسکی آتے ہے قضا
غیر لیجاتے ہیں اوسکو باکے لی آتے ہیں ہم

دیکہنے آتا ہی کسدن یار دیکہا چاہیے
چہوٹتی ہین اوسنے کب اغیار دیکہا چاہیے
پہر بسیں ہین عدم اکبار دیکہا چاہیے
دوش سے کس روز اوترے بار دیکہا چاہیے
عندلیبو نکو ہو کیتک خار دیکہا چاہیے
کیا دکہائی شوخیِ رفتار دیکہا چاہیے
باندہکر نکلی ہین وہ تلوار دیکہا چاہیے
دیر سے باہم ہو بہ تکرار دیکہا چاہیے

غنچہ و گل ہین شگفتہ آئی ہی فصل بہار
چلکے انور رونق گلزار دیکہا چاہیے

گلو نسے رنگکی مریضونکو دل بہلجاتے
رقیب محفل محبوب سے جو ٹل جاتے
جو پہرتے سوئے باغ وہ نکل جاتی
وہ نالہ کش ہین جو آمد بہار سن پاتے
وہ ہمسے گریبان کرتے جو انسے محفل مین

جو دن بہار کے آتے تو ہم بہل جاتے
تو حوصلے دل بیتاب کے نکل جاتے
گلو نکی رنگ او نہین دیکہکر بدل جاتے
رقیب کوچۂ دلدار سے نکل جاتے
رقیب آتش بغض و حسد سے جل جاتے

دیوان انور

[illegible]

سامنے سے ترے بچکر جو کنول جاتا ہے
جاتی جاتی نفس گرم سی جلجاتا ہے

تیر مژگان کا ترے توڑ غضب سے قاتل
توڑ کر تو وہ دلکو وہ نکل جاتا ہے

شمع رخسار کے دیتی ہین وہ یون جو مجھے
غیر پروانہ صفت دیکھکے جل جاتا ہے

بزم افروز محبت سے وہ ہوتے ہین اگر
دل مرا شمع کے مانند پگھل جاتا ہے

سیر گلشن مین اگر زلف دکھائے وہ گل
دل الجھکر سنبل ہی پیچانکا نکل جاتا ہے +

عاشق زلف کو وہ شوخ سنا کر باتین
سانپ کیطرح سے کیا زہر اوگل جاتا ہے

ای ترے اوج سما وتسے وہ ہوتا ہی ہما
اوڑکے طائر جو ترے زیر محل جاتا ہے

یاد عارض مین جو مین سیر چمن کرتا ہون
رنگ گل دیکھکے دل سیر ابہل جاتا ہے

مال و اسباب سے دنیا کے برائے عقبا
لیکے کیا غیر کفن اہل دول جاتا ہے

خرمن ہستی اغیار پہ گرتے ہے برق
گرم نالہ جو ترے منہ سے نکلجاتا ہے

گر سیاں مجھسے جو وہ مہر لقا کرتا ہے
آتش رشک سے دل غیر کا جل جاتا ہے

مرض ہجر تو کیا دیکھکے شکل عیسے +
سر سے ڈرکر ملک الموت بھی ٹل جاتا ہے

موسم گل کے جو ایام قرین آتے ہین
طور کچھ میرے طبیعت کا بدل جاتا ہی

بو وہ جب سیب زنخدانکی سنگھا دیتا ہی
مرض عشق کا بیمار سنبھل جاتا ہے

لب سے ٹل جاتی ہی آئی ہوئی آفت انور
یا علی منہ سے جو مشکل مین نکلجاتا ہے

ہوگیا وہ مہ جدا مجہ عاشق ناشاد سے | کیا شکایت کیجئی چرخ ستم ایجاد سے
ابروی قاتل سوا ہی خنجر فولاد سے | نوک مژگان تیز تر ہو نشتر فصاد سے
ہوگیا وہ رشک گل غافل ہمارے یاد سے | صورت بلبل ہمین ہی مشغلہ فریاد سے
سنکے آمد اوس پری کی یہ توانا ہوگیا | رگ ٹو دیوانگی پہچانی گئی فصاد سے
تیغ ابرو کی لگائی زخم منہ پر یار نے | سرخرو ہو کر مین نکلا کوچہ جلاد سے
ہوگیا سودا کسی کو کوئی سر ننگا گیا | عشق مین آئی مجنون کی نہ کچھ فرہاد سے
خون کی چہینٹین دامن قاتل پہ ڈالین اسلیئے | خونبہا محشر مین لینا ہی انہین استاد سے
نقد دل دیتی نہ اوسکو جان گر ہم بوقا | تھی نہ واقف ابتدا مین ہجر کے افتاد سے
آمد آمد اوس گل خوبی کی ہے گلزار مین | سو تا بلبل کم نہین شور مبارکباد سے
آیا بالین پر نہ وقت نزع بھی وہ گلبدن | خار حسرت لی چلے ہم گلشن ایجاد سے
جان شیرین کو گنوایا سر پہ تیشہ مار کے | عشق کی ایذا کوئی پوچھے دل فرہاد سے
کیجیئے لیلی اوسکو مجنون کیطرح دیوانہ ہون | دون پری کو کسطرح نسبت مین آدم زاد سے
سایہ کی صورت پڑا پہرتا ہے تیرے ساتھ ساتھ | تیرا بہروپ پری پر کچھ کم نہین ہمزاد سے
آنکہہ پڑتے ہی ہوئے حیرت سے اونکی عقل گم | یار کا نقشہ نہ اوترا مانی و بہزاد سے
لوح دل پر خوشنمان اینچی ہے کیا تصویر یار | تو بھی انور کم نہین کچھ معنی و بہزاد سے

اندھیر یار نے کیا زلف سیاہ کے — بدلی فلک پہ چھائی مرے دود آہ کے
صورت ہزار منہ تو چاہے پناہ کے — لیکن نہ قدر کے مرے یوسف نی چاہ کے
پڑتا ہا اوسی سے وہ بت گمراہ ہو گیا — سمجھائے گر کسی نے اوسی بات راہ کے
جبتک نہوین عاشق و معشوق ایکدل — عاشق نہو سکی کوئے صورت پناہ کے
عشق صنم سے دلمین ہین کیا حرارتین — جنگل مین آگ لگ گئی جب ہم نے آہ کے
صحرا کو رد کے رشک سمندر بنا دیا — دریا کو خشک کر دیا جب ہم نے آہ کے
تمکو غرور حسن تا مجھی ہے غرور عشق — پھر کھینچی کس طرح سے ہو صورت پناہ کے
الفت کی پوچھو سختیان فرہاد سے کوئی — ڈہا کر پہاڑ کو دل شیرین مین راہ کے
کوسون نہین ہے ساحل مقصود کا پتا — دریاے عشق نے مرے کشتی تباہ کے
اوس شوق و شکو ہم سے جدا کر کے لیگیا — بجلی گرے ہو رقیب پہ قہر اللہ کے
وٹر وٹر کے چوک چوک اوٹھی وہ تمام رات — آواز کانمین جو گئی میرے آہ کے
ای رشک باغ یہ تری کشتوں کا خون ہا — کوسون بچھے لالہ زار زمین قتل گاہ کے
گرتا ہے اک شرارہ کی لنگی بدن سے سہر — ابرو تیغ سی نہین صورت پناہ کے
بہولا خدا کی یاد رہا بت کی یاد مین — صورت ہے کونسی مری عفو گناہ کے
کافی ہے جبہہ سائیکو اوس بت کا آستان — حاجت نہین ہے اور کسی سجدہ گاہ کے

اگر وہ ابر کرم وصل سے نہال کرے
ہمارے کشت تمنا ابھی ہری ہو جائے

نہال تر ہے کشتو نکو زخم کھانے کا
جو باڑ تیغ کے تڑ تڑ کے ور در ہو جائے

کروں جو نظم سراپائی غیرت بلقیس
ہر ایک شعر کا مضمون ابھی پری ہو جائے

نگاہ مہر سے دیکھی اگر وہ ذرے کو
تو گرد جلوۂ خورشید خاوری ہو جائے

دل ایسا کیجیے صد چاک تیغ ابرو سے
کہ اسکو شانۂ گیسو سے ہمسری ہو جائے

ہمارے زہرہ جبین کو اگر کبھو دیکھلے
ہزار جان سے یوسف بھی مشتری ہو جائے

قدم اوٹھاتی ہے طے ہو یہ منزل مقصود
جناب عشق تمہاری جو رہبری ہو جائے

سنا کلام جو انور کا سامعین نے کہا
ملی یہ طبع جسے فخر انوری ہو جائے

نہیں ہے وجہ عاشق بزم میں جانانہ آتا ہے
جہاں یہ شمع ہوتی ہے وہاں پروانہ آتا ہے

لئی پھرتے ہیں الفت جنگلوں میں اسکو لیلی کے
نہیں از خود یہ مجنون جانب ویرانہ آتا ہے

ہمارے آنکھ میں پھرتے ہیں آنسو ہجر ساقی میں
مئے گلرنگ کا جب یاد پیمانہ آتا ہے

برشک شبنم سے دامان صحرا کو بھگوتا ہوں
جو غربت میں خیال کوچۂ جانانہ آتا ہے

ہلال عید کو جب دیکھتے ہیں بام گردون پر
ہمیں فوراً خیال ابروئے جانانہ آتا ہے

نکیونکر غیر کے آنے سے ہم رنجیدہ ہو جائیں
ہٹائی رنگ بزم آشنا بیگانہ آتا ہے

دیوان انور

نہ رہیگا یہ اوج گردون سے | کیون مجھے خاک مین ملاتا ہے
خون ہوتا ہے دیکھئے کس کا | مہندی ہاتھون مین وہ لگاتا ہے
کاٹتا ہون کاٹے سے مرا سر | کھینچکر تیغ کیا ڈراتا ہے
دیکھئے کب نصیب جاگتے ہین | پاس اپنے وہ کب سلاتا ہے
صبح کو سو کے جب وہ اوٹھتے ہین | آفتاب آئینہ دکھاتا ہے
گر بیان کرکے شمع رو سب سے | دل کو پروانہ سان جلاتا ہے
پھر گلگشت جا کے گلشن مین | ہوش بلبل کے وہ اوڑاتا ہے
سر سے پہلو سے اوٹھ گیا ہے کون | خود بخود دل جو بیٹھا جاتا ہے

نطق ہوتا ہے بلبلون کا بند
بزم انور مین جب وہ گاتا ہے

شب فرقت مین اوس کے ہاتھ سے جو پہلو اپنا خالی ہے | اندھیرا چھا گیا ہے کیا غضب ہے رات کالی ہے
تصور سے جو رخسار و نگار اونکی باغ عالم مین | کہ ہر پتی نظر آٹھون پہر پھولونکی ڈالی ہے
شب تاریک پیش روے انور روز روشن ہے | حضور زلف مشکین روز روشن رات کالی ہے
جلا اونکو جیتے جی وہ کیا تربت پہ رو اٹھینگے | مگر غم مین ہمارے شمع مرقد رونیوالی ہے
جھپا دنکو وہ بیمار جدائی کے جو آئے ہین | طبیعت ہنس گئی ہے ہنستا چہرے پر بحالی ہے

کوئی چارا نہیں حسرت سے کھڑی تکتی ہیں
دل کا چھینی ہوئے دلدار لئے جاتا ہے

ہو سکا پیچ میں سر بر نہ ترے گیسو سے
بل کے سنبل یہ ہمین ہر بار لئے جاتا ہے

عاشق خط کا ہر اک زخم جگر قتل کے بعد
حسرت مرہم زنگار لئے جاتا ہے

کیا ہی قسمت ہے رسا محفل جانا سے رقیب
اوٹھا کر دولت دیدار لئے جاتا ہے

آمد آمد جو ہے بازار میں اوس یوسف کی
نقد دل کو یہ خریدار لئے جاتا ہے

خوشی بخت فنی یہ دن ہے کہا یا انور
آ گے گھر سے ہمیں دلدار لئے جاتا ہے

سر پر نہ تیغ اور نہ خنجر لگا سیئے
دیوانہ اپنا جانکی پتھر لگا سیئے

آتے ہی جیتے جی کبھی باغ جنان کے سیر
اوس جس روش کے کو چمن بستر لگا ئیے

بسمل کو اپنے آپ سسکتا نہ چھوڑ ئے
اک ہاتھ اور تیغ کا ٹھوکر لگا سیئے

مرجائیں یہ اوسکے گلے کو نچھوڑ ئے
دن رات قصر یار کے چکر لگا ئیے

قربان ہو جیے ترے رفتار ناز پر
آنکھوں سے نقش پا ترا دلبر لگا ئیے

آنکھوں میں سر پہ رکھی زلفیں سنوار ئے
افشان جبین یہ اے سہ دلبر لگا سیئے

عاشق گلے کو کاٹکی ہو جائیگے ہلاک
اس نازسی کمر میں نہ خنجر لگا سیئے

جائے نہ عشق زلف کا مرنے پہ سلسلہ
گنگھورے مزار کے اوپر لگا ئیے

آتا جو وہ مسیح تو ہو جاتے زندگے
بے موت ہم فراق کے ہاتھوں سے مر چلے

دیکھا کئے سیر باغ میں اے گل خرام ناز
کبک دری ہوش اوڑا کر کدھر چلے

روز فراق اپنے نگاہوں میں شب ہوگئے
رخصت جو ہمسے ہوکے وہ وقت سحر چلے

مرنیکی بعد حیف کسی نے دیا نہ ساتھ
پہونچا کے تا لحد ہمیں احباب گھر چلے

دل تو دیا تھا آپکو آغاز عشق میں
باقی جو ایک جان تھی قربان کر چلے

اگر ہر رنگ ہو موسم گل ای نسیم ہم
دو روز سیر گلشن ہستی کے کر چلے

دلکو خیال ساقی گلرو جو پھر ہوا
شاید ہمیں وصال کے نشے اوتر چلے

بجلی سے اپنی دیدۂ تر میں چمک گئے
لچکا کے ناز سے جو وہ اپنی کمر چلے

میدان عشق میں کیا قسمت نے سرخرو
ہم جان دیکے اپنا بڑا نام کر چلے

ہر گام پر بپا ہوا محشر خرام سے
تم وقت سیر ناز و ادا سے جدھر چلے

تڑپا یا درد دلنے ہمیں فرش خاک پر
پہلو سے میرے اوٹھکے جو وہ اپنے گھر چلے

مرجائیں تو بھی ساتھ نہ اوس یار کا چھٹے
ہمراہ اوسکی روح چلے وہ جدھر چلے

پہونچے نہ راہ یار کے گھر کے خدا کرے
لیکر جو خط شوق مرا نامہ بر چلے

مشعل کے احتیاج شب تار میں نہیں
گھر سے وہ بے نقاب وہ رشک قمر چلے

انور کو مردہ دیکے کہتا ہی وہ صنم
کیا مر مٹے اللہ میں زور بشر چلے

صدا وہ سنکی مرے غیر سی یہ کہتی ہین
یہ کون کرتا ہی نالہ ذرا سنو تو سہی

شہید ہو چکا عالم وہ کہا جلکے غصہ
کرو نیام مین تیغ جفا سنو تو سہی

بتانے جاؤ یہ انور کو آؤ گی کسدن
جواب اسکا بھی کچھ ہی بہلا سنو تو سہی

ہمکو بلائین آپ نہ آئین نہین سہی
منظور انکو وصل جہان ہو وہین سہی

مر مر کے ہمنی کاٹی ہین ایام زندگی
سمجھے بتونکی ہجر مین کیا کیا نہین سہی

یہ صدمہ فراق بھی راحت سی کم نہین
قسمت مین وصل یار نہین تو نہین سہی

دو گز زمین چاہئی مرقد کو ای فلک
میخانہ ہو کہ کوچہ جانان کہین سہی

جہگڑا اٹھا فراق مین اپنا ہوا وصال
آئی اجل تو یار نہ آیا نہین سہی

ای دل نہ بیقرار ہو للہ صبر کر
خود ہم چلین گے وہ جو نہ آئی نہین سہی

تم ہو وحید دہر ہماری نگاہ مین
کنعانیونکی آنکھ مین یوسف حسین سہی

ہم تو یہ چاہتی تھے نہ ہو ساتہ عمر بہر
منظور آپکو جو نہین ہے نہین سہی

کوی صنم مین دفن ہون یا میکدہ مین ہم
مٹی نہو خراب کہین کے زمین سہی

ملکہ رہا ہی جائینگے ہمتو وہان ضرور
کوئی صنم مین آپ نجائین نہین سہی

تنہا تمہین جو دیکھ کے آ بیٹھے کیا ہوا
غیرونکی بدلے آج ہم ہی ہمنشین سہی

جلوہ ازوز

جلوہ افروز جو وہ غیرت بلقیس ہوا
جان عاشق پہ غضب ڈھا گئی ہنگام خرام
بہار کر دامن یوسف یہ زلیخا تھی خجل
مجھ جگر سوختہ کا کسکو تاسف نہوا

چشم عاشق کو نظر بزم سلیمان آئے
تا کمر بڑھکی اگر زلف پریشان آئے
آئی جب سامنے وہ سر بہ گریبان آئے
شمع جب آئی لحد پر مرے گریان آئے

جلوہ فرما مرے گھر میں جو ہوا وہ انور
چشم حق بین کو نظر قدرت یزدان آئے

جستجو ہو ڈھونڈتے ہیں نظر بتیک صورت آہی جاتی ہے
سنور جاتے ہیں بگڑے ہو بیٹھکر نیکوں کی ہوا میں
وہ ذکر غیر پر سر کو جھکا لینے میں شرماکے
گل شب بھول جاتی ہیں جب انسے وصل ہوتا ہے
ہمارا آئینہ ہو اجہل وہ گوہر ہیں سدا سے
وہ جب غیروں سے ملتی ہیں تو ہمکو رنج ہوتا ہے
الٹ کیونکر نہ کھنچ آئیں وہ بیمار محبت کو
کشش جب جذبۂ الفت کے سینے سے نقاہت میں
حضر کرتے ہیں عشق رخ میں گو سودا گیسو

نہیں ہو بھونے کا محنت آہی جاتی ہے
بد نگا کام بشک نیک صحبت آہی جاتی ہے
اونہیں کچھ کچھ حیا وقت شکایت آہی جاتی ہے
گلے سے جب لپٹتے ہیں وہ الفت آہی جاتی ہے
نگاہ شوق کی آگے وہ صورت آہی جاتی ہے
مثال آئینہ دلمیں کدورت آہی جاتی ہے
سمجھکر اپنا عاشق اونکو الفت آہی جاتی ہے
در محبوب تک جانیکی طاقت آہی جاتی ہے
نگہ سے ہو بیٹھا ہی سر پہ آفت آہی جاتی ہے

کم سن ہے ابھی نام خدا وہ بت طناز
آگاہ ہو کیا خاک محبت سے کر سکیے

اسدرجہ او نہیں شرم سے ہی وصل مین انکار
اقرار نہیں جہوٹون بہی منت سے کر سکیے

وہ ہاتہہ زمین قبر کہ ملجائی بسے مرگ
کیا کام فقیر انکو عمارت سے کر سکیے

سمجہاتے ہین احباب ہمین عشق مین بیکار
جاتی ہی محبت بہی طبیعت سے کر سکیے

یہ طعن سے فرماتے ہین ہنسکر دم رخصت
مرتا ہی نہین کوئے بہی فرقت سی کر سکیے

دل سیر ہو کیا وصل سی اوس سیم بدن کے
پہرتے ہی طبیعت نہین دولت سی کر سکیے

بے یار نکیون مجہکو روے خواب ہین ہم
فرقت مین بسر ہوتی ہی راحت سی کر سکیے

کہینچا ہی وہ نقشہ ترا نقاش ازل نے
صورت نہین ملتی تری صورت سی کر سکیے

قسمت مین ضرر جانکا تہا ہجر صنم مین
کیا فائدہ ہمکو ہی شکایت سے کر سکیے

گل دیکہے ہزارون چمنستان جہان مین
رنگت نہین ملتی ترے رنگت سی کر سکیے

ہی حسن خداداد یہ غرہ یہ صنم کو
کچہہ بات بہی سنتا نہین نخوت سے کر سکیے

حیسطرح سے ہم عشق مین کم و فرہین انور
اسطرح بسر ہوے نہ ذلت سی کر سکیے

بگڑتے چلی پہر طبیعت تمہارے
ہمین راس آئی نہ الفت تمہارے

ہوئے وصم مین راہی ہین ملک عدم کو
بڑہی پہر رقیبو نسے صحبت تمہارے

عاشق کو ضبط چاہیے ہجر فراق مین
مر جاے پر یار کا شکوہ نہ کیجیے
عاشق ہین در پہ بیٹھ کی سمجہا نہ کیجیے
اقرار کرکے وصل کا انکار نہ کیجیے
لتکلیف جہان کو جو جانا نہین الجنون
تر اشکسو دامن صحرا نہ کیجیے
مہمان ہی فصل گل کی بطرح موسم شباب
صاحب غرور حسن پہ اتنا نہ کیجیے
فرقت مین اوس کے ہو جوش جنون ہمین
کس طرح قصد جانب صحرا نہ کیجیے
آکر کسے بلند کے ساتھ رقیبون کی بزم کو
محشر خرام ناز سے برپا نہ کیجیے

ہمین تمسی الفت ہی تمکو عداوت
یہ خصلت ہی اپنی وہ عادت تمہارے

چہوا زلف عنبر فشان کو جو اونکے
کہا ہنسکے آئی ہے شامت تمہارے

کہا مجہسے وکہا کے کو نچہ کو اپنے
بنی گئے اسی جا یہ تربت تمہارے

تپ ہجر سے وہ ہے بیمار الفت
حکیمون نہ کام آئی حکمت تمہارے

تپ ہجر سے جلکے ہو خاک انور
رہی گرم غیرونسے صحبت تمہارے

ابرو کی بوسہ لینی پہ غصہ نہ کیجیے
تلوار تول تول کے دیکہا نہ کیجیے

یاز احسن گرم زیادہ نہ کیجیے
یون بے حجاب بام پہ بیٹھا نہ کیجیے

رسوائے خلق آپکو اتنا نہ کیجیے
غیرونکی ساتہہ سیر کو نکلا نہ کیجیے

مین جان بلب ہون وصل مین حیلہ نہ کیجیے
پہر آج آپ وعدۂ فردا نہ کیجیے

غرفیمین پردا ڈال کے بیٹھا نہ کیجیے
اس چاندنی حسن پہ غرا نہ کیجیے

انگیا کے بند کہولکی آرام کیجیے
محروم سے اپنی وصل مین پروا نہ کیجیے

کہتا ہون حال دل تو یہ کہتی ہین ناز سے
باتین ہماری آگے بنایا نہ کیجیے

عاشق سی بیرخی نہین لازم ہے وصل مین
کروٹ بدلکی راتکو سویا نہ کیجیے

جس بت سی ترک کیجیے ملنا خدا گواہ
قبلہ پہر اوسطرف ہو تو سجدہ نہ کیجیے

ہمارے طائر دلکی ہو آرزو حاصل
گلو نکی ہجر مین یہ آرزوے بلبل ہے
اسیر کنج قفس ہون چمن سے کیا مطلب
خیال زیست و دم نزع ہی عبث اے دل
ہزار بار گرے کہائین ٹہوکرین لاکہون
بوقت نظم تصور بندہا جو گیسو کا
سنائین راز عشق وصال کے شب مین
سنا گئی وہ مرا حالِ زار کانون سے
ملا جواب نہ کچہہ دستون سے تکی ہین
فقط یہ ہجر مین ہے لب یہ ذکر شکوہ نگا
ہر ایک بات مری جہوٹ وہ سمجہتے ہین
یہ عشق تم سے ہے مجکو اگر نہین ہون خاک
ہزار ظلم کرے ہون وہ عاشق صادق
تڑپ رہا ہے دلِ ناصبور پہلو مین
یہی مراد ہے یہی آرزو ہے فرقت مین

جو کہیلتا ہوا اس سمت وہ شکار آئے
چمن سے جائے خزان موسم بہار آئے
بلا سے سیر خزان آئی یا بہار آئے
سنا نہین کہ خزا ئین کبہے بہار آئے
بڑی خرابے سے کوچہ مین تیرے یار آئے
بلا کے ذہن مین مضمون بیجد آئے
ہمارے بانکا تمکو جو اعتبار آئے
مگر نہ دیکہتی آنکہون نے ایکبار آئے
سبہونکو شہر خموشان مین ہم پکار آئے
کوے گلہ نکرین ہم ابہی جو یار آئے
جو مر بہی جاؤن تو انکو نہ اعتبار آئے
تمہارے کوچہ مین اڑکر مرا غبار آئے
لبون پہ حرف شکایت کبہی نہ یار آئے
شب فراق مین کیونکر مجہے قرار آئے
جنونکو ساتہہ لئے موسمِ بہار آئے

پڑھا شعر انور کا جو غیر نے وہان
کہا اوسنے وہ بر زبان چپکے چپکے

غضب ہے عنبر تو عاشق یہ آستین اولٹی — جواب مین وہ تو ہون آپ خشمگین اولٹے
شب وصال مین روشن ہو خانۂ تاریک — اگر نقاب کو رخ سے وہ مہ جبین اولٹے
اٹھا کے ہجر صنم مین کرون اگر نالے — تو چرخ گر پڑے تھرا کے اور زمین اولٹے
پھرا ہے میری طرف سے یہ اوس صنم کا دل — کلام سید ہے بھی ہوتے ہین دل نشین اولٹی
شب وصال مین رہو کا ہو صبح فرقت کا — جو بال زلف کی رخ سے وہ مہ جبین اولٹے
لکھا ہے بخت کا جو کچھ وہ کب اولٹتا ہے — یہ نقش مہر نہین ہین بہا سر نگین اولٹے
دماغ عاشق شیدا ابھی معطر ہو — جو اونکی رخ سے ہوا زلف عنبرین اولٹے

کرون نہ ضبط مین نالی یہ خوف ہی انور
کلیجہ آئے نہ منہ کو نہ دل کہین اولٹے

دگرگون رنگ عالم ہو جو قاتل آستین اولٹے — نشان ہے جا ہے جلاد فلک کا او زمین اولٹی
پلٹ جاتی ہے نہین گر سرنوشت اپنی عجب کیا ہے — منقش جسطرح سیدہے ہون حرف نگین اولٹی
اسی امید پر مجنون رہا ہمراہ ناقے کے — کہین محمل کا پردا اپنی پردا نشین اولٹے
تجلی طور سینا کی کلیم اللہ کو بہولے — جو رخ سے آتشین یار زلف عنبرین اولٹے

خدا شاہد ہی جیب کہاہی ہمنی چشم حق بین سے
تجلے مین مہ و خورشید سی عارض سوا نکلے

اجل کا سامنا دم رُکا ہی آکی آنکھونمین
ہمارا روح پھر تن مین جو اب ہی یار آ نکلے

کدورت دلکی ہٹجائی اگر سینے سو وہ لپٹین
نہ شکوہ لب تلک آئی نہ کچہہ منہ سی گلا نکلے

بگڑ کر گالیان وہ دین اگر بوسے کے لینے پر
یہ مجکو پاس اونکا ہی مرے منہ سی دعا نکلے

گھٹا ہی جام ساقی ہی مہی ہی صحن گلشن ہے
وہ گل ایسے مین آنکلی تو صحبت کا مزا نکلے

دم گریہ ہمارے چشم تر سی یاد دندانمین
جو دانہ اشک کا نکلے وہ دُرِ بے بہا نکلے

نظر پڑجائی زاہد کے اگر اوس بتکے چہرے پر
خدا شاہد ہی اوسکی منہ سی بھی صل علی نکلے

گلا گھٹو وہی بیدل رہین وقت جان نثاری ہے
گلہ منہ سی نہ قاتل کا بہ تیغ جفا نکلے

ستانا عاشقونکو لیکن دل اچھا نہین صاحب
کہین ایسا نہو منہ سی کسیکے بد دعا نکلے

شکایت کیا کرین اوسکی مقدر کے یہ خوبی ہے
سمجہکر باوفا دل دین جسی وہ بیوفا نکلے

سنے تقریر اوس گلکی اگر صحن گلستان مین
اڑین یہ ہوش بلبل کے نہ کچہہ منہ سی صدا نکلے

سوال وصل مین لازم نہین انکار عاشق سے
کبھی تو جان جان اوسکو بھی دلکا مدعا نکلے

بوقت نزع الور کے مدد کو آئیو حیدر
نہ وہ مشکل سی اسکا ای مرے مشکل کشا نکلے

بیخطا خلق خدا زیر و زبر کیسے ہو گئے
الصنم تیغ جفا زیب کمر کیسے ہو گئے

ہین جبتک ہین مرگئے یاد پیدا ہوا سے
بار عاشق ناہین فریاد سے اہوا سے
ہو نگر کچھ وہ ستمگر ناہین آہوا سے
صافح تلواون روز نہ بخشے سے گیا
انور چپ رہا لیا کو لینا تو اب سے گیا
بول زبان جو جڑی نفر بر سے گیا
نو ہے سکا تمہاری جانب سے تصویر سے گیا
پیچین جیبا مرا فرقت مین دل ہوا

گنبد عشق مین نالو نسے پیدا ہوا سے
آسمان سے ہین رو ہوئی پاس جا ہوا سے
شمع تربت پہ جلانے ہین جلا ہوا سے
کچھ شب وصل سمجھ جاتی کہا ہوا سے
اور ناکی آج کہان سو رہا جانے والے

بال کتنے لف کے سر کٹین گے رخ روشن سے
دل مضطر کسطرح سے ہو سیان تجھے او ظہے
ابتو ہم جا لتے جاتے ہین غم فرقت مین

ماہ کامل ہے سیاہی یہ بدر کیب ہوگے
بڑھکی وہ زلف دوتا تاپہ کمر کیب ہوگے
اونکو اسید ہم نہ اگر ہوگے خبر کیبا ہوگے

تو یہ مجھے یا سنے کرو آلی تصنیف انور
گرنہ آپ ہوگے تو تدبیر سفر کیب ہوگے

گردن ہیں تجھے طوق گلوگیر کے لیئے
نازو ادا تھا او سی بت بے پیر کے لئی
حاضر ہی لہ لرباہ دل حسرت زدہ مرا
کیون حسن ہو نہ خال سے ابر وی یار کا
ابرو کمان تیع شوق سے دلکا نشانہ سہل
ڈھونڈتے رہی نہ ملی خاک پای یار
نوک مژہ سے کردیا تسہیل جو یار نے
یہ عین جبین کو دیکھکے کہتے ہین خوشنویس
ای یار لے سبب نہین صد چاک دل مرا
آنکھین ملے ہین ہجر مین رونیکے واسطے

پانون سے تھے ایجنبون مس زنجیر کے لئے
تند لکھی سے تھے عاشق دلگیر کے لئے
درکار ہو جو آئینہ تصویر کے لیئے
جو ہر نہو تو عیب ہے شمشیر کے لئے
مژگان تیر ہین اسی نخچیر کے لئے
عاشق فقیر ہوگئے اکسیر کے لئے
کیا مرغ دل بنا تھا یہی تیر کے لئے
زیبا یہ لوح تھے اسی زنجیر کے لئے
شانہ بنا ہو زلف گرہ گیر کے لئے
اور دل بنا ہے نالہ شبگیر کے لئے

دیوان انور

[illegible]

غصہ غیر وہ نہ کبھی تمکو نہین آتا ہے
کیا ہمین جو رو ستم کے ہین اوٹھانیوالے

زندگی مین رہا انکار جنہین ملنے کا
قبر پر کب ہین سئے فاتحہ آنیوالے

سنکے مرنیکو مرے عشق کے بیمار ہمین
دور بیٹھے ہین جنازے کے اوٹھانیوالے

گالیان دیتے ہین وہ ہنستے ہین سن سنکے رقیب
دل مین کیا شاد ہین عاشق کے جلانیوالے

سیر گلزار ارم روز کیا کرتے ہین
کس مزے مین ہین ترے بزم کے آنیوالے

وصل اوس شمع سے ہو خاک پہ پروانہ ہے
باز آتی نہین سمجھانے بجھانے والے

اہ کے پر شور قیامت کے بھی سنکر آواز
تیری دیوانے نہین ہوش مین آنیوالے

شمع رویونکی محبت سے حذر کر ای دل
آگ پانی مین ہین یہ لوگ لگانیوالے

ہین خطا وار ہمین ورنہ ترے محفل مین
لوٹتے دولت دیدار ہین آنے والے

تیغ ابرو سے گیا کام نہ عاشق کا تمام
نیمچان چھوڑ گئے تیر لگانے والے

یاد رخسار مین کیا سیر کرین گلشن کے
پھول نظروں مین نہین اپنی سمانے والے

بے رخی سے بھی اونکی ہے دکھائی دیتا
قبر پر وہ نہین دو پھول چڑھانیوالے

سختیان ہجر کی لکھی ہین تری قسمت مین
کوہ فرقت کی نہین کوہ اوٹھانیوالے

چشم و عارض و گیسو ہین چمن کیا جائین
گل و سنبل کو نہین وہان سے لانیوالے

سختئی نزع جنہین دیکھکے ہول آتا ہے
کعبہ کا نذر یہ جنازہ ہین اوٹھانیوالے

لیبانِ ماہ کنعان گر پڑے چاہِ زنخداں مین
اگر گہرسی وہ نکلین حشر اک عالم مین برپا ہو

ہوئے ہین جانسے بیزار ایسے عشق ابرو مین
گئی گو جان اپنی دخترِ رز کے محبت مین

کبھی طعن زندگانی وعدۂ امروز و فردا مین
میسر جب نہوئے شربتِ دیدار عیسے کا

خطا کرتا نہین ہی تیرا ای ناوک فگن تیرا
تنِ بیجا نہین مردونکی نکیو نکر جان پڑ جائے

گرفتارِ بلا جب کوئی زلفِ یار سے نکلے
قیامتکی صدا پازیب کے جھنکار سے نکلے

تمنا ہی ہمارا دم اسی تلوار سے نکلے
وہ بیکس ہین نہ جب بھی خانۂ خمار سے نکلے

تمنا خاک کی لکی اوس ہتِ ایار سے نکلے
تصور ہو نکا کیونکر دل بیمار سے نکلے

نکیو آواز تحسین کے لب صوفار سے نکلے
صدا آئی بابی عیسے اجب تری رفتار سے نکلے

رہی ہے رات تھوڑی سی لیجی انور کسطرف کروٹ
کوئی پہلو نہ رنجش کا کہین سرکار سے نکلے

اب دوا کے اجازت ہی نہ فریاد کے ہے
تاب نالہ ہی نہ طاقت مجھے فریاد کے ہے

شور و غل کرتے ہی وحشت نہین صیاد کے ہے
واہ کیا حسن و جمال اوسکا ہے اللہ اللہ

اوسکی کوچیمین نظر آتا ہی اوڑتا جو غبار
یون ہین مر جائین یہ مرضی مرے صیاد کے ہی

انتہا کچھ بھی ستمگر تری بیداد کے ہے
اوسکی ہاتھو لسے قضا بلبل ناشاد کے ہے

آدمی زاد ہی پر شکل پریزاد کے ہے
خاک برباد کسے عاشقِ ناشاد کے ہے

دیوان انور

فرقت گل کا قفس مین جو اڈہایا صدمہ
اسطرح مر گئے بلبل نہ صدا بھی آئے

بعد مردن بھی رہا سانہہ سیہ بختی کا
شمع تربت پہ جو آئے تو ہوا بھی آئے

پاکی زندہ شب وصلت مین فرمائی ہین
بیحیا تجکو نہ فرقت مین قضا بھی آئے

اپنی محفل مین رقیبونسے ہمارے آگے
تمکو ہنستی ہوئے صاحب حیا بھی آئے

یون ہین ہم دیدۂ سحر دم تھوڑونکے باعث
زلفین بکھر انکو عارض پہ ہوا بھی آئے

بد زبانی سے رقیبونکی خدا شاہد ہے
ہمتو کٹ کٹ گئے پر انکو نہ حیا بھی آئے

مرکے پامال بھی جانا جیکا تہا قاتل
خاک بربادِ مرگ نسے صبا بھی آئے

باعثِ مرگ ہوا شربتِ دیدار مسیح
وہ عیادت تمکو جو آئے تو قضا بھی آئے

ایکے تیغ شوخی رفتار سے دل پستے تھے
دو سر خون بہانیکو حنا بھی آئے

گلرخونسے جو محبت رہے تمکو انور
سچ کہو انکین کبھے لیوے وفا بھی آئے

اس سے کیا کام رہی یا نہ مری جان رہے
قتل عاشق کا مگر تمکو نہ ارمان رہے

روز جب شام سے گیسو کا تری دہیان رہے
رات بھر کیون دل مضطر نہ پریشان رہے

پاس اغیار کے آٹھون پہر انجان رہے
میرے گھر مین نہ کبھی آنکے مہمان رہے

ملکی بیگانونسے اپنا وہ ہوا ہے دشمن
جسپہ ہم عشق مین سو جاں سے قربان رہے

کہیتا یار لیٹ جو سنتا ہے ہوا ہے وہ صنم قتال عالم
نگہیون ہون نہ کیسے اوسکی جہانکی
ہوسکے کیا عاشق کیسو کا تقصیر
روانا ای ہمین وہ گل ہمتا ہے
بوالہوس کو بجز شب وصل
نہین طالب ہین ہم فضل ہما کے
انکے دیوار کا سایہ ہاتھ سے کاکانی
ذرا دیکھو معذور کو حسن کی
ہو سکے اوس گلی سے قدمونکی رسائی

جنونکی ہاتھہ سی ہی خوف بعد مردن بھی — رہی بدن پہ جو تار کفن غنیمت ہے
زبان دراز ہمیشہ رہا رقیبون پر — کھلا نہ یار کا مجھپر دہن غنیمت ہے
تمہارے ہونٹونکی نرمے تو وہ نہین رکھتا — پہ خیر رنگ عقیق یمن غنیمت ہے
مزاج جیسے ہی اوس مہ کا یکصورت پر — ہی مہربان یہ چرخ کہن غنیمت ہے
بہار گل پہ نہین اعتبار اے بلبل — یہ چار دنکی ہوائے چمن غنیمت ہے

خدا کے فضل سے انور ظہور کیا ہے امید
وجود ذات امام زمن غنیمت ہے

ہوئے رسوا ہمیں صدمی جفا کے — بہت پچھتائے تمسے دل لگا کے
گلوری کی ہمین اوس گلنے لا کے — اوٹھی اعتبار ہونٹ اپنے چبا کے
سنگھائے گر شمیم زلف لا کے — بڑے احسان ہون باد صبا کے
بتونکی یاد ہے عاشق کے دل مین — وفور کفر ہے گھر مین خدا کے
در غلطان نہا ہر ایک قطرہ — نچوڑی بال جب اوسنے نہا کے
انہین کیا صادق اقرار تجھین — یہ بیت ہوتے ہین جھوٹے انتہا کے
بڑہی آگے جو ہم لینے کو بوسہ — سرک بیٹھی وہ پیچھے مسکرا کے
یہا اتنیک جواب خط نہ لیکر — غضا کیا آگئے قاصد کو جا کے

بیت کہا ہے گا پیچ و تاب سنبل
پیچھے وہ ہاتھین زلفین بنا کے
غضب ہے گہر قدم پہ ہی چلنا
قدا اوس ترکی کے بانکی ادا کے

آسمان محبت ہیں ان شعلہ رخوں کے — اک آگ سی سینے میں مرے دلسے لگی ہے
ہم جلکے اوٹھے غیر کو جب پاس بٹھایا — یہ آگ جگر میں ترے محفل سے لگی ہے
کیا حال دل زار کہیں فصل خزان میں — اک چوٹ سی فریاد و عنادل سے لگی ہے
ہاتھ آئی اگر خاک ترے نقش قدم سے — سرمہ کریں آنکھوں کا یہی دل سے لگی ہے
اکسیر کیوں نہ سمجھیں ترے خاک قدم کو — اے سیم بدن ہاتھ یہ مشکل سے لگی ہے
کچھ کچھ رخ دلدار سے پاتے ہیں مشابہ — آنکھ اسلئے اپنی مہ کامل سے لگی ہے

الفت کہو بلبل سے نہ اب شور مچائے
آنکھ اوس چمن حسن کی مشکل سے لگی ہے

بڑھا کے راہ رقیبوں سے گھر کو دیکھ آئے — نئی طرح سے ہم اوس تیغ کو دیکھ آئے
لگا کے بام پہ شب کو کمند پہنچیں گے — مکان یار کے دیوار و در کو دیکھ آئے
بندھا خیال زیادہ جو اوسکی دندان کا — تو جا کے شوق میں سلک گہر کو دیکھ آئے
وہ جھانکنے جو نہ آئے تو ہم بھی گھبرا کے — ملا کے روزن در سے نظر کو دیکھ آئے
نکلکی محفل جانانہ سے دل یہ کہتا ہے — پری کے بھیس میں ہم اک بشر کو دیکھ آئے
ملے وہ جسسے تو اغیار کو ہوا یہ غضب — بہاتے آنکھوں سے خون جگر کو دیکھ آئے
دل و جگر کو نہیں تاب صورت سیماب — ہمیں جیسے ایک بت سیمبر کو دیکھ آئے

دیوان الفت

یاد کرتا ہون جو وہ گلگون صنم خندہ مین

وحشت ہجر سے جو دکھ ہر خار نظر آتا ہے

دل کی تیرہ کی جانب جو نظر کرتا ہون

جلوہ عارض دلدار نظر آتا ہے

خط کا خط سبز گلزار نظر آتا ہے

آج اوس عیسی دوران کی غم دوری سے

یہ طرح حال دل زار نظر آتا ہے

دشمن جان وہ ستمگار نظر آتا ہے

لاغر ایسا تپ فرقت نے کیا ہی مجکو

تار بستر بدن زار نظر آتا ہے

دیوان انور

نکلی ہین آج گہر سے وہ تلوار تولتے
جبتک نگاہ یار کے سیدہے ہی خیر ہے
سیلاب اشک دیکہکے ہو جائے آب آب
اوس دل لگی کو عشق مین سٹے خراب ہی
کعبے مین بہی مقام بتو نکا رہا کیا
لیکر جواب یار سے مکتوب شوق کا
بحر جہان مین نوح کا طوفان ہو عیان
کس منہ سے روئے یار کا کرتا ہی سامنا

جانباز وہ ہی بڑہ کے جو سینہ سپر کرے
دنیا الٹ پلٹ ہو جو ترچھی نظر کرے
دعوی جو چشم تر سے مرا ابر تر کرے
لیکر نہ جسکے قدر مرا سیم کرے
کسطرح وہ صنم نہ مرے دل مین گہر کرے
کٹ دی کہین ادہر کو سفر نامہ بر کرے
سیلاب اشک کو جو روان چشم تر کرے
چہرہ تو صاف داغ سے اپنا قمر کرے

دہی نخل آرزو نہ ثمر باغ عشق مین
انور اگر ریاض بشر عمر بہر کرے

دل اہو عشق سے سرشار نظر آتا ہے
حسن مین یوسف ہو یہ سر یوسف کی
جسطرف کو نگہ شوق سے ہم دیکہتے ہین
دیکہکر رنگ مبدل مرا کہتا ہی طبیب
ہی جو وحشت مین خیال رخ رنگین سیہم

مست چشم بت میخوار نظر آتا ہے
جسکو دیکہو وہ خریدار نظر آتا ہے
اوسطرف جلوہ دلدار نظر آتا ہے
چشم بیمار کا بیمار نظر آتا ہے
دشت کو سون ہمین گلزار نظر آتا ہے

[illegible]

دیوان انور

کیون نہ مسکن ہو وہان بلبل دل کا انور
کوچۂ وصل یار کا گلزار نظر آتا ہے

ہجر مین جب کوئی وصل کی تدبیر بنے
جان پر کیون نہ مرے اوبت پیر بنے

جب نہ اثبات دہن کی کوئی تدبیر بنے
کسطرح یار کے بہزاد سے تصویر بنے

ضعف مین کوئی صنم سے جو مین وحشت سے نکلا
خود مر نقش قدم پانون کے زنجیر بنے

شعلہ ور ہو جو کمر داغ جنونی وحشت
دانہ سوختہ ہر دانہ زنجیر بنے

شب تاریک مین وہ یار اولٹا ہی جو نقاب
چہرۂ صاف کی ضو ماہ کی تنویر بنے

تجکو ای ترک جو ہو کہیلنا منظور شکار
مرغ دل تیر نگہ کا ترے نخچیر بنے

ہین کہان یار کہان وصل کے تدبیر کہان
ہے یہ دشوار کہ بگڑے ہوے تقدیر بنے

باتین وہ غنچہ دہن ہنسکے گلو سے جو کرے
سنکے ہر مرغ چمن بلبل تصویر بنے

سبزۂ خط کی جو تحریر نمایان ہو جای
مصحف روے صنم کے وہی تفسیر بنے

عشق مین مر کے تمنا ہی یہی انور کو
قبر کوچہ مین ترے ای بت بے پیر بنے

بہر تیغ زلت سے کیون جان ہم بچائی ہوئی
ہو دل کی دشمنی یہ ناگ زہر کہائی ہوئی

جیسا ہے گہر سے وہ تلوار تو لیتے نکلے
جب ہاین شوق شہادت مین سر جہکائی ہو

[illegible]

کوئی ایسے کوئی پامال ہوا ہو نہیں کیا کام
پہرین وہ پانؤنمین اپنے حنا لگائے ہوئے

سوا آتی ہی اک غیرت سلیمان کے
کہڑی ہین راہ مین پریان پرا جمائے ہوئے

فریفتہ نہین کون اوس سحر خوبی کا
قمر بھی داغ محبت ہی دلپہ کھائے ہوئے

نہ کیجیو کسے یوسف کے چاہ ای الور
یہ بیوفا ہین ہمیشہ کے آزمائے ہوئے

رخ وہ دیکھو تو کہو طور کا جلوا کیا ہے
کہتے ای حضرت موسی کبھی دیکھا کیا ہے

مول لینی ہے بلا جان کے اپنی سر پر
عاشق زلف ہون ایسا مجھے سودا کیا ہے

دیکھی ول اوس بت بیباک کو تشویش یہ ہے
دیکھیں انجام اس آغاز کا ہوتا کیا ہے

جو کہ ہوتا تھا ہوا حیرت کا فر مین
دیکھیں ہم آگے خدا اور دکھاتا کیا ہے

بات وصف دہن تنگ مین سوجھے نہ کوئی
دنگ ہے عقل شعرا ہی یہ معما کیا ہے

قطرۂ اشک جو ٹپکی تو بپا ہو طوفان
سامنے دیدۂ تر کے مرے دریا کیا ہے

بے حجابانہ شب وصل مین کیجئے آرام
ساتھ ہے جیب سے تو مر کے جان تو پردا کیا ہے

نامۂ شوق لتو بہیجا ہے مگر فکر یہ ہے
نامہ بر سے مرے خط پڑھکے وہ کہتا کیا ہے

ہاتھ وہ رکھکی مرے دلپہ یہ فرماتی ہین
مرغ بسمل سا یہ سینے مین پہڑکتا کیا ہے

بار بار اونسے جو کرتا ہون سوال وصلت
ہنسکے وہ ناز سے فرماتے ہین بکتا کیا ہے

دیوان انور

وہ آئی ہین عیادت کو یہان ہی جان ہو قربان
خوشی کیسے جلایا اور دل بیمار فرقت کا
ہوا دہائی ہی صحت بخش فرقت کی مریضونکو
ریاض خلد مین ہو عندلیب روح کا مسکن
شہید تیغ ابرو جا بجا ہی سر تڑپتے ہین
نہین ہی طاقت تحریر نامہ بیقراری مین
ہمکے ابرو وتر و سیمین اورسی کے دانتونکو
کہا یہ کوچہ گیسو مین نے ہنسے دلنی گہبرایا
ضیا خورشید کے دیکہی نہین جاتی ہی آنکہون سے
یہ بوسہ رخ کا دیتی ہو نہ وہ لبسی لگو کرتے ہو
بخور بوکے کہان وہ جو مسیح و چشم میں نہ مشک و عنبر مین

سنا ئین حال دل اونکو جو دم تن مین فرا ٹہیرے
وہ آکر ساتھ غیرونکی اگر ٹہیرے تو کیا ٹہیرے
گلی اوسی شوخ عیسیٰ کے بیکیون ارض شفا ٹہیرے
لحد کیسا سطی گر کوچہ جانان مین جا ٹہیرے
زمین کوچہ قاتل ہمکو کربلا ٹہیرے
زبانی کہدون قاتل سی جو درد دل فزا ٹہیرے
لبونکی سامنی بد رنگ لعل بے بہا ٹہیرے
کہان آئی جلو گہر کو اندہیری بلا ٹہیرے
رخ پرنور جانان پر نگاہ شوق کیا ٹہیرے
تمہارا اور ہمیں فیصلہ کیا دلربا ٹہیرے
ہمکو کمر زلف سی نسبت اور کہنی خطا ٹہیرے

خدا کی یاد کی بدلی بتونکی یاد کرتے ہین
ہمارا خانہ دل کیون نہ انور بت کدہ ٹہیرے

تمہارے لوگ ہمین باوفار سمجہکے چلے
تمہین جو ساتھ ہم اپنے گلعذار لیکے چلے

اکیلی آئی تھے کاندہی پہ چار لیکے چلے
گلو مین غل ہوا دیکہو ہزار لیکے چلے

جفائے عشق اوسکو ہو جسے کچھ قدر الفت کے
عبث راز محبت اوس غافل سے کہتا ہے

فنا ہو جائیگا انکار وصلت سنکی القاصد
عبث یہ بات تیغ زہر کے بسمل سے کہتا ہے

بتا کبتک رہیگا کوچۂ گیسو مین سرگردان
اگر ملجائے تو ہمکو یہ اپنے دل سے کہتا ہے

گلا خنجر پہ رکہدے ہمت مردانہ کہتی ہے
ولا آخر آرزوئے قتل کیا قاتل سے کہتا ہے

ترحم چاہئیے ہے پہونچے ہین مر کے تجہ تک ہم
فنا ہو کر لپس اتنا گور کے منزل سے کہتا ہے

ضیا کر جسسے روشن کب کریگا میرا کاشانہ
امید وصل مین یہ اوس مہ کامل سے کہتا ہے

بتو نکو حسن کیون بخشا تہا میرے جان لینکو
قیامت مین یہ انور خالق عادل سے کہتا ہے

سنو میرے نالے جو گہر جاتے جاتے
پہر وہ ادہر کو اودہر جاتے جاتے

سناوہ نہ بیداد کر جاتے جاتے
رہا رنج نہ نظر جاتے جاتے

حذر کیا تہا اونکا مریجان بچتے
اگر دیکھ لیتی ادہر جاتے جاتے

ذرا زلف پر خم کو بڑہنے تو دو تم
غضب ڈہائینگے نا کمر جاتے جاتے

ہوئے چلتے چلتے وہ سید ہو نہ ہمسے
رہی اونکی ترچھی نظر جاتے جاتے

نظر کرکے مجہپر وہ چپکے سدہارے
نہ کچہ میرے پہونچی خبر جاتے جاتے

بلا سے توقع تو آنے کے ہوتے
وہ اقرار کرتے اگر جاتے جاتے

[illegible]

گنہ کرتے ہیں ہم لیس اوسکی رحمت کی بہروسے پر
ویکیشن ہیں جنہیں کچھ بہی نہیں ڈر ہے جہنم کے

چمن میں ہے جو قامت میں نظر عاشق نے ڈالی
ہوا شمشاد نظروں میں برابر نخل ماتم کے

تمہیں دیکھے سے تسکین ہو چلی تہی قلب مضطر کی
چلے جب ہمکو تم اوٹھکر ہوا پہر درد دل ہمدم کے

صنم مار سیہ لپٹا ہوا ہے شاخ صندل پر
کلائی میں تری لچہے ہیں ہیں کالے ریشم کے

شب وصلت ہے اب صاف کرو پروانہ انور کی
نقاب رخ اوٹھاؤ اور کہولو بند محرم کے

حیدر سنو یہ صدا ہزار آتے ہے
ہزار شکر کہ فصل بہار آتے ہے

تمام رات کسے نیند یار آتے ہے
کہ یاد زلف سیہ بار بار آتے ہے

مزار قیس پہ کیا بیقرار آتے ہے
ہوا کہ ناقۂ لیلے سوار آتے ہے

برنگ گل جسے دیکھو وہ ہے گریبان چاک
جنوں کو ساتھ لئے کیا بہار آتے ہے

بہاتا اشک ہوں چشموں سے یاد دندان میں
نظر جو سلک دُر آبدار آتے ہے

چھلکتے جام ہیں آنکھوں کی یاد ساقی میں
گھٹا فلک پہ جو وقت خمار آتے ہے

گلوں کا غنچوں کہنا کیوں رولا نے مجھے
کہ یاد تیرے ہنسی بار بار آتے ہے

تمہارے عارض رنگیں کے رو برو ہی گل
کسے پسند گلوں کی بہار آتے ہے

نسیم کوچۂ گیسو سے کیا تو آتے ہے
جو تجھ میں نکہت مشک تتار آتے ہے

دیوان انور

[illegible]

وہان طفلِ سخن گار ہا ساون پہ ساون ہی | یہان گرتا ہی ولیر سائقہ شیون پہ شیون ہے
یہان فکر چلنی کے وہان قدغن پہ قدغن ہے | یہان شوق وصالِ دوست وہان دشمن پہ دشمن ہے
زمین کوئی قاتل مین نہین تل بہر جگہ خالی | کہین لاشے پہ لاشہ ہی کہین مدفن پہ مدفن ہی
مسّی مالیدہ لب پر لب نہین ہی اوس تیر بروکا | بہارِ نو کوئی دیکہی گل سوسن پہ سوسن ہے
کمر باندہی ہی قتلِ عاشقان پر اوس ستمگر نے | یہان عیدِ قربان کٹ رہی گردن پہ گردن ہے
اوڑاتا ہی وہان تو قہقہے وہ گل رقیبون سے | برنگِ بلبلِ نالان یہان شیون پہ شیون ہے
وہان تو غیر سلجہاتے ہین اوسکے زلف پیچان کو | دلِ بیتاب مین اپنے یہان الجھن پہ الجھن ہے
نکیونکر دل ہمارا خانۂ زنبور بنجاے | تصور مین مژہ کے چبہہ رہی سوزن پہ سوزن ہے
کہان تک کیا جوشِ گریہ اوس یمِ خوبی کی فرقت مین | سنگ چشم سے بہیگا ہوا دامن پہ دامن ہے
سیہ گیسو نہین ہل کہا رہے ہین دونون گالون پر | ہمارے دلکی ڈسنے کو لئے ناگن پہ ناگن ہے
نہا دہو کر حنا ملتی ہین زلفین بنائے ہین | بناوٹ پر بناوٹ ہی غضب چین پہ چین ہے
مژہ اوسکی جو خونریز ہین تو ابرو اوسکی خنجر ہین | سفر ہو گیا اپنی جانِ تن دشمن پہ دشمن ہے
نہ دبالا نہین ہین زخم زلیر تیغِ ابرو کے | تماشا دیکہہ ای ظالم کہلا دشمن پہ دشمن ہے
نہ کچھ کہنا مناسب ہے نہ کچھ ہی لکہنے کی حاجت ہی | ہمارا حال اونکی اونکی دل روشن پہ روشن ہے
فراق رشکِ گلمین صورتِ مرغِ قفس انور | کبھی نالے پہ نالہ ہی کبھی شیون پہ شیون ہے

ہے دعا ابر ہو وہ گل ہو برستا مینہ ہو
ہم ہوں اور باغ میں جلتی ہوئی ہوا ساونکی

پہونکتے ہے بدن زار غم ساقی میں
لو نسے کچھہ کم نہیں انور کو ہوا ساونکی

خواہش نہ زر کی ہے نہ ہوس کیمیا کی ہے
نسخہ کی احتیاج نہ حاجت دوا کی ہے
اوصاف کیا بیان ہوں بت دلفریب کے
کیونکر نہ اوس حسین پہ عالم ہو شیفتہ
دی پھر کے جام بادۂ گلگوں کا ساقیا
تابوت میرا دیکھکے بولے وہ ناز سے
کیوں دل نہ پہلی بار کے کوچے سے
بیزار زندگی سے ہیں ہم فراق میں
خالق بچائے یار کے زلف سیاہ سے
کیونکر لائیں حرف شکایت زبان پر
بخشے جو وہ گناہ مرے کچھہ عجب نہیں
ہاتھوں میں ملکی اے بت صفاک دیکھکو

درویش کو تلاش تری خاک پا کی ہے
آئی جو وہ مسیح تو صورت شفا کی ہے
یکتا ہے لاجواب ہے قدرت خدا کی ہے
جادو بھرا ہے آنکھہ میں چتون بلا کی ہے
سبزہ ہے صحن باغ ہے آمد گھٹا کی ہے
میت یہ میرے کشتۂ ناز و ادا کی ہے
تختہ بہشت کا ہے عجب جا فضا کی ہے
اب آرزو وصال کے بدلے قضا کی ہے
ڈستے ہیں اوڑ کے دلکو وہ ناگن بلا کی ہے
کچھہ انتہا بھی اسکے جور و جفا کی ہے
ٹر کر غضب سے سنتے ہیں رحمت خدا کی ہے
پہیکے بہار خون سے رنگت حنا کی ہے

مکان چھوٹا ہی جو گو جانا نہ الفت مین
[illegible]

ونیز از انوار انور

اتنا ہوا کہ وار مین سر لاکھون جدا ہوتے ہین
اندنون جیسے کہ تپ غم سے ہوئے ہے نوبت
الکیدم اتنی نہین چھوڑتے پہلو عشاق
آج کیون اوٹھتی نہین عارض تابان سے نقاب
گر میان غیر سے کرکر کے جلاتا ہی مجھے
کیا سبب چین جو آتا نہین اب بید کبھی
یاد گیسو مین رہا کرتے ہین اولجھن شب بہر
رخصت فصل بہار ہی ہے چمن سے شاید
جلسہ ماہتاب ہی ان روز دن غم قاتل نہین
ماتم قیس مین کیا اسکے سیہ پوش ہے

تیغ ابرو ترے قاتل کبھی ایسے تو نہ تھے
حالت عاشق بیدل کبھی ایسے تو نہ تھے
گرم اوس شوخ کی محفل کبھی ایسے تو نہ تھے
شرم تجکو مہ کامل کبھی ایسے تو نہ تھے
خون ترسو مہر شمائل کبھی ایسے تو نہ تھے
طبع اوس شوخ جفا پہ مائل کبھی ایسے تو نہ تھے
یہ بلا جان پہ نازل کبھی ایسے تو نہ تھے
ورنہ فریاد عنادل کبھی ایسے تو نہ تھے
تجکو تڑپن دل بسمل کبھی ایسے تو نہ تھے
ورنہ لیلی ترے محمل کبھی ایسے تو نہ تھے

ناتوان فرقت جانان نے کیا ہے انور
ورنہ طاقت مرے زائل کبھی ایسے تو نہ تھے

اسیر زلف محشر حالت تحقیر مین آئے
کیا پابند ایسا گیسوئے پیچان کی ہو سکنے نے
کس یدان اوسکی چین گرگھرا کی جاتا ہو

خدا کے سامنے جکڑا ہی ہو زنجیر مین آئے
سر بازار ہم جکڑا ہی ہو زنجیر مین آئے
وہ ہنسنے کے پہ جو تم تیغ ہن آئے کس تدبیر مین آئے

[illegible]

دیوان انور

وہ خاطر غیر کی کرتے ہیں جتنی اپنی محفل میں
مجھے ہوتا ہے صدمہ اور شکایت بڑھتی جاتی ہے

یہ عالم اب ہوا ہے فرقت رشک مسیحا سے
گھٹا جاتا ہے زور تن نقاہت بڑھتی جاتی ہے

نمو ہوتا چلا ہے خط جو اوسکے روئے روشن پر
ضیا خورشید کی گھٹتی ہے ظلمت بڑھتی جاتی ہے

وہ عیسی جیسے یوسف بخدا کی سنگھاتا ہے
توانا ہوتا جاتا ہوں میں طاقت بڑھتی جاتی ہے

گلی میں وہ لٹکر یہ حجابانہ جو سوتے ہیں
مرا دل شاد ہوتا ہے محبت بڑھتی جاتی ہے

امید زندگی کیا ہو فراق رشک عیسی میں
مرض گھٹتا نہیں گھڑیوں علالت بڑھتی جاتی ہے

جو ہم تحریر خط شوق اک طومار ہوتا ہے
قلم مضمون او گلتا ہے عبارت بڑھتی جاتی ہے

ترس کھاتا ہے جب اوس کو ہم نے حال انور پر
عنایت پر عنایت ہے محبت بڑھتی جاتی ہے

صورت وصل عمر بھر نہ ہوئے
زندگی عیش سے بسر نہ ہوئے

رہے جب تک دہان نہ سر کے زلف
کہاں شب ہجر کے سحر نہ ہوئے

وصل کی شب بھی گو بہت ڈھونڈا
اونکی ثابت کہیں کمر نہ ہوئے

مر گیا یہ ہجر کا بیمار
کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئے

آیا عالم مرے جنازے پر
انکو اس بات کے خبر نہ ہوئے

دیکھکر جوش دیدہ تر کا
شعلہ ور آتش سقر نہ ہوئے

سامنا رنج والم کا جو ہوا غربت مین / یاد کیا گیا نہ وطن کے ہمین راحت آئی

ہمسے کہین گرمیان غیر ونکی جلانیکی لئے / شمعرو آج یہ کیا دلمین حرارت آئے

فاتحہ پڑہنیکو آتے ہین لحد پر ہر روز / مرگیا مین تو اونہین ہے محبت آئے

زندہ مرگئے ہوئے رفتار سہی قامت سے / مرکے اوٹہا اوٹہکے پکار ہے کہ قیامت آئی

جاکی بتخانہ مین دیکہی جو بتونکی صورت / ہر طرف کو نظر اللہ کے قدرت آئے

آگئی یاد جو بہولے ہوئے گیسو اونکے / ہاتہہ جوڑے ہوئے پہر سامنے وحشت آئی

گرم آہ ہوئی سینہ مین پہونکونگا مکان اغیار / شمعرو لونکو جو فرقت مین حرارت آئی

صاف ہوتا ہی نہین ہمسے کسی صورت سے / دلمین اوس آئینہ رو کے یہ کدورت آئے

نزع کیوقت جو وہ غیرت عیسیٰ آیا / پہر گئی موت تن زار مین قوت آئے

صدف چشم سے کیا ہوگئے گوہر پیدا / یاد وندانہین جو اونکی کبہی رقت آئے

باتین ہنس ہنسکے مری سامنے کہین غیر وسے / شرم آئی نہ اونہین اور نہ غیرت آئے

مثل یوسف یہ ہوئے حسن مین اونکی شہرت / ہر طرف قاف سے مشتاق زیارت آئے

روز روشن ہوا اندہیر نگہہ مین اپنے / جب ہمین یاد شب ہجر کے ظلمت آئے

دوستی راس نہ آئی ہیکہے ہمسکو انور / دشمن جان وہ ہوا جسپہ طبیعت آئے

شعلہ ور کیسے داغ اونکی آتشِ فرقت ہوئے
عین بارش میں جو آیا یاد وہ ابر کرم

شمع ساں تیرات جلتے ہڈیاں دیکھا کئے
آبدیدہ ہو کے سوئے آسمان دیکھا کئے

کب کٹا دلیش جا سمجھنے کی انور کا کلام
لوگ اس تیغ زباں کی تیز یان دیکھا کئے

ہم نظارے کرتے آئے گلشن ایجاد کے
آب و دانے نے پھنسایا دام میں صیاد کے

کیا مزے لوٹیں بہار گلشن ایجاد کے
الصیاد رہتی ہیں پڑ کے رات دن صیاد کے

کام کیا ہم کو گلوں سے گلشن ایجاد کے
پرورش پائی ہو جس نے دام میں صیاد کے

لے چلے ہم شوق سیر گلشن ایجاد کے
مر کے پائی ہو رہائی دام سے صیاد کے

دیکھتی بلبل تھی گل گلشن ایجاد کے
آج قسمت نے پھنسایا دام میں صیاد کے

جو کہ خوگر ہیں بتان وہر کے بیداد کے
قلب پتھر کے وہ رکھتی ہیں جگر فولاد کے

سخنیان فرقت کی سہہ لیں گے نہ روز حشر تک
ہو گئی فریاد سے خدا سے ای بت بیداد کے

حلق پر مجبوراً سخت جانی اسقدر رگڑے ہوئے
ہو گئے شل دست نازک اوس ستم ایجاد کے

مر گئے ہم عشق ابرو میں گلا خود کاٹ کر
شکر ہے ممنوع نہ ہم ہو کر چلے جلاد کے

آمد فصل بہار کی چمن میں دھوم ہے
شور ہیں برپا ہزار و بلبل بیمار کی یاد کے

تا کہ کشش دیرات تھی جو رخ ان سے ای صبا
فصل گل آ گئے پھر ہیں دن بلبل ناشاد کے

[illegible]

جو خم کے خم کرے اکدم مین نوش ای ساقی
او سہو تو شیشہ و پیمانہ و صبو کم ہے

شمیم گیسوی جانانہ سے کس سے نسبت دین
کہ اوس سے عنبر و مشک ختن کے بو کم ہے

گئے بہار کے ہمراہ کیا جنونکی فصل
صدائے نالہ و زنجیر چارسو کم ہے

زمانہ بہول گیا ہی جمال یوسف کو
تمہارے حسن کے کب ہوم چارسو کم ہے

ہر ایک تان اوڑاتی ہی بلبلون کے ہوش
ریاض دہر مین ہمسا تو خوش گلو کم ہے

خرام ناز اگر آپ کا قیامت ہے
تو سحر سے نہین ای یار گفتگو کم ہے

بلند ہی ترے چوکہٹ کا پایا اسد رضیہ
کہ اوس سے اوج فلک کا بہی ماہرو کم ہے

رکہا ہی ہاتہہ جو سینے پہ تمنے الفت سے
جو داغ دلمین طپش تہی وہ ماہرو کم ہے

حضور صاحب و شمشیر ای انور
سخنوری مین نہین آپ کسو سے تو کم ہے

کب دہر تیری سواری ہوا ای نگار آنیکو تہی
باغ حسن چمن کے ہر باد بہار آنیکو تہے

مسجد مین کیون عمر بہر مجنون رہا تو منتظر
لیلا ادہر کو لیئے ناقہ سوار آنیکو تہے

شکر ہی صد شکر جانے سے خزانکی جگئے
سوت تیری آ تجر گلمین ای ہزار آنیکو تہے

رنج صبا کا کیون ادہر ہوتا نہ کو زلف سے
عطر فکو نکہت مشک تتار آنیکو تہے

جسم بیجانکا جو اپنے یہان آیا روحکو
کیا سوار یار کے شو ہزار آنیکو تہے

دیوان الانور

[illegible]

کبھی ہوں خندان کبھی ہوں نالان کبھی ہوں مرتا کبھی ہوں جینا
وفور سودا سے میرے حالت گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
یہی ہیں دنیا کے کارخانے کبھی ہے بنتا ہی کبھی تباہ ہے
کبھی ہے عزت کبھی ہے ذلت گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
کبھی مخاطب مری طرف ہی کبھی رقیبوں سے دل لگا ہے
مزاج معشوق ماہ طلعت گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
کبھی تو فصل بہار گل ہے کبھی خزاں کا چمن میں عمل ہے
نہیں دورنگی سے ایک صورت گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
غضب تلون ہے اوس صنم کا کبھی خوشی ہے کبھی خفا ہے
عجیب ہے خصلت عجیب طبیعت گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
رہا نہ دنیا کا ایک عالم کبھی ہے شادی کبھی ہے ماتم
کبھی ہے ایذا کبھی ہے راحت گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
تمہارے نازک مزاجیوں سے یہ ہے گی کیسطور عاشقوں سے
کبھی ہے الفت کبھی ہے نفرت گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
عبث ہے ہجر صنم میں نالان کبھی تو وصلت کا ہوگا سامان

بیٹھکر پہلو مین میرے وہ بتِ عیسی نفس
ہنسکے فرماتا ہی اب بھی درد اوٹھتا دلمین ہے

عشق کامل بعد مرجانیکی بھی جاتا نہین
خاک مجنونکی تلاشِ صاحبِ محمل مین ہے

وہان فرشتی قید مین اور یہان اہلِ عشاق قید
فرق کیا چاہِ ذقن اور چاہِ بابل مین ہے

پندِ ناصح کارگر ہوگے نہ مجھہ میخوار کو
الفتِ بنتِ عنب مخلوطِ آب و گِل مین ہے

مجھہ گدائی کوچۂ الفت کو کیا پروائی مال
دولتِ وصلِ شہ خوبان کی حسرت دلمین ہے

دل نہین بربادیِ گوہرِ مقصود یہان
خاک اوڑاتا خضر بحرِ عشق کے ساحل مین ہے

فلک کہتی ہی کہ اب مانی کا یون احسان لے
فرطِ الفت سی منقش شکلِ جانان دلمین ہے

وصل ہوتا ہی نہ اوس بت سی نہوتا ہی وصال
کیا مزا آفت مین جان ہے حیرتِ قاتل مین ہے

پندر روزن تم جو رکہتی ہو در و دیوار کے
کچھہ نہین کہلتا ہی آخر کیا تمہارے دلمین ہے

جو ساتھی تھی وہ پڑہکر فاتحہ رخصت ہوئے
اک مزہ تنہائی ہمدم قبر کے منزل مین ہے

جوشِ سودا مین عبث کیون خاک صحرا چھانیے
جسکو ہم ڈھونڈہتی ہین وہ ہمارے دلمین ہے

ہیچ ہونے پر بھی حاصل ہی جو لطفِ زندگی
آبِ حیوان کا اثر کیا خنجرِ قاتل مین ہے

نالہ کرنے سی جو اے صیاد ہوتا ہی خفا
گھٹکے مرجاؤن قفس مین کیا یہ تیرے دلمین ہے

راہِ کعبہ کے مصائب ہو مبارک شیخ کو
ہم ہین اور بندہ حسین خدا کے وہ ہمارے دلمین ہے

جان دینے پر تلی ہین عاشقان سرفروش
گرم بازارِ شہادت کوچۂ قاتل مین ہے

انور یہ ضبط چاہئے عاشق کو عشق میں
لب تک نہ آئی شکوۂ دلدار حیف رہے

یار کے آگے نہ دم نکلا یہ حسرت رہ گئی — ہو سکی ہمکو فقط اتنی شکایت رہ گئی
بعد مرون بھی سگ جانا کی دعوت رہ گئی — ای ہما تیری بدولت یہ ندامت رہ گئی
مر کے بھی میرے سیہ بختی کے صورت رہ گئی — شام سے خاموش ہو کر شمع تربت رہ گئی
عہد دولت رہگیا میرا نہ حشمت رہ گئی — فقر میں اک ساتھ دینے کو قناعت رہ گئی
ہو گئیں بریان تو نار رشک سے جل جلکی خاک — ہمسری کو تجھسے بیجا جو جنبت رہ گئی
مین شہید ناز ہے تیرے نہ جنت مین گیا — حور و غلمانکو تمنائی ریاضت رہ گئی
دفن کوچہ میں نہ اوس حور شمائل نے کیا — بعد میرے روح بھی مشتاق جنت رہ گئی
جب گئے ماکردہ باتیں پیار سے کرنے لگے — آگے لب تک میرے غیروں کی شکایت رہ گئی
ہاتھ جوڑے منتیں کیں وہ نہ آئی کیا کرین — بات باقی کونسے وقت شکایت رہ گئی
بادۂ گلگون نہ پیمانہ نہ شیشہ رہگیا — یاد ہمکو ساقی میکش کے صحبت رہ گئی
گالیان کہلوائیں اوسکی جہڑکیاں اغیار سے — کونسے سوائے اس لگی بدولت رہ گئی
ذبح کرنے میں نہ اولٹے رخ سے قاتل نے نقاب — مرتے دم دیدار کے آنکھوں کو حسرت رہ گئی
رو کر نگین دیکھکر اوس نونہال حسن کا — زرد ہو کر شرم سے گلشن کی رنگت رہ گئی

دیوان انور

وامن یوسف کو پھاڑا کیون گریبان کی عوض
اس حماقت کز زلیخا کو ندامت رہ گئے

بے مروت بیوفا ستمگر نہان وہ پری +
تہی تو بیٹھے شیفتہ انور طبیعت رہ گئے

کجی سے راستی پر کب مگر تقدیر بیٹھے ہے
عیان ہے ویسی حیا اوس مہ کی تصویر بیٹھے ہے
ہوا اوس پر وہ پری زیب کمر شمشیر بیٹھے ہے
پڑی ہائی چاہ مین وان تو گلی سے طوق منتکلے
یہان تو سر کٹ ہر دم مین ہم شوق شہادت مین
اوٹھاتا ہر پہلو سے وہ دلمین ٹھان لیتی ہین
خدایا کیون بہلتا دل نہین اوس تیکا نا لوسی
بہت مشکل ہو جانا سلسلہ سودائے گیسو کا
وہ جاکر پاس غیرونکی ہمارے ہو گئے دشمن
چمکتا ہو اک برق درخشان اپنی آنکھون مین
نہین انجام منعم سو بختی آغاز دولت مین
ہوا ہو کشور حسن بتا مین خوب رو ایسا

اور کب وہ کبھی چشم بت بے پیر ہوتے ہے
زمین سے آسمانتک کثرت تنویر ہوتی ہے
یہان معلوم کسیکے قتل کے تدبیر ہوتے ہے
جنون کی ہاتھ سے پابوس یہان زنجیر ہوتے ہے
وہان کب وہ کبھی زیب کمر شمشیر ہوتے ہے
رقیبون کی ٹھانکی اگر تدبیر ہوتے ہے
سنا آہ عاشق مین بڑے تاثیر ہوتی ہے
جدا کب پانون پڑکر انکے زنجیر ہوتی ہے
نہین یہ چھوٹی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے
کہ جب چاند سی پیش نظر تصویر ہوتی ہے
لحد پہلو سے ہین قصر کے تعمیر ہوتی ہے
فدا اوس طفل پر جان جوان و پیر ہوتی ہے

نہ آئے کبھی لب پہ بھولے سے نالہ
محبت جو دل میں چھپائیں تمہارے

جو دو گے صنم ہم فقیروں کو بوسے
خدا رد کریگا بلائیں تمہارے

چمن میں اوڑیں ہوش کبک دری کے
جو ہم چال انکو دکھائیں تمہارے

دم مرگ تک فرط الفت کے باعث
نہ بھولیگا انور ادائیں تمہارے

ٹھہری وصل بت کجرو کی نہ تدبیر کبھی
راستی پر نہ ہماری ہوئی تقدیر کبھی

تیغ ابرو پہ نظر کی کبھی گہ مژگاں پر
کشتۂ تیغ ہوا گہ ہدف تیر کبھی

آپ تصویر بنا دیکھکے مانی اوسکی
اوس سے کھینچی نہ گئی یار کی تصویر کبھی

ہوں وہ سودائی کہ وابستۂ زنجیر مدام
مجکو بھولی نہ ترے زلف گرہ گیر کبھی

یاد گیسو میں نہ میں چین سے اکدن سویا
کھینچے گہ آہ کبھی نالۂ شبگیر کبھی

ساتھ اوس سیم بدن کی کبھی سونا نہ ملا
خاک چھانا میں کیا پائی نہ اکسیر کبھی

ایسا پھیرا مری جانب سے اوسے غیروں نے
ایک خط بھی نہ کیا یار نے تحریر کبھی

اوڑ گئی ہوش ہزاروں کی ترے نالوں سے
گوش گل نے نہ سنی ہو کے یہ تقریر کبھی

چھوٹے منہ بات نہ میری کبھی پوچھی اوسنے
وصل کیسا نہ ہوئی یار سے تقریر کبھی

ایکدن بھی نہ اوسے کھینچکے لایا مجھ تک
جذبۂ عشق نے دکھائی نہ تاثیر کبھی

اوس تپ کا جو کہتے ہو سر سلطانی ہے
سایۂ دیوار ہو فلک ہما سر کا ہے
ولیکن غربت میں مجھ آوارہ کا ہو نام ہما
خال اور طالع نیہر ہو یا وہ جسکا سر کا ہے
شام سی اکھون میں ہو چہا یا ہوا اندھیر سا
یاد گیسو مین کالی بلا سر کا ہے
زندگی کا مشکل ہو جینا کر عاشق ہو وصال
موت ہو وقت صبح کے الحذر کا سر کا ہے
عیسی و الاعاظم کلفت میں گنذم گیہون
گردش گردون یا سے اسبابِ سر کا ہے
ہجر میں تن کو سکھا کر خار صحرا کر دیا
داغ عاشق کے مخفی ہو جو ابر سر کا ہے
جسمِ بسمل کا ہے جو عین سے دو وجہ جارا
آسمان پار صندل ہو گیا مر سر کا ہے

اوس تپ پیکر نے پہنا ہو جہان منت کا طوق
ہو وہ عاشق باعث زینت شہادت ہو گی
خوش ہمین آتی ہو بستی غیر ویرانہ ہمین
پڑ رہا ہو عکس تیرے عارض پر نور کا
وہ بیت خورشید رو مہمان ہو گے آج تو
باعث سودا ہو مجکو عشق اگر اوس چشم کا
جمعہ مین تیرے جو ابکل خطبہ خوان ہو عندلیب
محو ہم ایسے ہوئے سو بخانہ مطلق نیک و بد

آجکل ہون سکے لئے آہنی زیور بنے
تیغ قاتل پر لہو جمکر اگر جوہر بنے
جب دیوانہ تری کاہم اتی پہ پیکر ہو بنے
کانکا ہو نہ کیونکر الفر اختر سے
غیرت برج شرف اپنا کیونکر گہر بنے
ہو نہ نشتر گان ہر رگ جانکی لئے نشتر بنے
شاخ گل اوسکی لئے گلزار مین ممبر بنے
عاشقو نمین مفت نادان ول دو سو دیکر بنے

خانہ کعبہ مین سنتے ہین بتونکا تہا مقام
کیون نہ بتخانہ ہمارا دل کہو اے الور بنے

نہی یار سے زلف دوتا سیرے لئے
سر بکف ہو کر پڑا ہو آگی مین شوق قتل مین
باغ ہستے مین وہ ہون پامال عشق گلرخان
کاکل مشکین کا بوسہ لیکی مجرم ہو گیا
دیکہتا ہی غیر کیجانب نگاہ لطف سے

ہو تکا سامان مہیا ہو گیا میرے لئے
کی الم قاتل نے جب تیغ جفا میرے لئے
فرط غم سے ہاتہ ملتے ہی حنا میرے لئے
سر بسر لکہی ہوئی تھی یہ خطا میرے لئے
اور بت قاتل کے ہین جور و جفا میرے لئے

تمام رات نہ آنے سے آپکی صاحب
بتاؤں کیا جو قلق تیرے جان پر گذرے

ہمارے دیدۂ تر سے جو سامنا ہو جائی
سحاب چرخ پہ بینر سے اپنی ور گذرے

لگائی شوق سے ہنس ہنس کے ہاتھ میں مہندی
ہما خوان بہا سے سو وہ نہ ور گذرے

وہ ساتھ لیگئی دلکو مرے لگا دیئے
جو کھونٹا کرنے تھی جیسے اونہیں وہ گر گذرے

دعائیں تھیں پیچھے تھی خیال لیلے میں ++
اٹھے وہ مرا محمل نشین ادہر گذرے

تمہارے زلف میں شانہ کیا جو غیروں نے
ملال عاشق گیسو کو سر بسر گذرے

جو باد رحمین ترے سیر لاو گل کے
ہزار رنج دل داغدار پر گذرے

دکھائیں داغ کلیجہ کے اوسکو ہم انور
ہمارے گھر کیطرف سے جو وہ قمر گذرے

اوس کے سیر نے وہی جو اپنی ورنجہ دربانی مجھے
خاکساری میں ملا اوج سلیمانی مجھے

زلف کی سودے میں کیا جاؤن میں سیر باغکو
دیکھکر سنبل سوا ہو پریشانی مجھے

دیکھتا ہوں آئینہ میں جبکہ اپنی شکل کو
یاد عارض میں سوا ہوتی ہے حیرانی مجھے

غیر سلجھاے مشکل جب اونکی زلف کو ++
سو سو حال نگیو نکر ہو پریشانی مجھے

ہو گیا انگل ہر باغ تماشا بس وہ میں
یاد جب آیا وہ تیرا پیرہن دہانی مجھے

بر گرے آنکھوں میں میرے برق گردوں کی چمک
جب نظر آئی وہ اوسکی شکل نورانی مجھے

دیوان انور

زاہد ہم سے کو دور دو بوالہوس بیٹھا کیا
یاد جو آئی وہ دشمن بد پیشانی مجھے

بعد مردن ای ہما تو کھا نہ میرا استخوان
پہنچا سلسلہ دار کا منظور سلیمانی مجھے

شاعران دہر میں ہے نام ای انور مرا
یاد کرتا ہے کوئی خاقانی مجھے

پہنکواتے ہین کوچے سے جو وہ لاش ہماری — کیا خاک ہوا خاک کے برباد کرین گے

یاد قدِ جانانہ ہمین ہوگے قیامت — گلشن مین جو نظارۂ شمشاد کرین گے

چھوڑیگا قفس سے نہ اگر وہ ستم گل مین — نالون سے پریشان دل صیاد کرینگے

دل اپنا بہلتا نہین ہے کے چمن مین — اب عشق کمر مین عدم آباد کرین گے

کہینچے ہو وہ تصویرِ صنم صفحۂ دل پر — تعریف مرے مانی و بہزاد کرین گے

نالون سے جو ہوتا ہے پریشان دل صیاد — مرجائینگے گھٹ گھٹ کے نہ فریاد کرین گے

فرقت مین جو اوس رشک سلیمان کی مرینگے — ماتم مرے میت پہ پریزاد کرین گے

گرزیگا فلک گاؤ زمین کانپ اوٹھے گے — ہم اونکی جدائی مین جو فریاد کرینگے +

آزاد قفس سے نکیا سو ستم گل مین ++ — صیاد یہ بیداد ترے یاد کرین گے

جبتک کہ جنبش نہ پوچھی کیسے چھوٹون — مرجاتے یہ کیا آپ ہمین یاد کرین گے

مداح کو اپنے نہ علی بہولین گے انور
جامِ مئے کوثر تجھے امداد کرین گے

لب پہ جب آتا ہے پہر نالہ و فریاد رہے — شاد کیا بلبل ناشاد سے صیاد رہے

شاد ہا عاشق ترے کب ہیں ستم ایجاد رہے — حالِ جور کے ہو مورد بیداد رہے

حشمِ آفاق مین ہو جائین سلیمان ہم بھی — زیب آغوش جو وہ طفل پریزاد رہے

نصیب بادۂ وصلت کا جام ہو ہمکو

شمار بوسۂ عارض کا ہمکو بھول گیا
دوبارہ دیکھیے پھر سے حساب ہو جائے

بٹھائی پاس جو غیروں کو وہ بتِ بے باک
تو بزمِ غم مجھے بزمِ شراب ہو جائے

وہ رشکِ زلف جو سر کا کے بام پر آئیں
حیا سے زرد گلِ آفتاب ہو جائے

پھروں جو گرمِ تفحص یاد چشم سیہ گو میں
غزال وادئ وحشت کباب ہو جائے

سفر کا نام اگر لیں وہ سامنے تو ترا
ابھی سے شکوۂ عدم پا تراب ہو جائے

وہ دیں ندیں ہمیں پر ہم تو ہیں لبوں کی بولیں تو
سوال کا کہ کے حاصل جواب ہو جائے

غمِ فراق کا قصہ تمام کیا لکھوں
جو ایک حرف رقم ہو کتاب ہو جائے

وہ شورِ بخت ہیں خمخانۂ جہاں میں ہم
لگائیں منہ سے تو سرکا شراب ہو جائے

وہ رشکِ گل جو کبھو دھو گئے منہ لبِ ساحل
تمام بحر کا پانی گلاب ہو جائے

ہم اسکی عارضِ روشن سے دیں تجھے تشبیہ
کلف جو دور ترا ماہتاب ہو جائے

رواں ہو چشمک کا دریا جو پالے وہ گل
جو آب رخ سے بھی وہ گلاب ہو جائے

صنم کا وعدۂ دیدار ہی قیامت پر
نہ کسطرح ہمیں جینا عذاب ہو جائے

پڑے جو اس رخِ تاباں کا عکس پانی پر
تو رشکِ مہر درخشاں حباب ہو جائے

ہوا کا ہو نہ گذر جس نہال حسن کے پاس
غضب ہے غیر وہاں بار یاب ہو جائے

جنوں جو دشت میں لیجائے اسکی چہرے سے
تو جیتے جی مرے سر سے عذاب ہو جائے

چہوڑو نگاہ کے ساتہ نہ اوس شہ مسلور کا
بیٹہی رہینگے خاک بہو پای سمند سے

سوجہا نہ کچہہ بہی عشق بتان کی بال کو
یہ بات ہی بعید دل ہوشمند سے

مدت سے اوس سوار کا ہون صید آج صیاد کی
نسبت نہین براق کو جسکے سمند سے

کیون نہ پست حوصلہ امید وصل مین
بالا دماغ یار ہی عرش بلند سے

بوسہ نہ رخ کا دیتا ہی مجکو نہ دل مرا
بالا پڑا ہی عشق مین کس تا و ہند سے

گرمی تپ فراق کے ای شعلہ رو نہ پوچہہ
دل جلکی ہو گیا ہی مشابہ سپند سے

بوسے پہ کس طرح سے نہ عشاق زہر کہائین
لذت ہی ٹپکی اوس لب شیرین قند سے

عنقا کہون ہما کہون رشک پری کہون
نسبت سمند یار کو دون کس پرند سے

سچ ہی کہ انتظار مین لذت ہی موت کی
پوچہی مزا یہ کوئی دل مستمند سے

مین ہون گناہ گار تو رب ہی غفور ہے
محشر مین آئیگی یہ صدا بند بند سے

در فراق یار سے عالم ہے کرب کا
یا دم نکل رہا ہی مرے بند بند سے

انور ہے تو ازل سے غلام ابو تراب
ڈرتا ہی کیون فشار لحد کے گزند سے

برای سیر گہر سے وہ بت بدذات جو نکلے
بتا تا یہان لا آئینگے اونکو گہات جو نکلے

ہمارا تو یہ عالم ہے خدا شاہد محبت مین
نہ ہلی سمجہہ ہی ترا دہن تنگی منہ سے بات جو نکلے

تمت

دیوان انور

نواب مرزا محمد باقر علیخاں صاحب بہادر متخلص بہ عروج خلد اللہ
ظلال عواطفہ علی البریہ امن معارقہ علی النفوس البشریہ

طبع ہونیکی خبر ہے جو جہاں میں مشہور	لوگ ہیں شائق دیوان محمد کاظم
سیکڑوں طرحکی گلہائے مضامین ہیں کہلے	تر و تازہ ہے گلستان محمد کاظم
وادی شعر یہ وہ ہی کہ نہ بہولے کوئی راہ	خضر ہے طول بیابان محمد کاظم
ایسے شائق ہیں نشان صفت مہر و کے	کہ ہلالی ہو گریبان محمد کاظم
فکر تاریخ میں یہ طبع ہوئی سرگردان	تنگ زلف پریشان محمد کاظم
نظر آئی جو چمک اوسکی کہا میں نے عروج	چہپگیا لامع دیوان محمد کاظم

۱۳۰۶

تاریخ سن تصنیف شاعر باذل فصیح کامل وارث اورنگ سلطانے رافع اعلام جہان ستانی جناب شاہزادہ سلیمان قدر صاحب بہادر شاگرد جناب عروج

فہم عالی عروج والا کا ✣ ✣	ملک شعر و سخن میں سلطان ہے

تاریخ میں تصنیف امارت مآب سلالت الاطیلا شاعر فصیح متکلم
ملیح جناب نواب محمد حسنخان صاحب بہادر خلف اکبر نواب آغا صاحب
بہادر مرحوم متخلص بہ انور شاگرد جناب سید صاحب تعشق

دیوان انور کا جسنے دیکھا ز ابر	ہر شعر اوسکا ہی صاف جنت کا چمن
تاریخ اوسکی یہ کسطرح مین کہنا	لاریب جو دیوان ہی گلزار سخن

سنہ ۱۳۰۱ ہجری

از نتائج طبع وقاد و فکر نقاد مربع نشین چار بالش کمال و ہنر ورے زینت بخش وسادۂ عظمت و برترے سیاح وادی تحقیق سیاح بحور تدقیق اکلیل راس ارباب علوم راس رئیس اہل فہوم ذو الرای الصائب والذہن الثاقب عالم اسرار علم حضوری و الحصولی معین الفلسفے والمعقولے فلک جناب خورشید قباب عدالت توامان صداقت نشان نواب مرزا محمد صادق علیخان بہادر عرف نواب بڈہن صاحب متخلص بہ شان زاد اللہ اقبالہ وضاعف اجلالہ از اکبر اولاد شاگرد حضور فیض دستور عالی دودمان نواب مرزا محمد باقر علیخان صاحب الفنا بہادر دام اللہ شموس افادایہ مشرقۃ و اقمار دولہ بازغۃ ***

[illegible]

اختر مرحوم

کلام انور شیرین کلام گشت چو ختم	شروع نغمه ز منقار کرد بلبل وهم
بعشق دیده فتان قیاس بر نرگس	بیاد کاکل پیچان خیال سنبل وهم
ز چهره شاهد مضمون خرد نقاب کشید	خیال از رخ او بهر کشاد کاکل وهم
چو صفحه شد ز هزاران هزار گل مملو	نوشت فقره تاریخ باغ پر گل وهم

۱۳۰۶ ہجری

چھپا جب یہ دیوان بفضل الٰہی	ہوا طبع عالم کو مطبوع یکسر
ہر اک سطر زلف نگار پری وش	ہر اک دائرہ رشک مہر منور
ہیں اوستاد باقر علیخان بہادر	عروج اونکے باعث یہ سال اپنی افسر
لکھی کلک افسر نے تاریخ اوسکے	خرد نامہ زیبندۂ دیوان انور

۱۳۰۶ ہجری

تاریخ ریختہ کلک جواہر سلک زیب سادۂ خلافت ودر دریا شجاعت جناب نواب فدا حسین خانصاحب بہادر متخلص بہ فدا ہمشیرزادہ حضور عالم نواب علی نقی خانصاحب مرحوم شاگرد تدبیر الدولہ تدبر الملک منشی مظفر علیخانصاحب

[illegible]

[illegible]

یہ دیوان بنام مطلع مہر انور
باصلاح نواب باقر علی خان

سیم تن رکھتی ہیں جو ابرہ پڑھ کر | تاج سیمین ہے دیوان فصاحت بنیاد

تاریخ ہذا از نتائج افکار المعنی زبان نورعی دوران فاضل
کامل فخر اماجد واماثل محقق الشعرا زبدۃ الکملا جناب فیضمآب
حکیم میرزا علی صاحب متخلص بہ نافذ شاگرد مولوی شہید صاحب مرحوم

چہ خوش اصلاح فرمودند نواب فلک تمکین | زبان شاہدان برآمد قفل مضمون گشت مفتاحی
چسان روشن نگردد بزم شعر از پرتو فیضش | دم تحریر کلک او فزا افشانسب صباحی
سن اصلاح سال طبع دیوان هم رقم نافذ | زمین شعر گردید آسمان از کامل اصلاحی

۱۲۹۰ ہجری

تاریخ فرمودہ فخر متقدمین رشک متاخرین حاوی
فروع و اصول جامع معقول و منقول افضل العلما العلام
سلطان اہل کلمہ و کلام افضل الشعرا المحقق بین الحکما رشک مناظر
گرامی رشک خاقانی و نظامی جناب فخامت مآب مولوی
میرزا محمد باقر صاحب شاگرد جناب عروج خلف علامہ

مرتب گشت چون دیوان انور ✣	شدہ زین مژدہ یک عالم خبردار
زناہر گفت ہاتف بہر تاریخ	سر از آغوش فکر خویش بردار

تاریخ میں تصنیف شاعر فصیح زبان رشک شعرای ہندوستان
محاورہ دان عاقل عروضی کامل جناب مرزا واجد حسین
صاحب متخلص بہ واقف شاگرد جناب عروج ✣ ✣

مطبوع جہان یہ ہو کے چمکا ✣	جب طبع ہوا کلام انور ✣ ✣
چھپنا دیوان کا تھا مسلم	گو شامل ضمیر تھا مقدر
اپنے بیگانے تھے خبر گیر	پرکار کا پاؤں بن رہا تھا چکر ✣
جل جل گئے جو موڑے ذکی تھے	خوش خوش ہوئے دوست سراسر
بندش کے صفائیاں جو دیکھیں	حساد کے دل ہوئے مکدر ✣
روشن ہو کہ ہے یہ فیض استاد	ذرہ سی نہ کیوں ہو مہر انور
واقف نے کہا یہ سال فصلے	انور کا سخن ہوا منور ✣ ✣ ✣

سنہ ۱۲۹۶

جب اصلاح نواب عالی جناب	یہ انور کا دیوان گل پا چکا ✣

تاریخ من تصنیف بلبل ریاض نکتہ دانی سلطان النظم والمعانی جناب مرزا محمد کاظم صاحب متخلص بہ انور مصنف دیوان ہذا شاگرد جناب عروج

تاریخ من تصنیف شاعر کامل فصیح عاقل غواص بحر معانی
نظیر نظیری و قاآنی جناب میر مہدی حسین صاحب متخلص
بہ منصور خلف الصدق محقق ہندوستان زبدہ فصحائے
ایران اوستاد السلطان جناب سید فضل حسین صاحب
مرحوم شاگرد جناب عروج

ختم ہے دیوان انور اوسکو بعضی دیکھکر
خوش اللہ کیا بیان رنگین ہے بلبل کیطرح
طبع تو رنگین ہے اونکی بھی مگر ہے عیب پوش
مین تاریخین کہون ہر وقت تا ہو یاد خاص
کم سمجھکر عطف کی دو واو اے منصور کہہ

وہیا ممین اپنی نہین گئے خسرو ملک مقال
طوطی شکر شکن ہے طائر وہم و خیال
اور مین یہ بات ہے تو مثل باب افعلال
ہو نہ مانہ کوئی سا ماضی کہ مستقبل کہ حال
تاج بخش و محص بہستان و گل خواب جمال
۱۳۰۶ھ ۱۳۰۰ھ ۱۳۰۶ھ

تاریخ من تصنیف شاعر شیرین مقال بلبل ریاض کمال جناب
میر حیدر حسین صاحب متخلص بہ حیدر شاگرد جناب عروج

نظمم جو خواست وقت ختم نامہ رنگین سخن
یاد صدا سر اے کلک زبیر لذت سخن
۱۲۹۵ھ

تاریخ از نتائج افکار عالی عالم فاضل [illegible]
۱۲۹۵ھ

جناب منشی حافظ [illegible] صاحب [illegible]

	خیال آیا کہ تاریخ اسکے با توصیف اچھی ہے	

مقرر ہی روح سعدی بھی کہ رشک بوستان ہے	گلستان جہاں میں اسکے ہر تعریف اچھی ہے
صدا آوے گی یہ قلب سخندانی بتادو ماسے	نئی تالیف دل آرا دل بھی تصنیف اچھی ہے

تاریخ من تصنیف حکیم سید رضا محمد متخلص بہ صہبا ابن جناب حکیم سید رضا حسین صاحب سہا و نبیرہ جناب سید وزیر علی صاحب صبا مرحوم و مغفور +

جب ہو چکا مرتب دیوان الفت آئین	صہبا نے اسکو پایا ہمسایۂ لعشق
دل یہ ترے لگے بولا ہنگام فکر تاریخ	دیوان ہی یہ رنگین سرمایۂ العشق +

تاریخ من تصنیف ریختہ کلک جواہر سلک بلبل چمن گلستان سخنوری بہروجہ برتری جناب فیض مآب مرزا آغا حسن صاحب متخلص بہ نظم مصنف لذت عشق شاگرد جناب عروج

انور شاعر قدیم کرد کلام خویش ختم	طبع کہ شد کتاب او گشت پسند اہل فن
بردہ شمیم این کلام باد صبا بہر ریاض	غنچۂ پے ستائیش گل بفشاند از دہن

صاحب مرحوم مغفور محقق و [illegible]
جناب عروج

چاپ صفحہ اول سال دیوان انور طبع جسد [illegible] ×
[illegible] ×

چو فکر سال طبع کرد دل یہ بولا ×
کہ ہی دیوان انور نسخۂ پر بار
۱۲۹۵ھ

تاریخ من طبع زاد شاعر فصاحت بیان بلاغت نشان سید محمد علی صاحب متخلص بہ تجلی خلف الصدق

شاگرد عالی جناب مرحوم [illegible] صاحب

الفت [illegible] صفدر ×

چون تصنیف جو ز فراغ نمود
فکر کردم بجو پئے تاریخ
سال طبعش بلطف ہجران نمود

تاریخ

وہی نور کا ہے جو تم نے سارا کلام
کہ جس کو ہو حسّان سحبان پہ فوق
[illegible] اور جس کا غلام
[illegible] کی طاعت کا طوق
ابر جو دیوان کل ہو چکا ×
[illegible] نام اور رسالہ تکمیل ذوق
[illegible] سنہ ۱۳۰۶

تاریخ من تصنیف [illegible] قلم جادو رقم شاعر کامل ارشد صاحب و بیدل جناب [illegible] مرزا [illegible] صاحب [illegible] متخلص

تاریخ من تصنیف قمری سرو سخندانی بلبل بوستان معانی
میر حامد حسین صاحب متخلص بہ رسا شاگرد جناب عروج

لو ہو گیا مطبوع کلام انور
اصلاح عروج سے یہ پایا ہے فروغ
خالق او ہنہیں رکھی تا قیامت قائم
تاریخ کے فکر مین ہوا مین سرگرم
مصرع مین تین مادّے جمع ہوئے
ہاتھ آیا نئی طرح کا مصرع مجھکو
فصلی ہجری سے و عیسوی ہین رسا

محفوظ ہوا یگانہ و بیگانہ
کرتا ہے قلم جسے سجدہ شکرانہ
بالکل گل و بلبل کا ہے وہ افسانہ
مضمونون نے طبیعت سے کیا یارانہ
لفظون نے دکھائے شوکت شاہانہ
اس رنگ مین بھی رنگ رہا رندانہ
باغ فیروز مغبچہ خمخانہ
سنہ ۱۳۰۶ سنہ [illegible] سنہ ۱۲۹۶

تاریخ نوشتہ قلم جواہر رقم سخنوری بے ہمتا ذاکر سید الشہدا
میر حسین علی صاحب متخلص بہ فکر نبیرۂ جناب میر مہر علی صاحب
انیس شاگرد جناب عروج

[illegible]

تاریخ من تصنیف جناب [illegible] متخلص [illegible] جناب عروج [illegible]

یہ تازہ چھپا شہر میں جب سے دیوان
اصلاح عروج سے یہ پایا ہے عروج
پائی الورنے ہے عجب طبع سلیم
ساحر سن ہجری میں کہی یہ تاریخ

تحسین کے آتے ہیں صدائی احباب
کیون اسپہ نہ متفق ہون احباب
دشمن بھی یہ کہتے ہیں سوائے احباب
دولت یہ خوب ہے برائے احباب

تاریخ من تصنیف شاعر عالی وقار سخنور خوش گفتار احمد علی خانصاحب متخلص بہ احمد شاگرد جناب نواب مرزا احمد تقی خانصاحب بہادر عرف محمد نواب صاحب متخلص بہ اختر

باعث فرحت ہے یہ کیونکر نہون احباب شاد
ایسی پرگو ہیں کہ رہتا ہے یہ گرد کر اور
کوئی گر سائل ہوا اسنے نہیں کہے ہیں
ختم دیوان کے ہوئے تاریخ کے مجکو ہے فکر

چھپ چکا سار الکلام الور عالی ہمم
اک دیوان کیا ہے ہوئیں سماتہہ دیوان کے کم
حرف زائد لاکو یہ سمجھو رہی میش نغم
ہے صدا ہاتف نی احمد خلعت اہل قلم

سنہ ١٣٠٦ ہجری

تاریخ من تصنیف شکری افندی صاحب ساکن استنبول محقق بہ غہد شاگرد جناب عروج بزبان ترکے

اعلان

لن ترانی فضول ہی جرب بانی بحصول صداقت اپنا شعار ہی
کذب سی عار ہی جو شخص جو فروش گندم نما ہیں بر نام جا بجا ہیں تاجران خوش پیشہ و مشتریان
دقیق اندیشہ کی خدمت میں یہ التماس ہی کہ اس مطبع زبدۃ المطابع میں عربی فارسی اردو
ناگری ہر قسم کی کتابیں باہتمام تمام خوشخط عمدہ کاغذ صحت پر نظر کر کے مع درگذر طبع ہوتی ہیں اور
جو صاحب کہ واقف ہو چکے ہیں وہ دور دور سے عنایت کو کام فرماتے ہیں الحال ان دنوں میں بنا برا
محمد کاظم صاحب المتخلص انور ان کا ایک دیوان کہ موسوم بہ انوار ہی زبان فصیح و
مضامین بلیغ میں طبع ہوا ہے قیمت نہایت کم رکھی ہی کہ سوداگروں کا حوصلہ بڑھے
اور شایقین کی جرات پڑی پس جن صاحبوں کو خریداری منظور ہو وہ نسخہ
نزدیک یا دور ہو کمترین کو مراسلۃ یا اصالۃ سرفراز فرمائیں بہ تعمیل حکم میں تاخیر نہ ہوگی اور یہ عرض
ہے کہ کوئی صاحب بلا اجازت مطبع و مصنف قصد طبع نہ فرمائیں کہ عوض نفع کے زیان اوٹھائینگے فقط

العبد
شیخ وزیر علی مہتمم مطبع شوکت اسلام لکھنو
محلہ پاٹا نالہ